میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

بفیضان نظر

مجدد عصر حاضر حکیم الامت پیر طریقت رہبر شریعت محسن اہلسنت

قیوم زماں محبوب سبحاں مجدد ملت دامت برکاتہم العالیہ

مقام صدیقیت وعبدیت حضرت سیف الرحمٰن اخندزادہ پیر ارچی مبارک صاحب

مصنف

حضرت علامہ جناب مولانا غلام یٰسین محمدی سیفی صاحب کاموکی

میلاد النبیؐ یعنی محفل میلاد

کے جواز کا

ثبوت قرآن واحادیث سے

﴿مصنف﴾

جناب مولانا غلام یٰسین صاحب

﴿فہرست﴾

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱۔	نعت	
۲۔	میلاد النبی یعنی محفلِ میلاد کے خلاف مخالفین کے فتوے	
۳۔	عرض مصنف	
۴۔	عقلمند کیلئے اشارہ ہی کافی ہے۔	
۵۔	خود اللہ تعالیٰ کا میلاد منانا۔	
۶۔	شیطان کا رونا۔	
۷۔	میلاد النبی یعنی محفلِ میلاد کے جواز کا ثبوت قرآن واحادیث سے	
۸۔	تلاوت قرآن مجید کا ثبوت قرآن واحادیث سے	
۹۔	نعت رسول کا ثبوت قرآن واحادیث وصحابہ کرامؓ سے	
۱۰۔	اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ثبوت قرآن واحادیث سے۔	
۱۱۔	درود شریف کا ثبوت قرآن واحادیث سے	
۱۲۔	حضورؐ کی تشریف آوری کے ذکر کا ثبوت قرآن واحادیث سے	
۱۳۔	آپؐ کے حسن وجمال فضائل وکمالات اور معجزات کا ذکر	
۱۴۔	تبلیغ یعنی وعظ ونصیحت کا ثبوت قرآن واحادیث سے	
۱۵۔	اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا ثبوت قرآن واحادیث سے	
۱۶۔	محفل میلاد پر چند سوالات کے جوابات۔	

{نعت شریف}

ترا نام راحتِ قلب و جاں تری یاد کیف و سرور ہے
ترا درد روح کی روشنی ترا ذکر نکہت و نُور ہے
تو حبیبِ ربِّ کریم ہے تو قریب رب رحیم ہے۔
کروں حق ادا تیری نعت کا مرے فہم و فکر سے دور ہے
تجھے کائنات کی ہے خبر تجھے بات بات کی ہے خبر
مجھے آپ اپنی خبر نہیں تجھے دو جہاں کا شعور ہے
توسفیر وسعت لامکاں میں اسیر سرحدِ جسم و جان
جو عیاں ہے تیری نگاہ پر وہ مری نگاہ سے دُور ہے
تری گفتگو ہے کلامِ حق تری ہر نظر ہے پیام حق
تُو حبیبِ ربِّ قدیر ہے تو رسولِ ربِ غفور ہے
تیری بیکراں ہیں عنایتیں تیری اَن گنت ہیں نوازشیں
مری صبح میں مری شام میں ترے نُور ہی کا ظہور ہے۔
مجھے رکھنا اپنی نگاہ میں مجھے رکھنا اپنی پناہ میں
مجھے خوف دُنیا کے دُوں نہیں مجھے خوف یومِ نشور ہے
مری زندگی کی جو شام ہو مرے لب پہ تیرا ہی نام ہو
بڑے احترام و خلوص سے یہ دُعا خدا کے حضور ہے

﴿میلاد النبیؐ یعنی محفل میلاد کے خلاف مخالفین کے فتوے﴾

ا۔ یہ میلاد منانے والے ختم دلانے والے صلوۃ وسلام پڑھنے والے حضورؐ کو حاضر وناظر ماننے والے عرس منانے والے یہ قومی مجرم ہیں اور بین الاقوامی طور پر پھانسی دینے کے قابل ہیں۔
(میلاد النبیؐ ص199-200)

۲۔ میلاد کے بانی اور اسے منانے والے گستاخ ہیں۔ (معرکہ ص512)۔

۳۔ میلاد منانے والوں سے جہاد فرض ہے ۔(میلاد النبیؐ ص106)

۴۔جشن میلاد گناہ ہے(میلاد النبیؐ ص143) ۵۔ یہ بدعت ہے یہ شرک ہے یہ میلاد منانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔(میلاد النبیؐ ص143) ۶۔جشن عید میلاد منانا گستاخی ہے۔اس کا قلع قمع کرنا ہم پر فرض ہے۔(میلاد النبیؐ ص148) ۷۔ یہ دین کو مٹانے اور بگاڑنے کی ناکام سازش ہے کہ جس کا قلع قمع کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جس میں کبھی بھی کوتاہی نہیں کرنا چاہیے اور اس بدعت کو مل کر اپنے پاکیزہ ملک سے نکالنے کی بھرپور کوشش کریں کیونکہ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ دین دشمنی ہے اور اس بدعت کو جڑ سے اُکھاڑنا ہمارا فرض ہے ۔(میلاد النبی ص 173) یہ اسلام کے چہرے پر بدنما دھبہ ہے۔ ۸۔ یہ شرک ہے ص184
۹۔ یہ بدعت سیئہ ہے۔ ص 188 ۱۰۔ یہ اُمت کیلئے خطرے کا الارم ہے ص175
۱۱۔ میلاد منانے والا مشرک ہے۔ص192 ۔ ۱۲۔ یہ رسومات دین دشمنی اور اسلام سے غداری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ص 183 ۔ ۱۳۔ یہ بدعتی شیطان کا زرخرید چیلا ہے۔ ص204۔ بھوپال میں ایک شخص نے اپنے گھر محفل میلاد کی تو نواب صاحب سخت ناراض ہو گئے اور جھڑکا اور مکان کھودنے کا حکم دیا(بیان میلاد-6) اور اس کے علاوہ یہ مخالفین لوگوں کو اس میلاد النبیؐ کی سعادت عظمیٰ سے محروم کرنے کیلئے ہر سال اس ماہ ربیع الاول میں ہزاروں کی

تعداد میں پمفلٹ چھپوا کر مفت تقسیم کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حضورؐ کا یوم ولادت منانا اور کھڑے ہو کر سلام پڑھنا شرک اور بدعت ہے اور یہ میلاد منانے والے مشرک و بدعتی اور جہنمی ہیں نہ ان کی نماز قبول ہے نہ زکوۃ نہ روزہ نہ حج اور نہ دوسرے نیک اعمال قبول ہیں۔(برکات میلاد شریف ص 4) اور حضورؐ کی تعظیم کے متعلق لکھتے ہیں کہ گستاخی نہ ہو تو عرض کروں کہ جس طرح زردہ قورمہ کھا کر انسان ٹٹی کر دیتا ہے تو اسی طرح ان کی بے ثبوت تعظیم فضلے میں پھینک دی جائے گی۔(معرکہ 534) حالانکہ صحابہ کرام و آئمہ دین اور محدثین نے آپؐ کی ہر ہر چیز کی ایسی تعظیم کی ہے کہ جسے دیکھ کر زمانے والے حیران رہ گئے کہ جس کے متعلق قبیلہ قریش کا ایک معزز سردار عروہ بن مسعود ثقفی بھی یوں کہتا ہے کہ اے میری قوم میں نے بادشاہوں کے دربار دیکھے لیکن جتنی تعظیم محمد ﷺ کے ساتھی کرتے ہیں اتنی تعظیم کسی بادشاہ کی بھی نہیں دیکھی خدا کی قسم جب محمد ﷺ اپنا کھنگار تھوکتے ہیں تو آپ کے صحابی اسے اپنے چہروں پر مل لیتے ہیں۔اور جب وضو کرتے ہیں تو وضو کے دھوون کو حاصل کرنے کی خاطر یوں جھپٹتے ہیں کہ گویا ابھی تلوار چل پڑے گی۔اور جب گفتگو فرماتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔(سیرت مصطفیٰؐ ص 282) اور اس کے علاوہ آپؐ کے موئے مبارک احادیث مبارکہ اور آپؐ کی استعمال شدہ چیزوں کے ادب و احترام کے متعلق آپ سیرت کی کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں اور اس کے علاوہ دیکھیں کتاب تعظیم نبی از علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی۔اور ہاں تعظیم حدیث کے متعلق دیکھیں امام مالک کا ادب کہ حدیث بیان کرنے کیلئے پہلے غسل فرماتے پھر خوشبو لگاتے پھر لباس تبدیل کر کے باہر تشریف لاتے اور آپ کیلئے ایک تخت بچھایا جاتا جس پر نہایت ہی عجز و انکساری سے بیٹھتے اور جب تک حدیث بیان فرماتے مجلس میں عود اور لوبان جلایا جاتا لوبان ایک قسم کا گوند ہے جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے اور درس حدیث کے درمیان پہلو نہیں بدلتے تھے۔ایک دفعہ درسِ حدیث کے دوران ایک بچھو نے کاٹ لیا تو پھر بھی آپ نے درس حدیث ترک نہ فرمایا ایک دفعہ

حضرت عبداللہ بن مبارک نے آپ سے راستے میں ایک حدیث پوچھی تو جھڑک دیا اور فرمایا کہ مجھے تم سے یہ توقع نہ تھی کہ تم مجھ سے راستے میں حدیث کے متعلق سوال کرو گے ایک دفعہ قاضی جریر بن عبدالحمید نے آپ سے قیام کے دوران حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں قید کا حکم دیا اسی طرح ایک دفعہ ہشام بن عمار نے آپ سے ایک حدیث پوچھی تو اس وقت آپ کھڑے تھے تو آپ نے اسے بیس (20) کوڑے مارے اور پھر ترس کھا کر بیس حدیثیں بیان فرمائیں یہ دیکھ کر ہشام نے کہا کہ کاش آپ اور زیادہ کوڑے مارتے اور زیادہ حدیثیں بیان فرماتے۔ (تذکرۃ المحدثین ص 101 سیرت رسول عربی ص 468 اور امام بخاری کا ادب کہ جب آپ کسی حدیث کو اپنی کتاب میں لکھتے تو پہلے غسل فرماتے پھر دو رکعت نفل پڑھتے پھر استخارہ فرماتے

(تذکرۃ المحدثین ص 197) تو کیا اب یہ تعظیم فضلے میں پھینک دی جائے گی۔ نعوذ باللہ من ذالک الخرافات ارے جس جس طریقے سے اصحابہ کرام آپ کا ادب اور تعظیم کرتے تھے کیا ہر اس طریقے کا حکم اللہ نے دیا تھا یا حضورؐ نے قرآن واحادیث سے ثابت کریں۔

نوٹ۔ ا۔ جہاں میلادالنبی کا حوالہ ہے اس سے مراد ہے میلادالنبی کی شرعی حیثیت ہے۔

۲۔ جہاں جشن عید میلاد کا حوالہ ہے اس سے مراد ہے جشن عید میلادالنبی کتاب وسنت کی روشنی میں۔

۳۔ جہاں معرکہ کا حوالہ ہے اس سے مراد معرکہ حق وباطل ہے۔

عرضِ مصنف

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم اما بعد

حضرات گرامی آج کل ایسا وقت آچکا ہے کہ جس میں حضورؐ کو ماننے والے اور آپؐ کا کلمہ پڑھنے والے ہی آپؐ کے ذکر واذکار اور آپؐ کی محفلوں پر کفر وشرک بے دینی دین دشمنی خطرے کا الارم اسلام سے غداری بدعت سیۂ اور گناہ کبیرہ کے فتوے لگا رہے ہیں۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ حضورؐ کی ہر ہر چیز کا ذکر قرآن واحادیث میں جگہ بہ جگہ موجود ہے اور اس کے علاوہ ہر وقت اور ہر گھڑی حضورؐ کا ذکر کرنا جائز ہی نہیں بلکہ کار ثواب اور باعث برکت بھی ہے لیکن افسوس کہ آج کا مسلمان اس پر بھی کفر وشرک کے فتوے لگا رہا ہے حالانکہ ذکر حضورؐ کے ثبوت کیلئے قرآن و احادیث میں سمندر میں ٹھاٹھیں مارتی ہوئی لہروں کی مانند دلائل موجود ہیں ہاں اگر کسی کو نظر نہ آئیں تو یہ اس کا اپنا قصور ہے ہاں ہاں اس کے متعلق قرآن مجید کے جس مرضی پارہ کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ جگہ بہ جگہ حضورؐ کے تذکروں کے پھول بکھرے ہوئے نظر آئیں گے اور اسی طرح جس مرضی احادیث کی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس میں بھی جگہ بہ جگہ حضور کے تذکروں کی مہکی مہکی خوشبوئیں محسوس ہو رہی ہیں اور آپؐ کی باکمال شان کا اظہار ہو رہا ہے تو اب اگر کوئی کم عقل اور کم علم اس کے جواز کا بھی ثبوت مانگے اور حضورؐ کے ان تذکروں پر بھی کفر وشرک کے فتوے لگاتا پھرے تو پھر اس سے بڑھ کر حضورؐ کا دشمن اور قرآن واحادیث کا منکر کون ہے کہ جو قرآن و احادیث کے جائز کردہ افعال پر بھی کفر وشرک کے فتوے لگاتا پھرتا ہے۔

﴿عقلمند کیلئے اشارہ ہی کافی ہے۔﴾

۱۔ حضرات گرامی دیکھیں کہ جس دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر فضیلت اور بزرگی والا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن کو عید بنا دیا۔

(مشکوۃ ج 1 ص 297 باب جمعہ کی طرف جانے کا بیان)

۲۔ جس دن حضرت موسیٰ نے فرعون سے نجات پائی تو یہ دن حضرت موسیٰؑ کے نزدیک اس قدر فضیلت اور بزرگی والا تھا کہ اس دن کو ہمیشہ روزہ رکھ کر اسے یاد رکھا۔

(شرح صحیح مسلم ج 3 ص 123)

۳۔ جس دن حضرت عیسیٰ کیلئے دستر خوان اترا تو یہ دن حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ماننے والوں کے نزدیک اس قدر فضیلت اور بزرگی والا ہے کہ اسے عید بنا لیا (پ 7۔ ع 5۔ آ 114)

۴۔ اور جس رات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا تو یہ رات اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر فضیلت اور بزرگی والی ہے کہ اسے قیامت تک کے واسطے لیلۃ القدر بنا دیا۔ (پ 30 ع 22)

۵۔ اور جس دن حضورؐ پیدا ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر فضیلت اور بزرگی والا ہے۔ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے ایسا کرم فرمایا کہ آپ کی والدہ ماجدہ کی نظروں سے ہر حجاب اٹھایا اور ایک ایسا نور دکھایا کہ شام کا خوش منظر دکھایا اور شام کا ہر محل نظر میں آیا۔

(مشکوۃ ج 3 ص 126 باب فضائل سید المرسلین)

۶۔ اور جس دن حضورؐ پیدا ہوئے تو خود حضورؐ کے نزدیک یہ دن اس قدر بابرکت فضیلت اور بزرگی والا ہے کہ خود حضورؐ نے اس دن کا یوں احترام فرمایا کہ سارا دن روزہ رکھ کر نبھایا یعنی ہر ہفتہ میں ہر پیر کو روزہ رکھ کر اپنی ولادت کا دن منایا (شرح صحیح مسلم ج 3 ص 167، عید میلاد النبی ص 3)

۷۔ تو جناب جب یہ دن خود حضورؐ کے نزدیک بھی اتنی فضیلتوں بزرگیوں اور برکتوں والا ہے

کہ خود حضورؐ نے بھی یہ سارا دن اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی روزہ میں گزارہ ہے تو اب اگر حضورؐ کے غلام بھی اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی روزہ تلاوت ذکر وفکر نوافل اور نیک اعمال میں گزار دیں تو کیا کوئی قیامت آجاتی ہے یا اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے کہ تم نے اس دن یہ نیک اعمال کیوں کیئے یعنی روزہ کیوں رکھا تلاوت کیوں کی ذکر وفکر کیوں کیا نوافل کیوں پڑھے اور نیک محافل وغیرہ میں کیوں بیٹھے ہاں اگر ناراض ہو جاتا ہے تو دلائل پیش کریں۔ کیونکہ جب خود حضورؐ نے اپنی ولادت شریف کی خوشی اور شکریے میں بذات خود روزہ رکھ کر یہ دن منایا ہے اور لوگوں کو بتا دیا ہے کہ لوگو میری ولادت شریف کا دن ایسا نہیں ہے کہ اسے عبادت الٰہی سے خالی چھوڑ دیا جائے یا اسے اس طرح غفلت اور بے پرواہی سے گزار دیا جائے کہ جس طرح عام دنوں کو گزار دیا جاتا ہے نہیں نہیں بلکہ یہ دن ایسی شان بزرگی اور عظمت والا ہے کہ اس دن جس قدر بھی ہو سکے اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی روزہ تلاوت قرآن درود شریف نوافل نعت خوانی ذکر واذکار اور وعظ ونصیحت وغیرہ میں گزارہ جائے یعنی اس دن کی جس قدر بھی تعظیم وتکریم کی جائے اور اس کے شایانِ شان احترام کیا جائے کم ہے کیونکہ حضورؐ کی پیروی اسی میں ہے کہ اس دن کو غفلت اور برے کاموں کی بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر وفکر میں گزارہ جائے کیونکہ جب خود حضور نے اس دن کی یاد کو برقرار رکھا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کے غلام اس کی یاد کو برقرار نہ رکھیں۔

﴿خود اللہ تعالیٰ کا میلاد منانا﴾

حضرات گرامی حضورؐ کی ولادت شریف پر خود اللہ تعالیٰ نے اپنی بیشمار کرم نوازیوں، مہربانیوں عطاؤں نوازشوں اور عجیب وغریب قدرتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی قدرت اور حیثیت عطا فرمائی ہے۔ ہم اس کے مطابق میلاد مناتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ نے کہ جس کے قبضہ قدرت میں عرش وفرش کی بادشاہی ہے اس نے اپنے مقام ومرتبہ اور قدرت کے

مطابق میلاد النبی منایا ہے۔ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دنیا میں تشریف آوری پر خود حضور کو اور زمانے والوں کو بیشمار ایسی ایسی فضیلتوں، برکتوں، نعمتوں اور رحمتوں سے نوازہ ہے کہ زمانے والے حیران رہ گئے مثلاً نور محمد ﷺ کا رحم آمنہ میں منتقل ہونے پر عجیب وغریب بشارتوں کا ملنا کہ جسے سیرت کی کتابوں میں نہایت ہی اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس مسئلہ میں مزید تفصیل کیلئے دیکھیں۔ (الخصائص الکبری ج 1 ص 93 ۔ مدارج النبوۃ ج 2 ص 20۔ قصص الانبیاء 399 ۔ سیرت رسول عربی ص 31۔ سیرت مصطفیٰ 58۔ عجائبات ولادت باسعادت ص 5 تا 46)

اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی ولادت شریف پر اپنی جن جن قدرتوں کا اظہار فرمایا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور رحمتیں ہی رحمتیں ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنی ان رحمتوں برکتوں اور عطاؤں کے ساتھ حضور کا میلاد منایا ہے۔ مثلاً دیکھیں۔

ا۔ جس وقت حضورؐ پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے نور کا ظہور فرمایا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اور آپ کی والدہ ماجدہ نے شام کے محلات کو مکہ مکرمہ سے ہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ (مشکوۃ ج 3 ص 126 باب فضائل سید المرسلین)

۲۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اُن پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے اُنہیں بھگانے کو اور اُن کے لیے ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اُچک کر لے چلا تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا (پ 23 ع 5 آ 8-9-10)

اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے تو اب جو کوئی سنے تو وہ اپنی تاک میں آگ کی لپیٹ پائے (29-11-8-9)

یعنی حضور کی تشریف آوری سے پہلے شیاطین جن آسمانوں پر فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے بے

تکلف جایا کرتے تھے اور پھر واپس آ کر کچھ اپنی طرف سے ملا کر غلط ملط خبریں دیتے تھے لیکن حضور کی تشریف آوری پر اُن سب کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا جس سے ان کی یہ آسمانوں پر آنے جانے کی آمدورفت کا سلسلہ بند ہو گیا اور پھر نجومی پنڈتوں کی غیبی خبریں بالکل غلط ہونے لگیں۔ جس سے اُنکا یہ وقار بھی جاتا رہالہذا حضور کی تشریف آوری پر زمین و آسمان میں ایک زبردست تغیر پیدا ہو گیا یعنی ایک بہت بڑا انقلاب آ گیا (تفسیر نور العرفان ص 536۔ 872 سیرت رسول عربی ص 36)

اور اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ کیوں اور کس کے حکم سے ہوا تو جواب حاضر ہے کہ حضور کی تشریف آوری پر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم اجازت اور قدرت کاملہ سے ہوا ہے۔

۳۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ ولادت شریف کی رات ایوان کسریٰ میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے نار فارس بجھ گئی یعنی فارس کی آگ بجھ گئی جو ایک ہزار سال سے جل رہی تھی اور بحیرہ سادہ خشک ہو گیا (الخصائص الکبریٰ ج 1 ص 101)

۴۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی ولادت کے سلسلے میں آیات و کرامات بیشمار ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں کہ ایوان کسریٰ لرز اُٹھا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور دریائے سادہ خشک ہو گیا اور اس کا پانی زیر زمین چلا گیا۔ اور رودخانہ سادہ جسے وادی سادہ کہتے ہیں جاری ہو گیا حالانکہ اس سے قبل اسے منقطع ہوئے ایک ہزار سال گزر چکا تھا اور فارسیوں کا آتشکدہ بجھ گیا جو کہ ایک ہزار سال سے گرم تھا۔ (مدارج النبوۃ ج 2 ص 27)

۵۔ ولادت شریف کے وقت غیب سے عجیب و غریب اور خارق عادت امور ظاہر ہوئے آپ کے نور سے حرم شریف کی پست زمین اور ٹیلے روشن ہو گئے اور آپؐ کے ساتھ ایک ایسا نور خارج ہوا کہ شام کے محلات نظر آ گئے آسمانوں پر پہلے شیاطین چلے جاتے تھے اور کاہنوں کو بعض مغیبات کی خبر دے دیتے تھے اور وہ لوگوں کو کچھ اپنی طرف سے ملا کر بتا دیا کرتے تھے ا

آسمانوں میں ان کا آنا جانا بند ہو گیا اور آسمانوں کی حفاظت شہاب ثاقب سے کر دی گئی تو اس طرح وحی اور غیر وحی میں خلط ملط ہو جانے کا اندیشہ جاتا رہا شہر مدائن میں محل کسریٰ پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے فارس کے آتش کدے ایسے سرد پڑ گئے کہ ہر چند ان میں آگ جلانے کی کوشش کی جاتی مگر نہ جلتی تھی۔ بحیرہ ساوہ جو ہمدان وقم کے درمیان چھ میل لمبا اور اتنا ہی چوڑا تھا اور اس کے کناروں پر شرک اور بت پرستی ہوتی تھی یکا یک بالکل خشک ہو گیا وادی ساوہ جو شام وکوفہ کے درمیان ندی تھی جو کہ بالکل خشک پڑی تھی لبالب بہنے لگی (سیرت رسول عربی ص 36۔ دین مصطفیٰ ص 85)

۶۔ جب حضورؐ پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاکیزہ بدن اور تیز بو کستوری کی طرح خوشبودار ختنہ کیے ہوئے ناف بریدہ چہرہ نورانی آنکھیں سرمگین دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت درخشاں پیدا فرمایا (سیر رسول عربی ص 34)

۷۔ حضورؐ کی ولادت پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ ماجدہ پر ایک روشن بادل ظاہر فرمایا کہ جس میں روشنی کے ساتھ گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں کے اڑنے کی آوازیں تھیں اور کچھ انسانوں کی بولیاں بھی سنائی دیں اور اعلان ہوا کہ محمد ﷺ کو مشرق ومغرب اور سمندروں کی بھی سیر کراؤ تاکہ تمام کائنات کو ان کا نام اور حلیہ اور ان کی صفت معلوم ہو جائے اور ان کو تمام جاندار مخلوق یعنی جن وانس ملائکہ اور چرندوں پرندوں کے سامنے پیش کرو اور تمام انبیاء کرامؑ کے اخلاق حسنہ سے مزین کرو اور اس کے بعد وہ بادل چھٹ گیا ستارے قریب آگئے اور منادی نے اعلان کیا کہ واہ واہ کیا خوب محمد ﷺ کو تمام دنیا پر قبضہ دے دیا گیا اور کائنات عالم کی کوئی چیز باقی نہ رہی کہ جو ان کے قبضہ اقتدار وغلبہ اطاعت میں نہ ہو پھر تین شخص نظر آئے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت تیسرے کے ہاتھ میں ایک چمک دار انگوٹھی تھی انگوٹھی کو سات مرتبہ دھو کر حضورؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگا دی پھر آپ کو ریشمی کپڑے میں

لپیٹ کر آپ کی والدہ ماجدہ کے سپرد کر دیا۔ (مدارج النبوۃ ج 2 ص 24-25-26۔ الخصائص الکبریٰ ج 1 ص 97۔ سیرت مصطفیٰ ص 59-60۔ قصص الانبیاء ص 401)

اور اس کے علاوہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں کہ میری چھاتیوں میں اتنا دودھ بھی نہیں تھا کہ جس سے میرا ایک بچہ ہی سیر ہو جائے بلکہ وہ ساری ساری رات بھوک کی وجہ سے تڑپتا اور روتا رہتا اور ہم اس کی دلجوئی اور دلداری کیلئے تمام رات بیٹھ کر گزار دیتے تھے۔ اور نہ ہی اونٹنی کے تھنوں میں اتنا دودھ تھا کہ جس سے گزارہ ہو سکے اور نہ ہی ان کی سواری یعنی دراز گوش میں اتنی طاقت تھی کہ قافلہ والوں کے ساتھ مل کر ہی چل سکے اور نہ ہی ان کے گھر میں خوشحالی تھی اور نہ ہی انکی بکریاں اور مویشی باہر سے سیر ہو کر آتے تھے یعنی ہر طرف سے تنگ دستی ہی تنگ دستی تھی لیکن جب حضورؐ ان کی گود میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کرم نوازیوں مہربانیوں عطاؤں نوازشوں اور بیشمار قدرتوں کا اظہار یوں فرمایا کہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ کی چھاتیوں میں اس قدر دودھ اتارا کہ خود حضورؐ اور آپؐ کے رضاعی بھائی نے خوب سیر ہو کر پیا اور دونوں آرام سے سو گئے اور جب اونٹنی کو دیکھا تو اس کے تھن بھی دودھ سے بھر گئے اور پھر اس کا دودھ دوہا اور پھر میاں بیوی دونوں نے خوب شکم سیر ہو کر پیا اور رات بھر سکھ کی نیند سوئے اور اسی طرح آپ کی وہ سواری جو کہ کمزوری کی وجہ سے سب سے پیچھے پیچھے چلتی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی کہ وہ تمام قافلہ والوں سے آگے آگے چل رہی تھی آخر دوسری عورتوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ اے حلیمہ کیا یہ وہی سواری ہے یا کوئی اور تو فرمایا کہ ہاں ہاں یہ وہی سواری ہے اور اسی طرح حضرت حلیمہؓ کے گھر میں حضورؐ کی تشریف آوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دن رات ایسی برکتوں کا نزول فرمایا کہ حضرت حلیمہ کے مویشی بھی سیر ہو کر آنے لگے اور خوب دودھ دینے لگے اور اسی طرح حضور کی تشریف آوری کی وجہ سے ہی ان کے گھر کی بھی ہر قسم کی تنگ دستی دور ہو گئی (سیرت مصطفیٰ ص 64 سیرت رسول عربی ص 36) تو حضرات گرامی یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے حضور کی تشریف

آوری پر ہی کیا ہے لہذا اگر ہم حضور کی تشریف آوری پر جلسہ وجلوس کا اہتمام کرتے ہیں تو کیا ہوا خود عرش وفرش کے مالک اور ذرہ ذرہ کے خالق یعنی اللہ تعالیٰ نے بھی حضور کی تشریف آوری پر بہت کچھ کیا ہے۔ یعنی بیشار ایسے اہتمام فرمائے ہیں کہ جسے دیکھ کر اور سُن کر اپنے اور بیگانے حیران رہ گیے۔

اور اس کے علاوہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی الخصائص الکبری میں فرماتے ہیں کہ آپ کی ولادت پر شیطان کیلئے ساتوں آسمانوں کے دروازے بند کردیئے گئےص 101۔ ولادت کے وقت اللہ تعالیٰ نے جنتوں کے دروازے کھول دیےص 96۔ ولادت کی رات اللہ تعالیٰ نے حوض کوثر کے کنارے مشک عنبرین کے ستر ہزار درخت پیدا فرمائے اور ان کے پھلوں کو اہل جنت کی خوشبو قرار دیا ص 95 اور ولادت کی رات ہر آسمان پر زمرد اور یاقوت کے ستون بنائے گیے جن سے آسمان روشن ہو گئے اور حضورؐ نے یہ ستون معراج کی رات دیکھےص 85 اور تمام بت منہ کے بل گر پڑےص 95 اور اس کے متعلق مزید دیکھیں۔ (الخصائص الکبری ج 1 باب 18 شب میلاد کے معجزات اور خصوصیات عجائبات ولادت باسعادت از مولانا ابوسعید محمد سرور)

لہذا ثابت ہوا کہ میلاد النبی پر ہم اپنی طاقت اور پہنچ کے مطابق صرف جلسہ اور جلوس کا اہتمام کرکے میلاد النبی مناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی طاقت اور قدرت کے مطابق بیشار عجیب و غریب اپنی قدرتوں کا اظہار فرما کر اپنے نبی کا میلاد منایا ہے کہ جن سے سیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں اور اس کے متعلق شبلی صاحب یوں لکھتے ہیں کہ ارباب سیر اپنے محدود پیرایۂ بیان میں لکھتے ہیں کہ آج کی رات ایوان کسریٰ کے 14 کنگرے گر گئے آتش کدہ فارس بجھ گیا دریائے ساوہ خشک ہو گیا لیکن سچ یہ ہے کہ ایوان کسریٰ نہیں بلکہ شانِ عجم شوکت روم اوجِ چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے آتش کدہ فارس نہیں بلکہ جحیم شر آتش کدہ کفر آذر کدہ گمراہی سرد ہو کر رہ گئے صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی بتکدے خاک میں مل گئے شیرازہ مجوسیت بکھر گیا نصرانیت

کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے توحید کا غلغلہ اُٹھا چمنستان سعادت میں بہار آ گئی آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اخلاق انسانی کا آئینہ پر تو قدس سے چمک اُٹھا

(سیرت النبی شبلی نعمانی ص 175)

حضرات گرامی دیکھیں کہ یہاں شبلی صاحب ارباب سیر کے محدود پیرایہ سے نکل کر اس بات کی مزید کھل کر وضاحت کر رہے ہیں کہ حضور کی ولادت پر شانِ عجم شوکت روم اوج چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے اور جحیم شر آتش کدہ کفر آذر کدہ گمراہی سرد ہو کر رہ گئے صنم خانوں میں خاک اُڑنے لگی بت کدے خاک میں مل گئے شیرازہ مجوسیت بکھر گیا نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے توحید کا غلغلہ اُٹھا چمنستان سعادت میں بہار آ گئی آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اخلاق انسانی کا آئینہ پر تو قدس سے چمک اٹھا۔ کیوں جناب شبلی صاحب نے تو حد کر دی کہ اپنے ماننے والوں سے کہا کہ حضور کی ولادت شریف پر اللہ تعالیٰ نے اپنی جن جن قدرتوں کا اظہار فرمایا تھا ارباب سیر نے تو اسے محدود پیرایہ میں بیان کیا ہے اور پھر خود ہی اس کی مزید تفصیل شروع کر دی کہ حضور کی ولادت کی رات ان تمام چیزوں میں انقلاب آ گیا واہ سبحان اللہ تو جناب ہم پوچھتے ہیں کہ جب خود اللہ تعالیٰ نے حضور کی ولادت شریف پر سینکڑوں ایسی چیزوں کا ظہور فرما کر حضور کی آمد کی خوشی منائی ہے تو پھر اگر ہم حضور کی آمد کی خوشی پر جلسہ اور جلوس کا اہتمام کر لیں تو کونسی قیامت آ جاتی ہے۔ جب کہ خود اللہ تعالیٰ بھی حضور کی آمد پر ایسی سینکڑوں چیزوں کا ظہور فرما کر حضور کی آمد کی خوشی منا رہا ہے۔ لہذا اگر کسی کم عقل کی سمجھ میں اب بھی یہ مسئلہ نہ آئے اور وہ شک کی نظر سے ہی دیکھتا رہے تو یہ اسکی اپنی قسمت کا قصور ہے۔ جیسا کہ کفار مکہ مثلاً ابو جہل اور ابولہب جیسے دشمن بھی حضور کی ہر چیز کو دیکھ کر شک میں ہی رہے اس لئے ایک سچے مسلمان کو ہماری ان مذکورہ شدہ چیزوں پر گہرے دل سے بار بار سوچ و بچار اور غور و فکر کر کے حق کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ کیونکہ حق بات کو تسلیم کرنے میں ہی نجات ہے۔

﴿شیطان کا رونا﴾

حضرات گرامی شیطان چار مرتبہ رویا۔۱۔ جب وہ جنت سے نکالا گیا۔ ۲۔ جب آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔۳۔ جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔۴۔ جب حضورؐ پیدا ہوئے یعنی حضور کی پیدائش پر شیطان رویا تھا اور اس نے واویلا کیا تھا سر پر مٹی ڈالتا تھا اور روتا تھا کہ یہ کیا ہوا آخری نبی پیدا ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بخششوں کے دروازے کھل گئے۔(دعوت انصاف ص 42)

﴿میلادالنبیؐ یعنی محفل میلاد کے جواز کا ثبوت قرآن واحادیث سے﴾

حضرات گرامی سب سے پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ میلادالنبی یعنی محفل میلاد کیا ہے۔اور اس میں کیا ہوتا ہے۔اور پھر اس کے جواز کے متعلق قرآن واحادیث میں کیا دلائل ہیں تو جناب محفل میلاد سے مراد ہے کہ حضور کی دنیا میں تشریف آوری کے ذکر کی محفل کرانا اور اس میں سب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اور پھر نعت رسول مقبول ﷺ پڑھی جاتی ہے اور پھر عالم دین اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتا ہے اور حضورؐ پر درود شریف بھیجتا ہے اور حضور کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر کرتا ہے اور آپؐ کے حسب ونسب کنبہ قبیلہ حسن و جمال فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر اور وعظ ونصیحت یعنی تبلیغ وغیرہ کرتا ہے اور پھر آخر میں دعا مانگی جاتی ہے اور اب ہم ان تمام چیزوں کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کرتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں ہی قرآن واحادیث کے مطابق بالکل جائز ہیں گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہیں تو حضرات گرامی محفل میلاد میں سب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اس لئے اب ہم سب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کرتے ہیں۔

﴿قرآن پاک کی تلاوت کا ثبوت قرآن واحادیث سے﴾

۱۔ ورتل القرآن ترتیلا ۔اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (29-13-4)

۲۔ فاقرء واماتیسر من القرآن۔اور قرآن سے جتنا آسان ہو پڑھو (29-14-20)

۳۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ۔بیشک ہم نے قرآن مجید یاد کرنے کیلئے آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا (27-8-22)

۴۔ فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔تو جب قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (14-19-98)

۵۔ واذ قری القرآن فاستمعو الہ و انصتو العلکم ترحمون ۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(9-14-204)

(حدیث) ۱۔ خیر کم من تعلم القرآن و علمہ ۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن سیکھے اور سیکھائے (مشکوۃ ج ۱ص455 فضائل قرآن)

۲۔ حضورؐ نے فرمایا کہ قرآن اس وقت تک پڑھو کہ جب تک اس میں دل لگا رہے اور جب طبیعت گھبرا جائے تو اُٹھ کھڑے ہو۔ مشکواۃ

۳۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن کا ماہر لکھنے والے بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔(مشکوۃ ج ۱ ص456 باب فضائل قرآن)

۴۔ آپؐ نے فرمایا کہ اُونچی قرآن پڑھنا ظاہری صدقہ کرنے کی مانند ہے اور آہستہ قرآن پڑھنا چھپ کر صدقہ کرنے کی مانند ہے۔ مشکوۃ

۵۔ اور اس کے متعلق مزید دیکھیں۔ (مشکوۃ ج ۱ص455 باب فضائل قرآن)

﴿نعت رسول ﷺ کا ثبوت قرآن واحادیث اور صحابہ کرامؓ سے﴾

حضرات گرامی محفل میلاد میں تلاوت قرآن کے بعد نعت رسول ﷺ پڑھی جاتی ہے اس لئے اب ہم نعت رسول ﷺ کا ثبوت قرآن واحادیث اور صحابہؓ کرام سے پیش کرتے ہیں۔

ا۔ یٰس . والقرآن الحکیم .انک لمن المرسلین .علی صراط مستقیم(پ22 ع18)

۲۔ انا اعطینک الکوثر . فصل لربک وانحر . ان شانئک ھوالا بتر(پ30ع3)

۳۔ یاایھا المزمل . قم الیل الا قلیلا. نصفہ اوانقص منہ قلیلا . اوزدعلیہ ورتل القرآن ترتیلا. انا سنلقی علیک قولا ثقیلا (29۔13)

۴۔ ماانت بنعمۃ ربک بمجنون ۔ وان لک لا جرا غیر ممنون . وانک لعلی خلق عظیم(پ29۔ع3) اور ہاں اگر مزید آیات کی ضرورت ہو تو خود قرآن سے دیکھ لیں

(حدیث)۔ ا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضورؐ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ تو آپؐ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس کا باپ سرہانے بیٹھا تورات پڑھ رہا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا اس میں میرے ظہور کے متعلق ہے تو اس نے کہا کہ نہیں تو اس کا لڑکا کہنے لگا کیوں نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول (انا نجدلک فی التوراۃ نعتک و صفتک و مخرجک) ۔یعنی ہم تورات میں آپ کی نعت اور آپ کی صفت اور آپؐ کے ظہور کی خبر پاتے ہیں (مشکوۃ ج3 ص 137 باب اسماء النبی)

۲۔ ایک یہودی عالم نے حضورؐ سے کچھ قرض لینا تھا جس کی وجہ سے اس نے کچھ سختی کی جو صحابہ کرام کو ناگوار گزری تو وہ یہودی کو ڈانٹتے اور دھمکیاں دیتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کیا ہے کہ میں کسی پر ظلم کروں تو وہ یہودی کہنے لگا کہ اللہ کی قسم یہ جو کچھ میں نے کیا ہے یہ صرف اس لئے کیا ہے (لَا نْظُرَ اِلٰی نَعتِکَ فی التوراۃ) یعنی تورات میں آپ کی جو نعت

لکھی ہوئی ہے میں اس کو آزمالوں (مشکوۃ ج 3 ص 144 باب فی اخلاقہ وشمائلہ)
۳۔ حضرت علی فرماتے ہیں (یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ) یعنی آپ کی نعت کہنے والا بے ساختہ پکار اُٹھتا ہے کہ میں نے آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد
(مشکوۃ ج 3 ص 135 باب اسماء النبی)
۴۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔
(مشکوۃ ج 3 ص 136 باب اسماء النبی)
۵۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ بعد میں (مشکوۃ ج 3 ص 134 باب اسماء النبی)
۶۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کوئی خوبصورت نہیں دیکھا۔
(مشکوۃ ج 3 ص 132-133 باب اسماء النبی)
اور ہاں اگر اس کے متعلق مزید دلائل کی ضرورت ہو تو دیکھیں قرآن واحادیث انشاءاللہ تسلی ہو جائے گی۔

صحابہ کرامؓ سے نعت پڑھنے کا ثبوت

حضرت ابوبکر صدیقؓ

يَا عَيْنُ فَابْكِيْ وَلَا تَسْاَمِيْ
وَحَقَّ الْبُكَاءِ عَلَى السَّيِّدِ

اے آنکھ اٹھ خوب رو، اب یہ آنسو نہ تھمیں۔ قسم ہے سرورِ عالم پر رونے کے حق کی

عَلٰى خَيْرِ خِنْدِفَ عِنْدَ الْبَلَاءِ
ءِ اَمْسٰى يُغَيَّبُ فِي الْمَلْحَدِ

خندف کے بہترین فرزند پر آنسو بہا جو غم والم کے ہجوم میں سرِ شام گوشہ عافیت میں چھپا دیا گیا

فَصَلَّى الْمَلِيْكُ وَلِيُّ الْعِبَاد
وَرَبُّ الْعِبَادِ عَلٰى اَحْمَدِ

مالک الملک بادشاہ عالم، بندوں کا والی اور پروردگار احمد مجتبیٰ پر سلام و رحمت بھیجے

فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْحَبِيْبِ
وَزَيْنِ الْمَعَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ

اب کیسی زندگی جو حبیب ہی بچھڑ گیا اور وہ نہ رہا جو زینت وہ یک عالم تھا

فَلَيْتَ الْمَمَاتَ لَنَا كُلِّنَا
فَكُنَّا جَمِيْعًا مَعَ الْمُهْتَدِيْ

کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی آخر ہم سب اس زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے۔

﴿حضرت عمر فاروقؓ﴾

اَلَمْ تَرَاَنَّ اللہَ اَظْھَرُ دِیْنَہ
عَلٰی کُلِّ دِیْنٍ قَبْلَ ذَالِکَ حکائدٖ
کیا نہیں دیکھا تم نے کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا ہر اس دین پر جو اس سے پہلے تھا حق سے پھرا ہوا
فَاَسْلَبَہ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ بَعْدَ مَا
تَرَاعُوْا اِلٰی اَمْرٍ مِنَ الغَیِّ فَاسِدٖ
اور اللہ نے اہل مکہ کو محروم کر دیا حضور سے جب ان لوگوں نے گمراہی کے خیال فاسد یعنی قتل پر کمر باندھی
غَدَاۃَ اَجَالَ الْخَیْلُ فِیْ عَرَصَاتِھَا
مُسَوَّمَۃً بَیْنَ الزُّبَیْرِ وَ خَالِدٖ
اور پھر وہ صبح جب گھوڑے اس کے میدانوں میں جولانیاں دکھانے لگے جنکی باگیں چھوٹی ہوتی تھیں زبیر و خالد کے درمیان
فَاَمْسٰی رَسُوْلُ اللہِ قَدْ عَدَّ نَصْرُہ
وَاَمْسٰی عَدَاۃُ مِنْ قَتِیْلٍ وَّشَارِدٖ
پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا اور ان کے دشمن مقتول ہوئے اور شکست کھا کے بھاگے

﴿حضرت عثمان غنیؓ﴾

وَحَقُّ الْبُکَآءِ عَلَی السَّیِّدٖ
فَیَا عَیْنِیْ اِبْکِیْ وَ لَا تَسْاَمِیْ
اپنے سردار پر آنسو بہانا تو لازم آ چکا تو اے میری آنکھ آنسو بہا اور نہ تھک

﴿حضرت علی کرم اللہ وجہہ﴾

وَقَیْتُ بِنَفْسِیْ خَیْرَ مَنْ وَ طِیءَ الثَّرٰی　　وَ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَ بِالْحِجْرِ

میں نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اس ذات گرامی کی حفاظت کی جو زمین پر چلنے والوں اور خانہ کعبہ و حطیم کا طواف کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہتر اور بلند مرتبہ ہیں۔

رَسُوْلُ اِلٰہ خَافَ اَنْ یمکُرُوْابِہٖ　　فَنَجاہُ ذُوالطول الْاِ لَہٗ مِنَ الْمَکْرِ

رسول خدا ﷺ کو یہ اندیشہ تھا کہ کفار مکہ ان کے ساتھ خفیہ چال چل جائیں گے مگر خداوند مہربان نے ان کو کافروں کی خفیہ تدبیر سے بچالیا۔ (سیرۃ مصطفیٰ ص 133)

اَمِنْ بَعْدِ تَکْفِیْنِ النَّبِیِّ وَ دَفْنِہٖ　　بِاَثْوَابِہٖ آسِی عَلٰی ھَالِکٍ ثَوٰی

نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد میں اس کوچ کرنیوالے کے غم میں غمگین ہوں جو خاک میں جابسا

رَزَانَا رَسُوْلُ اللہِ فِیْنَا فَلَنْ نَّرٰی　　بِذَاکَ عَدِیْلًا مَا حَیِیْنَا مِنَ الرَّوٰی

رسول اللہ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب جبتک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھینگے

وَکَانَ لَنَا کَالْحِصْنِ مِنْ دُوْنِ اَھْلِہٖ　　لَہٗ مَعْقِل حِرْزٌ حَرِیْزٌ مِنَ الرَّوٰی

رسول اللہ ہمارے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی

وَکُنَّا بِمَرْاٰہُ نَرَی النُّوْرَ وَ الْھُدٰی　　صَبَاحًا مَسَاءً رَاحَ فِیْنَا اَوِاغْتَدٰی

ہم جب اُن کو دیکھتے تو سراپا نور وہدایت صبح بھی اور شام بھی جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر سے نکلتے

لَقَدْ غَشِیَتْنَا ظُلْمَۃٌ بَعْدَ مَوْتِہٖ　　نَھَارًا فَقَدْ زَادَتْ عَلٰی ظُلْمَۃِ الدُّجٰی

ان کی موت کے بعد ہم پر ایسی تاریکی چھا گئی جس میں دن کالی رات سے زیادہ تاریک ہو گیا

فَیَا خَیْرَ مِنْ ضَمَّ الجَوَاغ والحشا

وَیَا خَیْرَ مَیِّتٍ ضمۃ التُّرَابِ وَ الثَّرٰی

انسانی بدن اور اسکے پہلو جتنی شخصیتوں کو چھپائے ہوئے ہیں انمیں سے بہتر آپ ہیں اور آپ ان تمام مرنے والوں میں جنکو خاک نے چھپایا ہے بہترین ہیں۔

كَاَنَّ اُمُوْرُ النَّاسِ بَعْدَكَ ضمنت

سَفِيْنَةَ مَوج فِى الْبَحْرِ قَدْ سَمَا

گویا معاملہ انسانی آپ کی موت کے بعد ایک کشتی میں پڑ گیا ہے جو سمندر کے اندر اونچی موجوں میں گھری ہوئی ہے

فَضَاقَ فَضَاءُ الْاَرْضِ عَنْهُمْ بِرَحْبَةٍ

لِفَقْدِ رَسُوْلِ اللهِ اِذْقِيْلَ قَدْ مَضٰى

زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی رسول اللہ کی وفات کی وجہ سے جب یہ کہا گیا کہ رسول گزر گئے

فَقَدْ نَزَلَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ مُصِيْبَةٌ

كَصَدْعِ الصَّفَا لَا لِلصَّدْعِ فِى الصَّفَا

مسلمانوں پر ایک ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے جیسے چٹان میں شگاف پڑ جائے اور چٹان کے شگاف کی اصلاح ممکن نہیں

فَلَنْ يَّسْتَقِلَّ النَّاسُ تِلْكَ مُصِيْبَةً

وَلَنْ يَّبْرَ الْعَظْمُ الَّذِىْ مِنْهُمْ وَهٰى

اس مصیبت کو لوگ برداشت نہیں کر سکیں گے اور وہ کمزوری جو پیدا ہوئی ہے اس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔

وَفِىْ كُلِّ وَقْتٍ لِلصَّلٰوةِ يَهِيْجُه

بِلَال وَيَدْعُوْا بِاسْمِهٖ كُلَّمَا دَعَا

اور ہر نماز کے وقت بلال ایک نیا ہیجان پیدا کر دیتے ہیں جبکہ وہ (بلال) ان کا نام لے کر پکارتے ہیں۔

حضرت امیر حمزہؓ

و احمد مصطفی فینا مطاع

فلا تغشوه بالعقول العنيف

اور خدا کے برگزیدہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مقتدی ہیں تو (اے کافرو) اپنی باطل بکواس سے ان پر غلبہ مت حاصل کرو

فلا واللّٰه نسلمه لقوم!

ولما نقض فيهم بالسيوف

تو خدا کی قسم ہم انہیں قوم کفار کے سپرد نہیں کریں گے، حالانکہ ابھی تک ہم نے ان کافروں کے ساتھ تلواروں سے فیصلہ نہیں کیا ہے۔

اذا تلوت رسائله علينا

تحدرد مع ذی اللب الحصيف

جب احکام اسلام کی ہمارے سامنے تلاوت کی جاتی ہے۔ تو باکمال عقل والوں کے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

(زرقانی علی المواہب ج1 ص256 سیرت مصطفیٰ ص111)

﴿ہجرت کے وقت عورتوں کا اشعار پڑھنا﴾

جب حضور ؐ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو پردہ نشین خواتین مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئیں اور حضور کی شان میں یوں اشعار پڑھنے لگیں۔

طلع البدر علينا　　　من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا　　　مادعی لله داعی

ہم پر چاند طلوع ہو گیا وداع کی گھاٹیوں سے، ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک اللہ سے دعا مانگنے والے دعا مانگتے رہیں۔

ايها المبعوث فينا　　　جئت بلا مر المطاع

انت شرفت المدينة　　　مرحبايا خير داع

اے وہ ذات گرامی! جو ہمارے اندر مبعوث کیے گئے، آپ وہ دین لائے جو اطاعت کے قابل ہے آپ نے مدینہ کو مشرف فرمادیا، تو آپ کے لئے خوش آمدید ہے۔ اے بہترین دعوت دینے والے۔

فلبسنا ثوب يمن　　　بعد تلفيق الرقاع

فعلیک اللہ صلی ماسعی للہ ساع

تو ہم لوگوں نے یمنی کپڑے پہنے، حالانکہ اس سے پہلے پیوند جوڑ جوڑ کر کپڑے پہنا کرتے تھے تو آپ پر اللہ تعالیٰ اس وقت تک رحمتیں نازل فرمائے جب تک اللہ کے لئے کوشش کرنے والے کوشش کرتے رہیں۔

مدینہ کی ننھی ننھی بچیاں جوشِ مسرت میں جھوم جھوم کر اور دف بجا بجا کر یہ گیت گاتی تھیں کہ۔

نحن جوار من بنی النجار

یا حبذا محمد من جار

ہم خاندان "بنوالنجار" کی بچیاں ہیں۔ واہ کیا ہی خوب ہوا کہ حضرت محمد ﷺ ہمارے پڑوسی ہو گئے۔ (سیرت مصطفیٰ ص 144)

﴿حضرت کعب بن مالک﴾

سائل قریشا غداة السفح من أحد ماذا لقينا ما لاقو من الهرب

كنا الأسود وكانوا النمر اذ رحفوا ما ان تراقب من آل ولا نسب

فكم تركنا بها من سيد بطل حامي الذمار كريم الجد والحسب

فينا الرسول شهاب ثم يتبعه نور مضئ له فضل على الشهب

الحق منطقه والعدل سيرته فمن يجبه اليه ينج من تبب

نجد المقدم، ماضي السهم، معتزما حين القلوب على رجف من الرعب

يمضي وينصرنا عن غير معصية كانه البدر لم يطبع على الكذب

بدا لنا فاتبعناه نصدقه وكذبوه فكنا أسعد العرب

(السيرة النبوية لابن هشام: ص ۲/۱۶۱)

۱۔قریش سے پوچھو، کہ اُحد (کے جہاد) کے دن ہم نے کیا حاصل کیا اور انہوں نے بھاگنے سے کیا حاصل کیا۔

۲۔ہم شیر تھے اور وہ چیتے تھے۔جب میدان جنگ میں آئے۔اور ہم آل ونسب کی نگہبانی نہیں کرتے تھے۔ ۳۔ ہم نے کتنے بہادر سردار اس (میدان اُحد) میں چھوڑے۔جو قابل حفاظت چیز کی حفاظت کرنے والے اور نسل ونسب کے لحاظ سے بہت اچھے تھے۔ ۴۔ ہم میں رسول ﷺ ہیں۔جو شہاب ہیں۔پھر اس کے پیچھے ایک روشن گر نور ہوتا ہے۔ ۵۔ آپ ﷺ کی بات حق اور آپ ﷺ کی سیرت عدالت ہے پس جو بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا۔ہلاکت سے نجات پائے گا۔ ۶۔ ہم آپ ﷺ کو آگے خوب تیر چلانے والا اور اولوالعزم پاتے ہیں۔اس وقت جب کہ دل خوف ورعب کی وجہ سے لرزتے ہیں۔ ۷۔ آپ ﷺ اپنا کام کرتے جاتے ہیں۔اور بغیر کسی گناہ کے ہماری حفاظت کرتے ہیں۔گویا آپ بندے ہیں۔جن کی سرشت میں جھوٹ نہیں ہے۔ ۸۔آپ ﷺ ہمارے سامنے ظاہر ہوئے۔تو ہم نے آپ کی پیروی کی اور آپ ﷺ کی تصدیق کی۔اور انہوں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا۔تو ہم عرب میں سب سے زیادہ سعادت مند تھے۔

﴿حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

واحسن منک لم تر قط عینی!

واجمل منک لم تلد النساء

یعنی یارسول اللہ! آپ سے زیادہ حسن وجمال والا میری آنکھ نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خلقت مبرء من کل عیب!

کانک قد خلقت کما تشاء

(یارسول اللہ ﷺ) آپ ہر عیب ونقصان سے پاک پیدا کیے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کیے گئے ہیں جیسے آپ پیدا ہونا چاہتے تھے۔

فان ابی ووالد لی وعرضی

لعرض محمد منکم وقاء

ما ان ملحت محمدا بمقالتی

ولکن ملحت مقالتی بمحمد

لقد خاب قوم غاب عنهم نبیهم وقدس من یسری الیهم ویغتدی

یرحل عن قوم فضلت عقولهم وحل علی قوم بنور مجدد

هداهم به بعدالضلالة ربهم وارشدهم من یتبع الحق یرشد

وهل یستوی ضلال قوم تسفهوا وعموا وهداة یهتدون بمهتد

لقد نزلت منه علی اهل یثرب رکاب هدی حلت علیهم باسعد

نبی یری مالا یری الناس حولهم ویتلو کتاب الله فی کل مسجد

وان قال فی یوم مقالة غائب فتصدیقها فی الیوم اوفی ضحی الغد

لیهن ابابکر سعادة جده بصحبته من یسعد الله یسعد

(شرح دیوانِ حسان بن ثابت (۸۹.۸۷)

۱۔ وہ قوم (یعنی قریش) ناکام ہوئی جن سے ان کے نبی ﷺ غائب ہو گئے اور پاک ومقدس ہوئے وہ لوگ (انصار) جن کی طرف نبی ﷺ صبح وشام چلتے ہیں۔ ۲۔ ایک قوم سے نبی ﷺ چلے گئے تو ان کی عقلیں گمراہ ہوئیں۔ اور ایک قوم (یعنی انصار) کے پاس ایک نئے نور کے ساتھ رہنے لگے۔ ۳۔ آپ ﷺ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت فرمائی۔ اور جو حق کی تابعداری کرتا ہے۔ ہدایت پاتا ہے۔ ۴۔ کیا ایک قوم کے گمراہ لوگ جو بیوقوف اور اندھے ہوں۔ ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں۔ جو ہدایت یافتہ ہیں؟ (یعنی برابر نہیں ہو سکتے) ۵۔ بے شک اہل یثرب (مدینہ والوں) کے پاس ہدایت کے سوار اترے اور وہ سعادت

کے ساتھ ان کے پاس اُترے۔ ۶۔ آپ ﷺ ایک ایسے نبی ہیں۔ جو ان چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ جو آپ ﷺ کے اردگرد کے لوگ نہیں دیکھتے اور آپ ﷺ ہر نماز میں اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ ۷۔ اگر آپ ﷺ کسی غائب کے متعلق بات کریں تو اس کا ظہور آج یا کل ضرور ہو جاتا ہے۔ ۸۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد (حضرت ابوقحافہؓ) کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت مبارک ہو۔ جس کو اللہ تعالیٰ سعادت بخشے وہی سعادت مند ہوتا ہے۔

﴿صحابہ کرام کا مل کر نعت پڑھنا﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ خندق کے پاس تشریف لائے۔ اور جب یہ دیکھا کہ انصار و مہاجرین کڑکڑاتے ہوئے جاڑے کے موسم میں صبح کے وقت کئی کئی فاقوں کے باوجود جوش و خروش کے ساتھ خندق کھودنے میں مشغول ہیں تو انتہائی متاثر ہو کر آپ نے یہ رجز پڑھنا شروع کر دیا کہ۔

اللهم ان العيش عيش الا خرة

فاغفر الا نصار والمهاجرة

اے اللہ! بلاشبہ زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے لہذا تو انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

اس کے جواب میں انصار و مہاجرین نے آواز ملا کر یہ پڑھنا شروع کر دیا کہ

نحن الذين بايعوا محمدا

على الجهاد مابقينا ابدا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد پر حضرت محمد ﷺ کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

(بخاری شریف باب غزوہ، خندق ج 2 ص 588۔ سیرت مصطفیٰ ص 260)

﴿حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا﴾

مَتٰی یَبْدُ فِی الدَّاجِی الْبَهِیْمِ جَبِیْنُه

اندھیری رات میں ان کی پیشانی نظر آتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ

فَمَن کَانَ اَوْمَنْ قَدْ یَکُوْنُ کَاَحْمَد

نِظَام لِحَق ٍ اَوْنکَال لِمُلْحَدٖ

احمد مجتبیٰ جیسا کون تھا اور کون ہوگا حق کا نظام قائم کرنیوالا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنانیوالا

لَنَا شَمْس وَلِلآفَاقِ شَمسٌ

وَشَمْسِیُ تَطْلَعُ بَعْدَ الْعِشَاءِ

ہمارا بھی ایک سورج ہے اور دنیا والوں کا بھی لیکن میرا آفتاب رات کو طلوع ہوتا ہے

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا

اَبَداً عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰے لَاتَغْرُبُ

ہم سے پہلوں کے سورج ڈوب گئے (لیکن) ہمارا خورشید افق کمال پر ہمیشہ درخشاں رہیگا اور غروب نہیں ہوگا۔

فلو سمعوا فی مصر اوصاف خده

لما بذلوا فی سوم یوسف من نقد

اگر مصر میں آپ ﷺ کے رخسار کے اوصاف وہ لوگ سن لیتے، تو حضرت یوسف علیہ السلام کے سودے میں نقدی خرچ نہ کرتے۔

لواحی زلیخا لو ا این جبینه

لأثرن بالقطع القلوب علی الأبد

اگر زلیخا کی سہیلیاں آپ ﷺ کی جبین کو دیکھ لیتیں تو وہ ہاتھوں کی جگہ اپنے دلوں کو کاٹ لیتیں۔

﴿حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا﴾

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ

اَلَّا یَشُمُّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جس نے ایک مرتبہ بھی خاک پائے احمد مجتبیٰ سونگھ لی تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا

صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ عُدْنَ لَيَالِيَا

حضور کی جدائی میں وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر ٹوٹتیں تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے

اِغْبَرَّ آفَاقُ السَّمَاءِ وَ كُوِّرَتْ

شَمْسُ النَّهَارِ وَ اَظْلَمَ الْاَزْمَان

آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹ دیا گیا دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ

وَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَئِيبَةٌ

اَسَفًا عَلَيْهِ كَثِيرَةُ الْاَحْزَانِ

اور زمین نبی کریم کے بعد مبتلائے درد ہے ان کے غم میں سراپا ڈوبی ہوئی

فَلْيَبْكِهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا

يَا فَخْرَ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّيِّرَانِ

اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی ان کی جدائی پر فخر تو صرف ان کے لئے ہے جن پر روشنیاں چمکیں

يَاخَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ صِنْوَةً

صَلّٰى عَلَيْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْآنِ

اے آخری رسول آپ برکت و سعادت کی جو سے فیض ہیں آپ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود بھیجا ہے

﴿حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ﴾

اِنْ نِلْتَ یَارَوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ

بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

اے بادِ صبا! اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں۔

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی

مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

وہ جن کا چہرہ انور مہر نیمروز ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہِ کامل جن کی ذات نورِ ہدایت ہے جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَا نُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مُّضَتْ

اِذْجَآءَ نَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

ان کا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لئے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا جب اسکے

احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِّنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰے

طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

ہمارے جگر زخمی ہیں فراق مصطفیٰ کی تلوار سے خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم ہیں

یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ یَّتْبَعْ نَبِیًّا عَالِمًا

یَوْمًا وَّلَیْلًا دَائِمًا وَارْزُقْ کَذَالِیْ بِالْکَرَمْ

کاش میں اس کی طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے دن اور رات ہمیشہ اے خدا ایسی صورت اپنے کرم سے عطا فرما

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْن

اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَ جُوْدًا وَ الْكَرَمْ

اے رحمت عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشئے

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن اَدْرِکْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ

مَحْبُوْسِ اَيْدِی الظَّالِمِيْنَ فِی الْمَوْكَبِ وَ الْمُزْدَحَمْ

اے رحمتِ عالم! زین العابدین کو سنبھالئے وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے۔

﴿حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ﴾

فَقَدْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ مُعْتَذِرًا

وَ الْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَقْبُوْل

میں اللہ کے رسول کی خدمت میں عذر خواہ ہو کر پہنچا اور معافی ودرگزر تو اللہ کے رسول کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

لَقَدْ اَقُوْمُ مَقَامًا لَوْ يَقُوْمُ بِهٖ

اَرٰی وَ اَسْمَعُ مَالَوْ يَسْمَعُ الْفِيْل

میں اس مقام پر کھڑا تھا کہ اگر وہاں ہاتھی بھی کھڑا ہوتا اور ہاتھی وہ دیکھتا اور سنتا جو میں دیکھ اور سن رہا تھا

لَظَلَّ يَرْعَدُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَه

مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللهِ تَنْوِيْل

تو یقیناً کانپنے لگتا اگر اللہ کے حکم سے رسول اللہ کی طرف سے جود وسخا اور بخشش وعطا نہ ہوتی۔

حَتّٰی وَضَعْتُ یَمِیْنِیْ لَااُنَازِعُہ

فِیْ کَفِّ ذِیْ نَقِمَاتٍ قِیْلُہُ الْقِیْلُ

یہاں تک کہ میں نے اپنا داہنا ہاتھ بغیر کسی مناقشے کے اس ہاتھ میں دے دیا جو کینے کی سزا دے سکتا تھا اور جس کا قول قول فیصل تھا

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُّسْتَضَاءُ بِہٖ

مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ

بیشک رسول اللہ وہ سیف ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھنچی ہوئی تلوار ہیں

﴿حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

وَاللّٰہِ لَنْ یَّصِلُوْا اِلَیْکَ بِجَمْعِھِمْ

حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی التُّرَابِ دَفِیْنًا

خدا کی قسم وہ اپنی جمعیت کے ساتھ تجھ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک مجھے دفن کر کے مٹی میں ٹیک لگا کر لٹا نہ دیا جائے

فَاصْدَعْ بِاَمْرِکَ مَا عَلَیْکَ غَضَاضَۃٌ

وَاَبْشِرْ وَقَرَّ بِذَاکَ مِنْکَ عُیُوْنًا

تو اپنا کام کئے جا تجھ پر کسی قسم کی تنگی نہیں ہے اور خوش رہ اور اس کام کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کئے جا

وَدَعَوْتَنِیْ وَزَعَمْتَ اَنَّکَ نَاصِحِیْ

وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَکُنْتَ ثَمَّ اَمِیْنًا

تو نے مجھے دعوت دی اور تیرا خیال ہے کہ تو میرا خیر خواہ ہے تو نے سچ کہا اور پھر تو تو ایک امانتدار رہ چکا ہے۔

وَعَوَّضْتَ دِيْنًا لَا مَحَالَةَ اِنَّه

مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنًا

اور تو نے وہ دین پیش کیا ہے جو یقیناً دنیا کے ادیان میں بہترین دین ہے

﴿حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ﴾

ای ز شرم رُوی ماہت درعرق، غرق آفتاب
وز فروغ ماہ رخسار تو مر اندر نقاب

آفتاب از خاک راہت یافت حشمت لاجرم
درفضای آسمان زد خیمہ زرین طناب

گر ز انوار رخت یک شعلہ تابد برفلک
ازحیا مستور گردو آفتاب اندر نقاب

نور ھست آن مجسم گشتہ درذات نبی
ہم چونور ماہ کز خورشید کردست اکتساب

نقرہ خنگ چرخ را از مسر کشد زرین لگام
درشب اسرا چو آرد پای ہمت دررکاب

از فلک بگذر کہ فوق العرش منزل گاہ اوست
چوں کند عزم سفر اے خواجہ عالیجناب

سرّ ما اوحیٰ نگنجد در ضمیر جبرئیل
کشفِ اسرار لدونی کی کند اُمّ الکتاب

در مقام لی مع اللہ از کمالِ اتصال
از خدا نبود جدا ہمچون شعاع از آفتاب

از محمد دیدہ باید فرض کردن در بہشت
چونکہ بیرون آید انوار تجلی از حساب

یارسول اللہ اشفاعت از تو میدارم امید
باوجود صد ہزاران جرم در روز حساب

درخیال من نمی گنجد تمنائی بہشت
دارم از فضلت امید رستگاری از عذاب

ہر چہ خواہی با معینی بیش براز مہر ولطف
لیکن از درگہ مران واللہ اعلم بالصواب

﴿اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ثبوت قرآن واحادیث سے﴾

حضرات گرامی محفل میلاد میں نعت رسول ﷺ کے بعد عالم دین تبلیغ کے وقت خطبہ کی ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتا ہے اس لئے اب ہم اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ الحمد للہ رب العلمین . الرحمن الرحیم .مالک یوم الدین (سورۃ فاتحہ)

۲۔ ھو اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلٰم المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحن اللہ عما یشر کون .ھو اللہ الخالق الباری المصورلہ الا سماء الحسنٰی یسبح لہ ما فی السموت و الا رض و ھو العزیز الحکیم(پ28 ع 6 آ 23-24)

۳۔ قل ھو اللہ احد . اللہ الصمد. لم یلد ولم یولد. ولم یکن لہ کفوا احد(پ30۔ ع37)

۴۔وسجوہ بکرۃ و اصیلا (22-3-42)

(حدیث) ا۔ توزات میں حضورﷺ کی اُمت کی یوں تعریف کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت بہت حمد کرنے والی ہے وہ خوشی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور ہر منزل میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور ہر بلند جگہ پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔(مشکوۃ ج 3 ص 128 فضائل سید المرسلین)۔

۲۔ اور ہر نماز میں یوں حمد وثناء کی جاتی ہے۔ سبحانک اللھم و بحمد ک و تبارک اسمک و تعالٰی جدک ولا الہ غیر ک(مشکوۃ ج1 ص 175 نماز کی صفت)

حضرات گرامی اگر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے متعلق مزید دلائل کی ضرورت ہو تو قرآن واحادیث کو دیکھیں انشاءاللہ تسلی ہو جائے گی۔

﴿درود شریف کا ثبوت قرآن واحادیث سے﴾

حضرات گرامی محفل میلاد میں نعت خواں اور واعظ حضرات اور سننے والے درود شریف بھی پڑھتے ہیں اس لئے اب ہم اس درود شریف کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کرتے ہیں۔

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (پ22ع4)

بیشک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی نبی پر درود اور سلام خوب بھیجو (پ22ع4آ56)

(حدیث) ا۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور دس گناہ معاف فرمائے گا۔ اور دس درجے بلند فرمائے گا (مشکوۃ درود کی فضیلت)

۲۔ حضور نے فرمایا ہے کہ زیادہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہوگا۔ (مشکوۃ درود کی فضیلت)

اور اگر اس کے متعلق مزید دلائل کی ضرورت ہو تو احادیث کی کتب دیکھیں۔ انشاء اللہ تسلی ہو جائے گی۔

﴿حضور کی دنیا میں تشریف آوری کے ذکر کا ثبوت قرآن واحادیث سے﴾

حضرات گرامی محفل میلاد میں نعت خواں اور واعظ حضرات حضور کی دنیا میں تشریف کا ذکر بھی کرتے ہیں اس لئے اب ہم حضور کی دنیا میں تشریف آوری کے ذکر کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین۔

حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں بشارت سُناتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے اوران کا نام احمد ہے پھر جب ان کے پاس احمد روشن نشانیاں لے کر آیا تو بولے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔(28-9-6) جناب اس آیہ کریمہ میں کھلے لفظوں حضور کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر موجود ہے۔اوراگر کسی اندھے کونظر نہ آئے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔

۲۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله الخ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے۔ پڑے برا مانیں مشرک(28-9-9)

۳۔ یایها النبی انا ارسلنک شاهد او مبشرا و نذیرا ۔یعنی اے نبی بیشک ہم نے آپ کو شاہد مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ (22-3-45)

۴۔ ولما جاء هم رسول من عند الله مصدق لما معهم الخ اور جب آیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ہے۔(1-12-101)

۵۔ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم الخ ۔ جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول بھیجا تم میں سے ہی کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے ۔اور کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔(2-2-151)

جناب اس آیہ کریمہ میں منکم سے مراد آپؐ کے آباواجداد ہیں کہ جن کی پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف آپ منتقل ہوتے چلے آئے ہیں۔ جو کہ انسانوں میں سے ہی ہیں لہذا یہاں ارسلنا سے آپ کی ولادت شریف ہی مراد ہے۔

۶۔ واذ اخذالله میثاق النبین الخ ۔ اور یاد کرو کہ جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب وحکمت دوں تو پھر تمہارے پاس تشریف لائے وہ رسول کہ جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا تو سب نے عرض کی کہ ہم نے اقرار کیا فرمایا پھر ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی فاسق ہے۔ (پ3 ع17 آ81-82)

حضرات گرامی اس آیہ کریمہ میں اس پاک محفل کا ذکر کیا گیا ہے کہ جو یوم میثاق عالم ارواح میں منعقد ہوئی اور اس میں آدم تا عیسیٰ تمام انبیاء کرام سے حضورؐ کے متعلق عہد لیا گیا دیکھیں اس آیہ کریمہ میں ہے ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم ۔یعنی پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو جناب یہ تو وہی کر سکتا ہے کہ جو ان تمام نبیوں کے بعد تشریف لائے۔ یعنی سب کی تصدیق وہ کر سکتا ہے جو سب سے آخر میں آئے۔ اور یہ زمانہ جانتا ہے کہ وہ حضورؐ ہی ہیں کہ جو ان تمام انبیاء ومرسلین کے بعد تشریف لائے اور خاتم النبیین کہلوائے ہیں اور پھر آپؐ نے ہی ان تمام انبیاء ومرسلین اور پہلی کتابوں کی تصدیق فرمائی اور لتومنن کے مطابق تمام انبیاء ومرسلین جس رسول پر ایمان لائے وہ بھی حضورؐ ہی ہیں۔ کہ جس گواہی کیلئے شب معراج کا واقعہ ہی کافی ہے۔ اور شب معراج تمام انبیاء ومرسلین نے آپ کی اتباع کر کے بظاہر اس کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے کہ آدم تا عیسیٰ تمام انبیاء ومرسلین کا اگر کوئی امام اور سردار ہے تو وہ صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ اور اس کے علاوہ حضورؐ نے صاف لفظوں میں یہ بھی فرما دیا تھا کہ

اگر آج موسیٰؑ بھی آ جائیں تو وہ بھی میری ہی اتباع کریں گے اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بھی آچکا ہے کہ وہ بھی آ کر آپ کی شریعت کے مطابق ہی عمل کریں گے تو اب شک والی کونسی بات ہے کہ اس عہد سے حضور ہی مراد ہیں۔ اور ہاں اگر اس آیہ کریمہ سے مراد حضورؐ نہیں تھے تو پھر ثابت کریں کہ قرآن کی تصدیق کس نبی نے کی ہے کہ جو آخری کتاب ہے لہذا ثابت ہوا کہ اس عالم ارواح کے جلسہ میں حضور کی تشریف آوری کا ہی ذکر کیا گیا ہے اور اس محفل کو منعقد کرنے والا خود خدا تھا اور اس میں حاضر ہونے والے تمام انبیاء تھے اور اس میں خطاب فرمانے والا خود خدا تھا اور سننے والے سب انبیاء تھے۔ (بیان میلاد ص 25)

۷۔ **لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رء وف رحیم (11-5-128)**

بیشک آیا تمہارے پاس وہ رسول جو تم میں سے ہے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مومنوں پر کمال مہربان۔

جناب یہاں بھی اس آیہ کریمہ میں من انفسکم ہے کہ جس سے آپؐ کے آباواجداد مراد ہیں اور جاء کم میں آپ کی اس دنیا میں تشریف آوری کا ہی ذکر ہے۔

۸۔ **هو الذی ارسل رسوله بالهدی الخ** ۔ یعنی اللہ تعالی کی وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اور اللہ کافی ہے گواہ (26-12-28)

۹۔ **و کانو امن قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاء هم ماعر فوا.**

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب وہ رسول ان کے پاس تشریف لائے تو وہ اس کے منکر ہو بیٹھے پس اللہ کی لعنت ہے منکروں پر (1-11-89)

۱۰۔ **یاهل الکتب قد جاء کم رسولنا** ۔ اے کتاب والو بیشک تمہارے پاس رسول تشریف لائے کہ

تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا کہ کبھی کہو ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا (فقد جاءکم بشیر ونذیر) تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے (6-7-19)

۱۱۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم ۔بیشک ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجے کہ جو تم پر گواہ ہیں (29-13-15)

۱۲۔ یا هل الکتاب قد جاء کم رسولنا ۔الخ۔اے کتاب والو بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں۔(6-7-15)

﴿احادیث مبارکہ﴾

۱۔ عرباض بن ساریہ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔اور میں تم کو اپنے امر کی ابتدا بتلاتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب میں پیدا ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (مشکوۃ ج 3 ص 125 باب فضائل سید المرسلین) جناب ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ کیا اس حدیث میں آپ کی ولادت شریف کا ذکر کھلے لفظوں موجود ہے یا نہیں۔

۲۔ حضرت کعب تورات سے بیان کرتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ سخت گو نہ درشت خو نہ بازاروں میں چلانے والے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیکن معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں اُن کی جائے ولادت مکہ

ہے اور ان کی ہجرت کی جگہ مدینہ ہے اور اس کی بادشاہی شام ہے اور اس کی اُمت بہت حمد بیان کرنے والی ہے وہ خوشی اور غمی میں اللہ کی تعریف بیان کرتے ہیں اور ہر منزل میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور ہر بلند جگہ پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ (مشکوۃ ج 3 ص 128 باب فضائل سیدالمرسلین) اس حدیث پاک میں بھی آپ کی ولادت شریف کا ذکر صاف لفظوں میں موجود ہے۔

۳۔ ایک یہودی عالم نے کہا کہ تورات میں حضور کی نعت یوں لکھی ہے۔ کہ (محمد ﷺ بن عبداللہ مولدہ بمکۃ اس حدیث میں بھی آپ کی ولادت شریف کا ذکر موجود ہے) یعنی محمد ﷺ بن عبداللہ کی جائے ولادت مکہ ہے اور ہجرت مدینہ ہے (مشکوۃ ج 3 ص 144 آپ کے اخلاق وعادات)

۴۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو آپؐ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس کا باپ سرہانے بیٹھ کر تورات پڑھ رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا اس میں میرے ظہور کے متعلق ہے تو اس نے کہا نہیں تو اس کا لڑکا کہنے لگا کیوں نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ ہم تورات میں آپ کی صفت نعت اور آپؐ کے ظہور کی خبر پاتے ہیں۔ (مشکوۃ ج 3 ص 136 اسماء النبی)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ (بعثت من خیر قرون بنی آدم) یعنی میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں اور ایک صدی کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا (مشکوۃ ج 3 ص 120 فضائل سیدالمرسلین)

۶۔ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھ کو بہترین خلقت میں پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھ کو ان کے بہترین فرقہ میں کیا پھر ان کو قبائل میں تقسیم کر دیا تو مجھ کو بہترین قبیلہ میں کر دیا پھر ان کے گھر بنائے تو مجھ کو بہترین گھرانے میں پیدا کیا لہذا میں بہترین ذات اور بہترین حسب والا ہوں (مشکوۃ ج 3 ص 125 فضائل سیدالمرسلین)۔

۷۔ حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ آپؐ سے پیر کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے

فرمایا۔(ذاک یوم ولدت فیہ و یوم بعثت) یعنی اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج3 ص167)

حضرات گرامی دیکھیں ان آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ میں حضورؐ کی دنیا میں تشریف آوری کا ہی ذکر ہے اور یہ ہی ہم بیان کرتے ہیں اور ہاں اس کے علاوہ یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ آپؐ ولادت شریف سے چالیس سال بعد اس دنیا میں تشریف نہیں لائے بلکہ اعلان نبوت سے قبل ہی آپؐ اس دنیا میں اپنے جسم مبارک اصلی کے ساتھ تشریف فرما تھے یعنی ولادت شریف سے چالیس سال بعد آپؐ اس دنیا میں تشریف نہیں لائے بلکہ اعلان نبوت سے چالیس سال قبل ہی آپؐ اس دنیا میں تشریف فرما تھے اور ہاں اگر ہمت ہے تو قرآن و احادیث سے یہ ثابت کردیں کہ آپؐ بعثت سے قبل اس دنیا میں اپنے جسم مبارک کے ساتھ تشریف فرما نہیں تھے۔ اس لئے بعثت کے بعد آپؐ اس دنیا میں تشریف لائے ہیں تو آپ منہ مانگا انعام کے حق دار ہیں۔

﴿آپؐ کے حسن و جمال فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر﴾

حضرات گرامی محفل میلاد میں حضورؐ کے حسن و جمال فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر بھی کیا جاتا ہے اس لئے اگر آپ کو رسول ﷺ اکرم کے حسن و جمال فضائل و کمالات اور معجزات کا ثبوت مطلوب ہو تو اس کے متعلق دیکھیں۔

(مشکوۃ فضائل سید المرسلین۔ اسماء النبی۔ فی اخلاقہ و شمائلہ۔ معجزات اور باقی احادیث کی کتب) کیونکہ آپؐ کی ان تمام چیزوں کی تفصیل کی تو یہاں گنجائش نہیں ہے کیونکہ اگر ہم ان کو یہاں تفصیل کے ساتھ لکھنا شروع کردیں تو یہ ایک علیحدہ کتاب بن جائے گی اور اس کے علاوہ آپؐ کے حسن و جمال فضائل و کمالات اور معجزات کا احاطہ کرنا تو طاقت بشری سے خارج از قیاس ہے یعنی آپؐ کی ان تمام چیزوں کا کما حقہ ذکر کرنا یہ ایک انسانی طاقت سے باہر ہے ہاں اگر زیادہ

شوق ہو تو قرآن واحادیث میں جتنا زیادہ غوطہ زن ہونگے اتنے ہی زیادہ حضورؐ کے فضائل و کمالات حسن و جمال اور معجزات نظر آئیں گے اور اس کے علاوہ اگر آپ مختصر وقت میں آپؐ کے حسن و جمال کے متعلق دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو پھر (مشکوۃ باب اسماء النبیؐ) کی حدیث نمبر 4 جو کہ حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے اس کا مطالعہ کریں اور اس کے علاوہ اس باب کی حدیث نمبر 5 اور حدیث نمبر 6 حدیث نمبر 7 حدیث نمبر 8 حدیث نمبر 9 اور اس کے علاوہ 10-11-12-13-14

15-16-17- -18-19-20-21-22-23-24 کا مطالعہ کریں کہ ان میں آپؐ کے حسن و جمال کا ہی ذکر کیا گیا ہے اور آپؐ کے باقی فضائل و کمالات اور معجزات کیلئے دیکھیں قرآن واحادیث انشاء اللہ سب کچھ نظر آجائے گا۔

﴿تبلیغ یعنی وعظ و نصیحت کا ثبوت قرآن واحادیث سے﴾

حضرات گرامی محفل میلاد میں عالم دین لوگوں کو تبلیغ یعنی وعظ و نصیحت بھی کرتا ہے اس لئے اب ہم تبلیغ یعنی وعظ و نصیحت کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ من احسن قولا ممن دعی الی اللہ ۔ اس سے زیادہ کس کی اچھی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔ (پ24 ع 19 آ 33)

۲۔ و ما کان المومنون لینفروا کافۃ الخ۔ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس اُمید پر کہ وہ بچیں۔ (پ11 ع4 آ122)

۳۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و

تو منون با اللہ۔ یعنی تم سب اُمتوں سے بہتر اُمت ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئی۔ لوگوں کو بھلائی کا
حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (پ4ع3آ110)
حدیث۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کو ان سب لوگوں جتنا ثواب
ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور یہ بات ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کرے گی۔ (مشکوۃ
ج1 ص54 باب کتاب وسنت)
حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص بھلائی پر آگاہ کردے تو اس کو بھلائی کرنے والے کی مانند ثواب ملے
گا۔ (مشکوۃ ج1 ص65 کتاب العلم)
حضورؐ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اہل آسمان اور اہل زمین حتیٰ کہ اپنے بلوں
میں چیونٹیاں اور پانی میں مچھلیاں بھی لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کیلئے دعائے خیر کرتی
ہیں۔ (مشکوۃ ج1 ص67 کتاب العلم)
حضورؐ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سُنا اور پھر
اس کو آگے پہنچایا (مشکوۃ ج1 ص69 کتاب العلم)
حضورؐ نے فرمایا۔ بلغو اعنی ولو آیہ حضورؐ نے فرمایا کہ بُعِثتُ مُعَلِّماً۔ یعنی میں معلم بنا کر
بھیجا گیا ہوں۔ (مشکوۃ ج1 ص73 کتاب العلم)
حضور خود بشیرا ونذیرا بن کہ تشریف لائے ہیں اسی لئے آپؐ نے 23 سالہ دورِ نبوت وعظ و نصیحت
یعنی تبلیغ وغیرہ میں گزارہ ہے اور اسی طرح خلفاء راشدین صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور آئمہ
دین بلکہ خود مخالفین بھی وعظ و نصیحت یعنی تبلیغ وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔

﴿اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا ثبوت قرآن واحادیث سے﴾

حضرات گرامی محفل میلاد میں محفل کے اختتام پر تمام حضرات مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں

اس لئے اب ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کرتے ہیں۔

ا۔ وقال ربکم ادعونی استجب لکم۔ اور تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ (60-11-24)

۲۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذادعان۔ اور جب سوال کریں آپ سے میرے بندے میرے بارے میں تو میں قریب ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے (2-7-186)

۲۔ من یقول ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار۔ یعنی جو کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (2-9-201)

۳۔ ویستغفرون للذین آمنوا۔ الخ۔ یعنی وہ فرشتے جنہوں نے عرش اُٹھا رکھا ہے وہ ایمان داروں کیلئے بخشش کی دعا مانگتے ہیں کہ اے رب ہمارے تیری رحمت وعلم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور اُنہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے اور اے رب ہمارے اُنہیں بسنے کے باغوں میں داخل فرما کہ جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بیشک تو ہی عزت وحکمت والا ہے اور اُنہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اُس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (7-6-24)

۴۔ والملئکۃ یسبحون بحمد ربہم و یستغفرون لمن فی الارض۔ الخ اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں اور زمین والوں کیلئے معافی مانگتے ہیں۔ (5-2-25)

(احادیث) حضورؐ نے فرمایا کہ دعا عبادت کا اصل ہے۔ دعا ہی عبادت ہے۔ دعا تقدیر کو پھیر

دیتی ہے۔اور نیکی کو زیادہ کرتی ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔اور جس کیلئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ اس سے حیا کرتا ہے کہ جس وقت اس کا بندہ اس سے دعا مانگے تو وہ اسے خالی ہاتھ لوٹا دے (مشکوۃ دعاؤں کا بیان) حضرات گرامی اگر دعا کے متعلق مزید احادیث کی ضرورت ہو تو دیکھیں مشکوۃ باب الدعوات کہ یہ تمام باب ہی دعاؤں کے متعلق ہے۔لہٰذا ہمارے ان قرآن واحادیث سے پیش کردہ تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میلاد النبی یعنی محفل میلاد میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب شرک اور کفر ہوتا ہے تو یہ بالکل جھوٹ بکواس دھوکہ اور فریب ہے کیونکہ میلاد النبیؐ یعنی محفل میلاد میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا ثبوت ہم نے قرآن واحادیث سے پیش کر دیا ہے۔اور جو چیز قرآن واحادیث سے جائز ثابت ہو جائے تو وہ شرک اور کفر ہرگز نہیں ہو سکتی ہاں جو اسے شرک اور کفر کہے وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

﴿توجہ﴾

حضرات گرامی دیکھیں سب سے پہلے ہم اس محفل میلاد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اس لئے ہم اس کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کر چکے ہیں۔اور پھر نعت رسول اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور درود شریف اور حضور کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر اور آپؐ کے حسب ونسب حسن و جمال کنبہ قبیلہ فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر اور تبلیغ یعنی واعظ ونصیحت کی جاتی ہے۔اور دعائے خیر مانگی جاتی ہے اس لئے ہم ان تمام چیزوں کا ثبوت قرآن واحادیث سے پیش کر چکے ہیں۔اور ہاں اگر آپ انہیں قرآن واحادیث سے حرام یا منع ثابت کر دیں تو منہ مانگا انعام کے حق دار ہیں اور اس کے علاوہ یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ یہ جو کچھ ہم نے قرآن واحادیث سے پیش کیا ہے اس پر خود حضور کا عمل بھی ثابت ہے اور خلفائے راشدین اور باقی صحابہ کرام

تابعین تبع تابعین آئمہ دین محدثین مفسرین بزرگان دین علماء دین اور اولیاء کرام کا عمل بھی ثابت ہے بلکہ خود مخالفین کے اپنے گھر کے مولویوں اور بزرگوں کا عمل بھی ثابت ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ یہ جو کچھ ہم محفل میلاد میں کرتے ہیں یہ قرآن و احادیث اور حضورؐ اور صحابہ کرام کے علاوہ خود مخالفین کے اپنے گھر کے مولویوں اور بزرگوں سے بھی ثابت ہے۔

اسلئے اگر ہم ان مذکور شدہ چیزوں پر عمل کرنے کی وجہ سے بدعتی یا مشرک یا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں تو پھر تمہارے گھر کے مولویوں اور بزرگوں کا کیا بنے گا کیونکہ ان مذکور شدہ چیزوں پر عمل تو وہ بھی کرتے ہیں اور ہاں اگر ہم ان مذکور شدہ چیزوں پر عمل کرنے کی وجہ سے بدعتی یا مشرک یا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں تو پھر خود رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین آئمہ دین صحاح ستہ کے مولفین بزرگانِ دین اور اولیاء کرام پر کیا فتویٰ لگاؤ گے کیونکہ ان مذکور شدہ چیزوں پر عمل کرنا تو خود حضورؐ اور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور دوسرے بزرگان دین سے بھی ثابت ہے۔

دل کے پھپولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

﴿محفل میلاد پر چند سوالات کے جوابات﴾

سوال ا۔ ان آیات میں ولادت کا نہیں رسالت کا ذکر ہے اور بریلوی حضرات ولادتِ نبوی کو ہر چیز سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اور میں کہتا ہوں کہ بیشک آپ کی ولادت ہر ولادت سے اعلیٰ ہے لیکن اصل چیز پیدا ہونا نہیں رسول ہونا ہے کیونکہ اگر آپؐ رسول نہ ہوتے تو خالی پیدا ہونے کا کیا فائدہ ہوتا لہذا اصل اہمیت رسول ہونے کو ہے پیدا تو ہر کوئی ہوتا ہے رسول ہر کوئی نہیں ہوتا اور حضور جیسا رسول تو کوئی بھی نہیں ہے لہذا پیدا ہونا اعزاز نہیں رسول ہونا اعزاز ہے اللہ تعالیٰ نے بھی حضورؐ کے آمنہ کے گھر میں پیدا ہونے کو نہیں بلکہ مومنوں میں رسول بن کر آنے کو اپنا احسان قرار دیا ہے اور ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہی ہے تو جب جشن رسالت نہیں منایا جاتا تو جشن ولادت کا کیا تک ہے۔ (معرکہ حق و باطل ص 505)

۲۔ فاضل محقق نے اپنے استدلال میں لقد جاءکم رسول اور ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کا ذکر بھی کیا ہے لیکن ان آیات میں بھی نہ ولادت کا ذکر ہے نہ یوم ولادت کا اور نہ جشن میلاد کا بلکہ بعثت اور ارسال کا ذکر ہے جو کہ ولادت کے چالیس سال بعد کا واقع ہے پس اگر ان آیات کی بنا پر جشن منانا صحیح ہو سکتا ہے تو جشن بعثت منانا چاہیے جشن ولادت منانے کا کیا تک ہے۔

(جشن عید میلاد النبی ص 50)

۳۔ یہ کہنا کہ حضورؐ کی ولادت اللہ کا سب سے بڑا فضل اور رحمت ہے یہ سراسر نافہمی ہے کیونکہ آپ کو عطائے نبوت اور کمالات نبوت اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہی کی وجہ سے ولادت کو شرف حاصل ہوا ہے (جشن عید میلاد النبی ص 52)

۴۔ یہ جو کہتے ہیں کہ حضورؐ کا یوم ولادت دنیا کیلئے موجب رحمت ہے اس لئے ہمیں اس دن کو عید منانا چاہیے حالانکہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ روز ولادت سے چالیس سال تک آنحضرت کو کسی قسم

کی نبوت یا رسالت یا بالفاظ دیگر یہ عہدہ نہ ملا تھا آپ رحمت بنے یا ہادی ہوئے تو وصفِ رسالت سے نہ کہ وصفِ ولادت سے (آگے لکھتے ہیں) پیدا ہونے اور رسول بننے میں بہت فرق ہے ان دونوں اوصاف میں چالیس سال کی مدت ہے۔ (آگے ہے) اس لئے اگر قیاس سے کام لینا ہو تو جس روز حضور کو رسالت کا پیغام پہنچا ہے اس روز کو مثل عید کے تہوار بنایا جائے (جشن عید میلاد النبی ص 58)

خلاصہ۔ حضرات گرامی مخالفین کا مطلب ہے کہ ولادت کے وقت آپ جہان والوں کیلئے نہ رحمت بن کر آئے تھے نہ ہادی نہ رسول نہ نبی نہ پیغمبر بلکہ یہ تمام عہدے آپ کو ولادت سے چالیس سال کے بعد عطا ہوئے ہیں کیونکہ بعثت اور ارسال کا وقت ولادت سے چالیس سال بعد ہے لہذا ولادت کے وقت آپ ان تمام عہدوں سے خالی یعنی محروم تھے تو جب ولادت کے وقت آپ ان تمام عہدوں سے خالی تھے تو پھر اس ولادت کا جشن یا خوشی منانے کا کیا فائدہ یا تک ہے اس لئے یہ جشن اس دن منانا چاہیے جس دن آپ کو یہ عہدے عطا ہوئے تھے نہ کہ ولادت کے دن

جواب۔ جناب تمہارا یہ سوال نہایت ہی لچر یعنی بیہودہ لغو مہمل بے معنی بے تکی بات اور بیوقوفی اور جہالت کی علامت ہے کیونکہ تمہارے اس اعتراض سے نہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات محفوظ رہی ہے نہ حضور کی ذات اور نہ آپ سے قبل کے انبیاء و مرسلین نہ پہلی کتابیں اب آیئے اور اس کے متعلق ذرا غور سے دیکھئے اور خود فیصلہ کیجئے کہ حق کس طرف ہے۔

ا۔ تم نے کہا ہے کہ پیدا ہونا اعزاز نہیں رسول ہونا اعزاز ہے اور حضور نے اپنے پیدا ہونے پر بھی روزہ رکھا ہے تو اب بقول تمہارے اگر حضور کے پیدا ہونے میں کچھ اعزاز ہی نہیں ہے تو پھر حضور نے اپنے پیدا ہونے کے دن روزہ کیوں رکھا ہے۔ لہذا حضور نے آمنہ کے گھر میں پیدا ہونے کے دن روزہ رکھا ہے تو اس لئے اب ہم بھی ولادت کے دن ہی محفل میلاد کراتے ہیں۔ اور اب رہا مسئلہ کہ جس دن حضور مبعوث ہوئے ہیں اس دن کو مثل عید کے تہوار منانا چاہیے تو اس کے

متعلق گزارش ہے کہ جس دن حضورؐ پیدا ہوئے اسی دن مبعوث ہوئے ہیں دیکھیں حضورؐ خود فرماتے ہیں کہ جس دن میں پیدا ہوا ہوں اسی دن مبعوث ہوا ہوں (شرح صحیح مسلم ج 3 ص 167) لہذا ہمارے نزدیک یہ دن پہلے ہی مثل عید کے ہے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ کیلئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی تو آپؐ نے فرمایا۔ اس وقت کہ جب آدمؑ روح اور بدن کے درمیان تھے۔ (مشکوۃ ج 3 ص 125 فضائل سید المرسلین)

۳۔ حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی اللہ تعالی کے ہاں خاتم النبین لکھا ہوا تھا جب کہ آدمؑ اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ (مشکوۃ ج 3 ص 125 فضائل سید المرسلین)

حضرات گرامی آپؐ کی روح مبارکہ کیلئے وصفِ نبوت عالم ارواح میں ہی ثابت تھا جو کہ دوسرے انبیاء کیلئے ثابت نہیں تھا اور حدیث میں ہے کہ روحیں جسموں سے دو ہزار برس پہلے ہی پیدا ہو چکی تھیں۔ (میلاد النبی ص 14)

۴۔ اور ایک جگہ یوں ہے کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد۔ یعنی حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بھی نبی تھا کہ جب آدمؑ روح اور جسد کے درمیان تھے۔ (مرآت ج 8 ص 20)

۵۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو اپنی نبوت کا یقین کب ہوا تو فرمایا کہ جب مکہ میں دو فرشتوں نے میرا وزن تولا (مشکوۃ ج 3 ص 130 فضائل سید المرسلین) حضرات گرامی یہ واقعہ بھی بعثت سے قبل کا ہے کیونکہ غار حرا کے واقعہ کے بعد تو آپؐ نے اعلان نبوت فرما دیا تھا اسی لئے یہاں غار حرا کا ذکر نہیں فرمایا۔

۶۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں ابن آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں ایک صدی کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا (مشکوۃ

ج 3 ص 120 فضائل سید المرسلین)

۷۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھ کو چن لیا۔ (شرح صحیح مسلم ج 6 ص 670۔ مشکوۃ ج 3 ص 121 فضائل سید المرسلین)

۸۔ ترمذی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اولاد سے اسماعیل کو چن لیا اور اسماعیل کی اولاد سے بنو کنانہ کو چن لیا۔ (مشکوۃ ج 3 ص 121 فضائل سید المرسلین)

۹۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھ کو بہتر خلقت میں پیدا کیا پھر اُن کے دو گروہ بنائے تو مجھ کو بہترین فرقہ میں کیا پھر اُن کو قبائل میں تقسیم کر دیا تو مجھ کو بہترین قبیلہ میں کر دیا پھر اُن کے گھرانے بنائے تو مجھ کو بہترین گھرانے میں پیدا کیا تو میں بہترین ذات اور بہترین حسب والا ہوں۔ (مشکوۃ ج 3 ص 125 فضائل سید المرسلین) لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ الخ یعنی اے محبوب آپ کی عمر کی قسم (14-5-72) اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی عمر شریف کی قسم کھا رہا ہے۔ (قرآن کریم مع اردو ترجمہ و تفسیر ہدیہ از شاہ فہد ص 721) اور آپ کی عمر شریف 63 سال ہے کہ جس میں بعثت سے قبل اور بعد کی تمام عمر شریف داخل ہے لہذا ثابت ہوا کہ آپ کی بعثت سے قبل کی عمر شریف بھی نہایت ہی عظمت اور بزرگی والی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قسم کھانے کے قابل ہے۔

۱۰۔ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاء هم ما عرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکفرین

اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب وہ رسول جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا تو وہ اس کے منکر ہو گئے پس لعنت ہے اللہ کی منکروں پر (1-11-89)

۱۱۔ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ یعنی میں بشارت سناتا ہوں اس

رسول کی کہ جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں اور ان کا نام احمد ہے۔ (6-9-28)

۱۲۔ اور اس کے علاوہ دیگر آسمانی کتابوں میں بھی آپؐ کے تذکرے اور چرچے ہوتے رہے (خصائص الکبری ج 1 ص 30)

۱۳۔ حضرت کعب سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہے (محمد رسول اللہ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں) اور میرے پسندیدہ بندے نہ سخت گو نہ درشت خو نہ بازاروں میں چلانے والے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں ان کی جائے ولادت مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے اس کی بادشاہی شام ہے اس کی امت بہت حمد کرنے والی ہے غمی اور خوشی میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں ہر منزل میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں ہر بلند جگہ پر اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرتے ہیں الخ (مشکوۃ ج 3 ص 128 فضائل سید المرسلین) تو جناب ہم پوچھتے ہیں کہ تورات شریف بعثت سے قبل کی کتاب ہے یا بعد کی جب کہ اس میں بھی لکھا ہے محمد رسول اللہ یعنی محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں یعنی رسول ہیں لکھا ہے۔ رسول ہونگے نہیں لکھا۔

۱۴۔ اسی طرح ایک یہودی عالم نے بیان کیا کہ حضور کی تعریفیں تورات میں موجود ہیں (مشکوۃ ج 3 ص 144 فی اخلاقہ وشمائلہ)

۱۵۔ اور آپ کی تشریف آوری پر شیاطین جنوں کو آسمانوں پر جانا بند کر دیا گیا۔ (8-5-23)

تو جناب اب بتائیں کہ حضرت آدم سے لے کر آپ کی ولادت تک ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ میں اور ایک صدی سے دوسری صدی میں اور ایک پشت سے دوسری پشت میں یہاں تک کہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے اسمٰعیل کو اور اسماعیل سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے رسول پاک ﷺ کی ذات مبارکہ کو کیوں چنا اور بعثت اور ارسال سے ہزاروں سال قبل ہی اتنے سخت انتظامات اور اس چناؤ اور حضورؐ کے اس ذکر کا کیا فائدہ یا تک ہے اور پھر اس بعثت اور ارسال سے سینکڑوں سال قبل کے یہ واقعات بیان کرنے کا کیا فائدہ یا

تنگ ہے جب کہ بقول تمہارے آپؐ چالیس سال تک بعثت اور ارسال کا منصب عطا نہ ہونے کی وجہ سے ہر چیز سے خالی تھے تو جناب حضورؐ کا اس وقت بعثت فرمانا تو درکنار ابھی تو حضورؐ نے بظاہر اس دنیا میں اپنا قدم مبارک بھی نہیں رکھا تھا لیکن آپ کی شان کے ڈنکے سینکڑوں سال پہلے ہی چاروں طرف بج رہے تھے اور آپؐ کے چرچے ہو رہے تھے تو پھر جناب تمہارے اس نہایت ہی لچر اور بے تکے سوال کے مطابق ان کا کیا فائدہ اور تک تھا۔ اور آپؐ کی عمر شریف کی قسم کھانے کا کیا فائدہ یا تک ہے کہ جس میں بعثت سے قبل کی عمر شریف بھی داخل ہے۔ لہذا تمہارے اس بے تکے سوال کا ایک تنکے کے برابر بھی کچھ وزن اور حقیقت نہیں ہے۔

(جواب نمبر 2)

ا۔ جب آپ شام کے دوسرے سفر کو تشریف لے گئے تو راہب نے بعثت سے قبل ہی عام قافلے والوں سے کہا (ھذا سید العالمین ھذا رسول رب العالمین) یعنی یہ تمام جہانوں کا سردار ہے اور یہ رب العالمین یعنی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے (مشکوۃ ج 3 ص 189 معجزات کا بیان) اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ بعثت سے قبل ہی آپؐ کے اسی منصب رسالت و نبوت کی وجہ سے ہی وہ تمام قافلے والوں کو دعوت طعام بھی دے رہا ہے اور سایہ کیلئے درخت بھی جھک رہا ہے بادل سایہ کر رہے ہیں اور ولادت شریف کے وقت ہی خاتم النبیین کی مہر لگائی جا رہی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج 6 ص 670)

۲۔ بعثت سے قبل پتھر بھی آپ کو سلام کر رہے ہیں (مشکوۃ ج 3 ص 152 علامات نبوت)

۳۔ بعثت سے قبل آپؐ کے بچپن میں ہی جبریلؑ نے آپؐ کے دل مبارک کو چیر کر کچھ نکالا اور پھر آپؐ کے دل کو سونے کے طشت میں زم زم کے پانی سے دھویا اور پھر دل کو اپنی جگہ پر رکھ کر سی دیا۔ (مشکوۃ ج 3 ص 152 علامات نبوت)

۴۔ بعثت سے قبل اور ولادت کے وقت ایک ایسے نور کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جس کی روشنی سے

شام کے محلات روشن ہو گئے اور آپ کی برکت سے آپ کی والدہ ماجدہ کیلئے مکہ سے شام تک کے تمام حجابات اُٹھا دیئے گئے کہ جس سے انہوں نے شام کے محلات دیکھ لئے۔ (مشکوۃ ج3 ص126 فضائل سید المرسلین) اور اس کے علاوہ آپ کے بچپن کے تذکرے اور برکات کے متعلق مزید دیکھیں سیرت کی کتابیں خصوصاً خصائص الکبری۔

کیوں جناب اب بتائیں کہ اگر بعثت اور ارسال سے قبل آپ کا ان عہدوں سے خالی ہونے کی وجہ سے آپ کی ولادت کی خوشی یا جشن منانے کا کیا فائدہ یا تک ہے تو پھر بعثت اور ارسال سے قبل ان تمام واقعات کا اور پھر بعد میں ان کے ذکر اور پیر کے دن روزہ رکھنے کا کیا فائدہ یا تک ہے تو جناب اگر یہ سب کچھ بعثت سے قبل آپ کی شان کے اظہار کی خاطر فائدے مند اور جائز ہے تو پھر بعثت سے قبل ولادت شریف یعنی میلاد النبی کا جشن یا خوشی منانا بھی فائدے مند اور جائز ہے۔

سوال ۲ 23 سالہ دور نبوت 30 سالہ خلافت راشدہ 110 سال دور صحابہ 220 سالہ دور تابعین وغیرہ میں کہیں بھی اس محفل میلاد کا ثبوت نہیں پایا گیا (میلاد النبی ص 111)

دنیا کا کوئی عالم مفتی مفکر ولی پیر بزرگ سکالر لیکچرار ٹیچر فلسفی مورخ ڈاکٹر الغرض کوئی بھی شخص اس محفل میلاد کا جواز قرآن واحادیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔

محفل میلاد کا شریعت میں سرے سے ثبوت ہی نہیں ہے۔

جواب۔ حضرات گرامی اس سوال میں جس چیز کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس محفل میلاد کے جواز کا ثبوت قرآن واحادیث حضور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور بزرگان دین سے ثابت کریں تو جناب گزارش ہے کہ اس کے متعلق دیکھیں اسی کتاب کا مضمون نمبر ۱ (میلاد النبی یعنی محفل میلاد کا ثبوت قرآن واحادیث سے) کیونکہ اس مضمون میں ہم نے محفل میلاد کے جواز کا ثبوت قرآن واحادیث حضور صحابہ کرام اور آئمہ دین سے ہی ثابت کیا ہے۔

سوال ۳ حضور کا بہ نفسِ نفیس اپنے اس روزِ پیدائش کی خوشی میں ہمارے لئے کوئی اُسوہ اور ریت نہ چھوڑنا اور ہمارے قابل فخر سلف صالحین کا اس پر عمل نہ کرنا اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ بدعت اور غیر شرعی رسم ہے جو کہ عیسائیوں اور ہندوؤں کی رسم ہے (جشن عید میلاد النبی ص 21)

یہ میلاد منانا ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کی رسم ہے (معرکہ حق و باطل ص 506-539)

میلاد النبی منانا عیسائیوں اور ہندوؤں کی رسم ہے اور یہ رسم ہم میں عیسائیوں اور ہندوؤں سے آئی ہے (میلاد النبی ص 164-186)

جواب۔ 1۔ ارے کون کہتا ہے کہ حضورؐ نے بہ نفس نفیس اپنے اس روزِ پیدائش کی خوشی میں کوئی اسوہ اور ریت نہیں چھوڑی جناب خود حضورؐ کا بہ نفس نفیس اپنے اس روزِ پیدائش کی خوشی میں اس دن روزہ رکھنا ہمارے لئے ایک بہترین اُسوہ اور ریت ہے کہ اس دن کو جتنا بھی ہو سکے اللہ تعالی کی عبادت یعنی روزہ تلاوت اور ذکر واذکار میں گزارہ جائے کم ہے۔

(نمبر 2) اب رہا عیسائیوں اور ہندوؤں کی رسم کا مسئلہ تو جناب کفار سے ہر قسم کا تشبہ ممنوع نہیں ہے مثلاً دیکھیں کہ عیسائی ایک اللہ کو مانتے ہیں اور مسلمان بھی ایک اللہ کو مانتے ہیں اور عیسائی انبیاء کرام کو جنت دوزخ کو قبر قیامت اور ملائکہ کو مانتے ہیں اور مسلمان بھی ان کو مانتے ہیں عیسائی اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں مسلمان اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں عیسائی انجیل کو مانتے ہیں مسلمان قرآن کو مانتے ہیں عیسائی انجیل اور اپنے مذہب کی کتابوں کو پڑھتے پڑھاتے ہیں اور مسلمان قرآن مجید اور اپنے مذہب کی کتابوں کو پڑھتے پڑھاتے ہیں عیسائی اپنے مذہبی پروگرام کرتے کراتے ہیں اور مسلمان اپنے مذہبی پروگرام کرتے کراتے ہیں وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ عیسائی اپنے مذہب کی کتابیں لکھتے لکھاتے ہیں۔ اور پریسوں پر چھاپتے ہیں اور مسلمان اپنے مذہب کی کتابیں لکھتے لکھاتے اور پریسوں پر چھاپتے ہیں وہ اپنے عقیدے کا پرچار کرتے ہیں مسلمان اپنے عقیدے کا پرچار کرتے ہیں۔ وہ اپنا مذہب

پھیلانے کیلئے اپنا مذہبی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں مسلمان اپنا مذہب پھیلانے کیلئے اپنا مذہبی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں عیسائی اپنے مذہبی تہواروں پر خوشیاں مناتے ہیں یہ اپنے مذہبی تہواروں پر خوشیاں مناتے ہیں وہ اپنے مردوں کو زمین میں دفناتے ہیں اور ان کی قبریں بناتے ہیں اور یہ اپنے مردوں کو دفناتے اور انکی قبریں بناتے ہیں عیسائی اپنی عبادت گاہوں یعنی گرجوں میں عبادت کرتے ہیں یہ اپنی عبادت گاہوں یعنی مسجدوں میں عبادت کرتے ہیں اور وہ اپنی عبادت گاہوں میں سیمنٹ ریت بجری سریا اینٹیں لکڑی دریاں چٹائیاں پنکھے ٹیوب بلب استعمال کرتے ہیں اور مسلمان اپنی عبادت گاہوں میں یہ چیزیں استعمال کرتے ہیں۔عیسائیوں کے پادری اپنے ماحول کے مطابق تقریر کے وقت کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔اور مسلمانوں کے علماء اپنے ماحول کے مطابق تقریر کے وقت کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت کرتے ہیں عیسائی اپنے تہواروں پر نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر اپنے مذہب کے مطابق اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں اور مسلمان اپنے تہواروں پر نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر اپنے مذہب کے مطابق اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں عیسائیوں نے اپنی عبادت گاہوں میں انجیل رکھی ہوئی ہے۔اور مسلمانوں نے اپنی عبادت گاہوں میں قرآن مجید رکھا ہوا ہے عیسائی اپنے مذہب اور طور طریقوں کے مطابق اپنے نبی کی خوشی مناتے ہیں اور مسلمان اپنے مذہب اور طور طریقوں کے مطابق اپنے نبی کی خوشی مناتے ہیں اور اسی طرح موجودہ دور کے جدید جنگی آلات سے جنگ لڑنا مثلاً توپ ٹینک میزائل بندوق اور ہوائی جہاز سے دشمن پر حملہ کرنا اور اپنے ملک کی حفاظت کیلئے ایٹمی پروگرام تیار کرنا اور اس کے علاوہ دنیاوی طور پر کھانا پانی جوتی تسمے کوٹ پتلون بٹن میز کرسی پر کھانا کھانا چھری کانٹے اور چمچ کا استعمال کرنا اور بجلی کی روشنی پنکھوں کا استعمال موٹر کار بس ٹرین ہوائی جہاز ٹیلیفون موبائل ریڈیو ٹی وی کے اعلانات اور جائز پروگراموں سے استفادہ کرنا اور تمام صنعتوں اور کارخانوں میں ان کی تکنیک سے استفادہ کرنا پولیس اور فوج کی

وردی اور اسکولوں کالجوں میں عیسائی اور مسلمان بچوں کی وردی وغیرہ تو جناب اسی طرح اور بھی بیشمار چیزوں پر غور کیا جاسکتا ہے جو کہ عیسائیوں سے مشابہت تو ایک طرف بلکہ ہندوؤں سکھوں یہودیوں انگریزوں کافروں اور مشرکوں سے بھی مشابہت رکھتی ہیں تو پھر اب تم ان تمام چیزوں کو مشابہت کی وجہ سے حرام اور ممنوع قرار دے کر چھوڑتے کیوں نہیں اور پھر ہم دیکھیں گے کہ تم دنیا میں کیسے زندگی گزارتے ہو اور اپنے مذہبی پروگرام کرتے ہو۔

لہذا ثابت ہوا کہ اس محفل میلاد کو ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ کی رسم کہنے والے خود ہی ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کی سینکڑوں رسموں پر دن رات عمل کر رہے ہیں۔ اس لئے صرف محفل میلاد کو ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کی رسم کہنا یہ نہایت ہی دھوکہ فریب کم عقلی کم علمی اور سراسر جہالت اور بیوقوفی کی علامت اور بکواس ہے کیونکہ سب سے پہلے تو ہم اس کے جواز کا ثبوت کھلے لفظوں قرآن واحادیث سے پیش کر چکے ہیں اور جو چیز قرآن واحادیث سے جائز ثابت ہو جائے تو اسے کوئی مفتی اور محدث بھی حرام اور منع نہیں کر سکتا۔ اب رہا عیسائی بھی اپنے نبی کی خوشی مناتے ہیں اور سُنی بھی لہذا مشابہت ہوگئی یہ درست نہیں ہے کیونکہ اہل کتاب کے ساتھ ہر ہر چیز میں تشبہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ ایسے تو دینی اور دنیاوی طور پر سینکڑوں ایسی چیزیں ہیں کہ جو عیسائی سکھ ہندو انگریز اور دوسرے کافر مشرک اور مسلمان بھی کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور اس کے علاوہ دیکھیں کہ جب حضور کو غزوہ احزاب کے وقت کفار مکہ کے روانہ ہونے کی خبر پہنچی تو آپؐ نے جنگ کے متعلق مشورہ کیا تو حضرت سلمان فارسی نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا جو کہ حضورؐ اور تمام صحابہ کرام کو پسند آیا اور اس پر سب نے عمل کیا حالانکہ اس طرح خندق کھودنا یہ کفار کا طریقہ تھا لیکن جنگی فائدہ کی وجہ سے اسے قبول کر لیا گیا اور پھر اسی طرح خط پر مہر لگانا بھی کفار کا طریقہ ہے لیکن حضورؐ نے اسے بھی قبول کر لیا دیکھیں جس وقت حضورؐ نے عجمیوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر کسی کے خط کو قبول نہیں کرتے تو

آپؐ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر آپؐ نے مہر کے طور پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھوایا۔ راہب بالوں والا لباس استعمال کرتے تھے۔ اور حضورؐ بالوں والی جوتیاں پہنتے تھے ایک دفعہ صحابہ نے حضورؐ سے عرض کی کہ مشرکین شلوار پہنتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ تم شلوار بھی پہنو اور تہبند بھی باندھو لیکن اب عام مسلمان بلکہ علماء کرام بھی صرف شلوار ہی پہنتے ہیں تہبند استعمال نہیں کرتے الا ماشاء اللہ اور حضورؐ نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑی باندھنا ہے اور اب کوئی تو صرف ٹوپی پہنتا ہے اور کوئی صرف پگڑی باندھتا ہے الا ماشاء اللہ اسی طرح آپ نے دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن پھر خیال آیا کہ یہ عمل تو روم اور فارس کے لوگ بھی کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا تو آپ نے یہ ارادہ ترک فرما دیا ۲۔ اسی طرح جب آپ مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو پوچھنے پر فرمایا کہ یہ ہم بھی رکھیں گے۔ اور اس کے علاوہ کفار کی طرف سے آئے ہوئے کپڑے آپؐ نے خود بھی استعمال فرمائے اور صحابہ کرام میں بھی ان کو تقسیم فرمایا (شرح صحیح مسلم ج6 ص 374 ۔ شرح صحیح مسلم ج2 ص 557) اور اس کے علاوہ ہر نبی کا ہر صحابی اپنے طور طریقے کے مطابق اپنے نبی کی اتباع اور ادب واحترام کرتا رہا ہے اور حضورؐ کے صحابی اپنے طور طریقے کے مطابق حضور کی اتباع اور ادب واحترام کرتے رہے ہیں۔ بلکہ وہابیوں کا اپنے مولویوں کے بم دھماکہ سے مرنے کی وجہ سے بھوک ہڑتال کرنا جو کہ ہندوؤں کی رسم اور مشابہت ہے یعنی اس کا بانی گاندھی تھا جس کے متعلق جمعیت اہلحدیث کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر نے گوجرانوالہ پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم نے اپنی تحریک کے تحت جلسے بھی کیے اور جلوس بھی نکالے لیکن جب پھر بھی حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا تو ہم نے احتجاج کا طریقہ تبدیل کر کے اسے علامتی بھوک ہڑتال کی طرف موڑ دیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور 21 جولائی 1987ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں از مولانا ابوداؤد محمد صادق ص 33)

خلاصہ۔ تو جناب تشبہ میں وہ چیزیں حرام اور ممنوع ہیں کہ جو قرآن واحادیث کے خلاف ہوں یا وہ کفار کا شعار ہوں یا وہ کفار کے ساتھ مخصوص ہوں جیسے پیشانی پر تلک لگانا سر پر چوٹی رکھنا یا جنیو باندھنا یا گلے میں عیسائیوں کی طرح صلیب ڈالنا یا ہندوانی دھوتی باندھنا یا عیسائیوں کا ہیٹ وغیرہ پہننا یا وہ کفار سے تشبہ کی نیت سے کی جائیں یہاں تک کہ کھانا پینا اور سانس لینا بھی تشبہ کی نیت سے ممنوع ہے یا وہ کفار کی بدعقیدگی اور بدعملی پر مبنی ہوں تو وہ ممنوع اور حرام ہیں اور جو چیزیں کتاب وسنت کے خلاف نہ ہوں۔ اور کفار کا شعار اور ان کے ساتھ مخصوص نہ ہوں اور وہ کفار کا شعار اور ان کے ساتھ مخصوص نہ ہوں اور وہ کفار کی بدعقیدگی اور بدعملی پر بھی مبنی نہ ہوں تو ایسی چیزوں میں اگر ہمارے اور ان کے درمیان تشبہ واقع ہو بھی جائے تو کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ ہم تفصیل کے ساتھ اوپر بیان کر چکے ہیں یعنی جو چیزیں تشبہ کی نیت سے نہ ہوں بلکہ کسی مصلحت اور فائدہ کی غرض سے ہوں تو ممنوع نہیں ہیں ہاں ہاں کفار کے وہ اعتقادات اور عبادت جو اسلام کے خلاف ہیں یا وہ تہذیب اور ثقافت جو اُن کا مخصوص شعار ہیں اور اُن کی وہ چیزیں جو بدعقیدگی پر مبنی ہیں وہ ممنوع ہیں اور جو چیزیں ہمارے اور اُن کے درمیان مشترک ہیں یا جو چیزیں نفع بخش ہیں ان میں اگر کفار کے ساتھ تشبہ واقع ہو بھی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اوپر جنگ خندق اور مہر اور دوسری چیزوں کا ذکر کیا ہے لہذا کفار کے طور طریقوں میں سے کسی نفع بخش طریقہ کو اختیار کرنا گناہ نہیں بشرطیکہ وہ ہماری شریعت میں ممنوع اور حرام نہ ہو۔ (شرح صحیح مسلم ج 6 ص 375 تا 383)

لہذا مخالفین کا اگر میلاد النبی پر یہ اعتراض ہے کہ تم اپنے نبی کی خوشی مناتے ہو تو عیسائی بھی اپنے نبی کی خوشی مناتے ہیں لہذا یہ ان کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ممنوع اور حرام ہے تو پھر ہمارا سوال ہے کہ یہ جتنی بھی دینی اور دنیاوی چیزوں کا ذکر ہم نے کیا ہے تو پھر ان تمام کو کیوں نہیں چھوڑتے کیونکہ تشبہ تو ان تمام چیزوں میں بھی پایا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس لئے پھر ان کو

کیوں سینے سے لگا رکھا ہے۔ جب کہ ان تمام چیزوں میں تشبہ ہونے کے باوجود صرف میلاد میں ہی تشبہ کیوں نظر آتا ہے۔

سوال ۴ اس دن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اور نہ کوئی دینی اہمیت ہے اور ہاں اس دن کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی یا شریعت میں اس کی کوئی اصل ہوتی تو خود حضورؐ اس کا اہتمام فرماتے یا صحابہ کرام یا تابعین کرتے لیکن اس لئے نہیں کیا کہ شریعت محمدی میں اس کا کچھ اتہ پتہ ہے نہ منہ نہ ماتھا (جشن عید میلاد النبی 13-20) اس میلاد النبی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چیلنج ہے کہ میلاد کو شرعی حیثیت سے ثابت کریں۔ (میلاد النبی 107-179)

جواب۔ جناب اگر اس دن کی کچھ بھی شرعی حیثیت یا دینی اہمیت نہیں تھی تو پھر حضورؐ نے اس میلاد النبی کے دن روزہ کس حیثیت سے رکھا تھا اور رکھا بھی ہر ہفتہ میں پیر کے دن (عید میلاد النبی ص 3) کیا یہ غیر شرعی یا غیر دینی اہمیت سے رکھا تھا یا شرعی حیثیت اور دینی اہمیت سے رکھا تھا اور رکھا بھی ہر ہفتہ میں ہر پیر کو (عید میلاد النبی ص ۳) تو جناب یہ شرعی حیثیت اور دینی اہمیت سے ہی رکھا تھا۔ نہ کہ غیر شرعی اور غیر دینی اہمیت کی وجہ سے رکھا تھا لہذا خود حضورؐ کا اس دن کو روزہ رکھ کر منانا ہر ثبوت سے اعلیٰ ثبوت ہے کہ یہ دن جتنا بھی ہو سکے عبادت الٰہی اور ذکر و فکر میں گذارہ جائے کم ہے۔ اب رہا مسئلہ اس دن کو منانے کا تو اس دن کو منانے کا اظہار مختلف طریقوں سے رہا ہے جیسے حضور سے لے کر آج تک علم دین پڑھنے پڑھانے کے طور طریقے اور قوانین مختلف رہے ہیں یا جیسے علم دین پھیلانے کے طور طریقے عام طور پر مختلف رہے ہیں یا جیسے مساجد کی مختلف صورتیں ہر زمانے میں بدلتی رہی ہیں۔ یا جیسے حضورؐ اور صحابہ کرام کے دور سے لے کر آج تک بیاہ شادی کے جائز اور مختلف طور طریقے رہے ہیں یا دین کی تبلیغ کیلئے سفر کرنے کے مختلف طور طریقے رہے ہیں وغیرہ وغیرہ اسی طرح اس دن کو منانے کا اظہار مختلف طریقوں سے رہا ہے۔ اور ہاں اس کو ہم نے شرعی حیثیت سے ہی ثابت کیا ہے نہ کہ غیر شرعی حیثیت سے۔

سوال ۵ میلاد النبی پر فلمی دھنوں پر نعتیں پڑھی جاتی ہیں اور بھنگڑا ڈالا جاتا ہے اور ڈھولک تھاپ پر رقص کیا جاتا ہے۔

جواب۔ حضرات گرامی گانے بجانے اور باجوں گاجوں اور ڈانس وغیرہ پر ہم ہزار بار بلکہ کروڑوں بار لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے سخت مخالف ہیں کیونکہ ہم نہ تو اسے جائز سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی اس کے قائل ہیں بلکہ اسے حرام اور گناہ سمجھتے ہیں ہاں اگر کہیں ایسا ہوتا بھی ہے تو یہ جہالت ہے جس سے منع کرنا چاہیے۔ اور اس کی مثال یوں سمجھیں کہ جیسے نکاح بذات خود جائز ہے لیکن نکاح کے وقت گانے بجانے ڈانس شراب بھنگڑا اور مردوں اور عورتوں کا مل جل کر فلمیں بنانا بے پردگی کا مظاہرہ کرنا اور مہندی وغیرہ نکالتے وقت جو شیطانی کام دیکھنے میں آتے ہیں وہ سب حرام اور منع ہیں لیکن نکاح بذاتِ خود جائز ہے تو اسی طرح ذکر میلاد النبی بھی بذات خود شرعی طور پر جائز ہے جیسا کہ ہم نے قرآن واحادیث سے ثابت کیا ہے لیکن اگر اس میں کوئی غیر شرعی کام ہو تو وہ حرام اور منع ہے۔

سوال ۶ محفل میلاد میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کا سب بدعت اور حرام ہے۔

جواب۔ جناب محفل میلاد میں سب سے پہلے تلاوت قرآن ہوتی ہے پھر نعتِ رسولؐ پڑھی جاتی ہے اور پھر درود شریف حمد وثناء وعظ ونصیحت ذکرِ حضورؐ اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جاتی ہے تو کیا یہ سب کا سب بدعت اور حرام ہے ہرگز ہرگز نہیں بلکہ ان چیزوں کو حرام اور بدعت کہنے والا خود سب سے بڑا بدعتی اور حرامی ہے بلکہ بدعتیوں کا باپ ہے۔

سوال ۷ یہ کہنا کہ حضورؐ کی ولادت اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ورحمت ہے یہ غلط ہے کیونکہ آپ کو عطائے نبوت وکمالات نبوت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ (جشن عید میلاد النبی - 52)

جواب۔ جناب موصوف پہلے ہوتا ہے اور صفت بعد میں کیونکہ اگر موصوف نہیں تو صفت نہیں لہذا ہمارے لئے سب سے پہلے حضورؐ کی ذاتِ مبارکہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ورحمت ہے اور پھر تمام کمالات ومعجزات اور مقامات سب سے بڑا فضل ورحمت ہیں اور اس کے مطابق دیکھیں کہ کلمہ میں ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اذان میں ہے اشھد ان محمد رسول اللہ یعنی کلمہ اور

اذان میں بھی پہلے آپؐ کے نام کا ذکر ہے اور پھر آپ کی صفات کا ذکر ہے اسی طرح اور بھی کئی چیزوں میں غور کیا جاسکتا ہے لہذا ہمارے لئے سب سے پہلے حضورؐ کی ذات مبارکہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ورحمت ہے۔ اور پھر آپ کی ہر ہر چیز ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ورحمت ہے۔

سوال ۸ پہلی چھ صدیاں اس میلاد النبی کی بدعت سے مکمل طور پر خاموش نظر آتی ہیں۔ کیونکہ یہ بدعت چھ صدیوں کے بعد شروع ہوئی ہے۔ (جشن عید میلا النبی 21-24)

جواب ا۔ جناب چھ صدیاں بعد نہیں میلاد النبی کی خوشی میں روزہ رکھنا حضورؐ کی زندگی مبارک میں خود حضورؐ سے ہی ثابت ہے جو کہ میلاد النبی کی خوشی منانے کی اصل ہے (شرح صحیح مسلم ج3 ص167)

۲۔ جناب میلاد النبیؐ سے مراد ہے کہ حضورؐ کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر کرنا اور آپ کی تشریف آوری کا ذکر تو آپ کی ولادت شریف سے بھی ہزاروں سال قبل سے ہی ثابت ہے جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔

۳۔ اس کے علاوہ خود حضورؐ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین محدثین مفسرین سے حضورؐ کی تشریف آوری کا ذکر ثابت ہے بلکہ خود مخالفین بھی آپ کی تشریف آوری کا ذکر اپنی تقریروں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں اس لئے میلاد النبی کا ذکر چھ صدیاں بعد نہیں خود حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کے وقت سے ہی ثابت ہے بلکہ حضورؐ سے بھی ہزاروں سال قبل سے ثابت ہے ذرا آنکھیں کھول کر قرآن واحادیث کو دیکھیں۔۔

سوال ۹ یہ میلاد النبی منانا بدعت ہے بلکہ یہ اسلام میں ایک شرمناک جسارت اور اضافہ ہے بدعتی آدمی کا روزہ حج اور زکوۃ جیسے اعمال بھی قابل قبول نہیں اور یہ ایک کبیرہ گناہ اور گناہ کا ناجائز ناپاک دھندہ اور حرکت قبیحہ اور ایک شرمناک جسارت ہے۔

جواب ۔ا۔ حضرات گرامی دیکھیں کہ ان مخالفین کا کتنا گندہ عقیدہ ہے کہ ان کے نزدیک میلاد النبیؐ منانے کی وجہ سے روزہ بھی گیا حج بھی گیا زکوۃ بھی گئی بلکہ عمر بھر کے تمام نیک اعمال ہی برباد گئے ۔ بلکہ انکے نزدیک یہ میلاد منانا ایک کبیرہ گناہ گھناؤنا جرم اور ناپاک دھندہ اور شرمناک جسارت ہے تو اب ہم عقلمند اور انصاف پسند حضرات سے پوچھتے ہیں کہ کیا تلاوت قرآن نعت رسول درود شریف حمد وثناء وعظ ونصیحت اور اللہ تعالی سے دعا مانگنا اتنا ہی برا عمل ہے کہ جس کی وجہ سے روزہ حج زکوۃ اور تمام عمر کے نیک اعمال ہی برباد ہو جائیں اور قبولیت کے قابل ہی نہ رہیں اور کیا یہ تلاوت درود اور حمد وثناء وغیرہ ناپاک عمل ہیں ۔ کیونکہ محفل میلاد میں عموماً ان ہی چیزوں پر عمل کیا جاتا ہے ۔ اور ہاں جو ان کو ناپاک کہتا ہے تو وہ خود کون ہے مسلمان ہے یا کافر یہ فیصلہ ہم نے آپ پر چھوڑا ۔

۲۔ اب رہا بدعت کا مسئلہ تو جناب ان بدعتیوں کی یہ پرانی عادت ہے کہ جس چیز کی حرمت کی دلیل نہ ملے تو اسے بدعت کہہ دیا تو جناب بدعت کی دو قسمیں ہیں لغوی اور شرعی ۔ بدعت لغوی ہر نئی چیز کو کہتے ہیں اور بدعت شرعی سے مراد ہر وہ نئی چیز ہے جو حضورؐ کے عہد میں نہ تھی اور اس کی پھر دو قسمیں ہیں حسنہ اور سیئہ اور اس کے متعلق حدیث میں یوں ہے من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ اور من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ یعنی جو شخص اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کرے گا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور جو اس پر عمل کرے گا اس کا بھی اور جو شخص کوئی برا طریقہ جاری کرے گا تو اس کا گناہ اسے ملے گا اور جو اس پر عمل کرے گا اس کا بھی (مشکوۃ ج 1 ص 66 کتاب العلم)

تو اب جو شخص صرف من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ اور کل بدعۃ ضلالۃ اور فھو رد کو ہی مانتا ہے اور من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ کا انکار کرتا ہے تو اس شخص سے ہمارا سوال ہے کہ حضورؐ کے بعد آج تک جتنی چیزیں بھی شروع ہوئی ہیں کیا وہ سب کی سب گمراہی میں ہی شامل اور مردود ہیں مثلاً جس ہیت میں آج قرآن موجود ہے یعنی رنگین چکنے کاغذ بلاک وغیرہ کی چھپائی اور اعراب لگانا مثلاً

زبریں زیریں شدیں مدیں اور قرآن پاک میں رکوع نمبر اور سورتوں کے نام لکھنا اور قرآن پاک کو ایک جگہ جمع کر کے کتابی شکل میں لکھنا اور قرآن کو تیس 30 پاروں میں تقسیم کر کے پاروں کے نمبر لکھنا اور قرآن کا ترجمہ اور حاشیہ پر تفسیر لکھنا اور جس ہیت میں آج احادیث مبارکہ کی کتب اور ان کے نام ہیں مثلاً صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابی داؤد نسائی سنن ابن ماجہ مستدرک مشکوۃ اور احادیث کی باقی کتب وغیرہ اور ان کی شروح اور اُنکے درجے بنانا اور اُن کی قسمیں بنانا مثلاً صحیح حسن ضعیف مرفوع موقوف مقطوع اثر خبر سند متن متصل منقطع معلق مرسل معضل مدلس مضطرب مقبول مدرج معنعن شاذ منکر معلل متابع صحیح لذاتہ صحیح لغیرہ حسن لذاتہ حسن لغیرہ وغریب عزیز مشہور یا مستفیض متواتر اور فرد وغیرہ اور کتب اصول اور اُن کی قسمیں مثلاً خاص عام مطلق مقید مشترک موؤل حقیقت مجاز استعارہ صریح کنایہ متقابلات یعنی ظاہر نص مفسر محکم خفی مشکل مجمل متشابہ اور سند حدیث میں جرح وتعدیل کا علم حاصل کرنا کہ جس سے صحیح اور ضعیف حدیث میں امتیاز ہو سکے فن حدیث اور اسماء الرجال کی ترتیب اور جس ہیت میں آج کتب فقہ واصول اور ان کے حاشئے کتب درسیہ اور انکے حاشئے اور دین کے قواعد اور اصول فقہ کو مرتب کرنا اور جس ہیت میں آج فتاوی کے مجموعے اور مدارس دینیہ یعنی درسگاہوں کے نظام اور نصاب اور علوم دینیہ کی تحصیل اور طریقہ تدریس اور اوقات تعلیم اور قرآن واحادیث کے معانی جاننے کیلئے صرف ونحو اور لغت کا جاننا سالانہ جلسے مقررہ تاریخوں پر دینی اور تبلیغی اجتماعات کرنا امتحانات تقسیم اسناد ماہانہ چندے اساتذہ کی تنخواہیں تبلیغی جلسے اور مساجد میں چپس ٹیلیں پکی اینٹیں لینٹر اور شیشے اور لوہے کے دروازے کھڑکیاں بجلی کا کام کیٹیاں سرج کا طریقہ لاؤڈ اسپیکر ایمپلی فائر گھڑیوں پر اذانیں نمازیں اور جماعتیں کرانا تسبیحوں پر ذکر کرنا علماء اور حافظوں موذنوں کی تنخواہیں مقرر کرنا اور بچوں کو چھ کلمے اور ایمان کی صفتیں یاد کرانا مسجد کا محراب اور جمعہ کے خطبہ میں خلفائے راشدین اور اہلبیت کے نام لینا اور بیت اللہ اور مسجد نبوی شریف میں جدید دور کی سینکڑوں چیزیں لگانا اور

ان کو استعمال کرنا موجودہ دور کے جنگی طریقوں ٹینک توپ ہوائی جہاز، میزائل، بم، کارتوس گولی استعمال کرنا اصلاحی اور فلاحی کام اور مذہبی کتابوں کی تالیف اور سکول کالجز کتب درسیہ کی اشاعت اور سرائے، ہسپتال اور تمام مہینہ تراویح کی جماعت کرانا ریڈیو ٹی وی کے اعلان پر رمضان عید اور حج وغیرہ کرنا اور ترقی یافتہ موجودہ دور کی جدید سہولتوں سے فائدہ اٹھانا اور تبلیغی جماعت کا یہ گاؤں گاؤں پھر کر تبلیغ کرنا کیا یہ سب کچھ حضور اور صحابہ اکرام کے دور میں تھا اگر تھا تو دلائل سے ثابت کریں اور اگر نہیں تھا تو پھر تم کو صرف میلاد النبی منانا ہی کیوں بدعت نظر آتا ہے۔ ان تمام چیزوں میں بدعت کیوں نہیں نظر آتی دیکھیں مولوی احتشام الحسن جو کہ تبلیغی جماعت کے بہت بڑے کارکن اور مولانا الیاس کے برادر نسبتی اور ان کے خلیفہ اول اور بچپن سے بڑھاپے تک کا وقت تبلیغی جماعت کی قیادت میں گزارہ ہے یہ فرماتے ہیں کہ نظام الدین کی موجودہ تبلیغ پہلے بدعت حسنہ تھی لیکن اب منکرات کی وجہ سے بدعت حسنہ بھی نہیں رہی بلکہ قرآن وحدیث اور مجدد الف ثانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور دوسرے بزرگان دین کے مسلک کے مطابق نہیں ہے۔ (تبلیغی جماعت ص 170) تو جناب کیا اب یہ سب کچھ گمراہی اور جہنم میں لے جانے والی چیزیں ہیں۔ تو جناب اگر ہم صرف میلاد منانے کی وجہ سے بدعتی ہیں تو پھر تم ایسی سینکڑوں چیزوں پر عمل کرنے کی وجہ سے سب سے بڑے بدعتی بلکہ بدعتیوں کے بھی باپ ہو۔ تو جناب ماشاء اللہ الحمد للہ بدعت کا مال اور سودا تو خود تمہارے اپنے ہی گھر میں بہت زیادہ موجود تھا تو پھر سنیوں کی طرف دیکھنے اور ان کے پاس تلاش کرنے کی کیا ضرورت پڑی تھی ماشاء اللہ شکر الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سب کچھ تمہارے اپنے گھر میں ہی موجود تھا

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھے نظر آیا　　　　اپنی آنکھ کا نہ دیکھا مگر شہتیر بھی

اور ہاں اس کے علاوہ مخالفین کی عادت ہے کہ ہماری طرف منسوب کردہ چیزوں کو کہتے ہیں کہ تم نے انہیں دین میں شامل کر رکھا ہے۔ اور اپنی طرف منسوب کردہ چیزوں کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ جی یہ دین نہیں ہے لہذا آپ دین اور دنیا کی تعریف کریں اور پھر بتائیں کہ یہ تمام مذکور شدہ چیزیں تمہارے نزدیک کیا ہیں فرض ہیں، واجب ہیں، مستحب ہیں، جائز ہیں، یا ناجائز ہیں یعنی شرعی طور پر کیا ہیں۔

سوال 10: میلاد منانا گویا ابولہب کی سنت ہے جس کی پیروی یہ بریلوی حضرات کرتے ہیں۔

اگر ان کے پاس کوئی معقول دلیل ہوتی تو ایسی کمزور باتیں کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ قارئین اس سے ان کے تہی دامن ہونے کا اندازہ فرمالیں۔ اور قرآن کہتا ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس کی ایک انگلی تباہ نہیں ہوئی بلکہ اسے پانی دیتی رہی ہے۔

جواب۔ جناب ہم نے میلاد کے جواز پر قرآن واحادیث سے دلائل پیش کئے ہیں ابولہب سے نہیں اور اب رہا ابولہب کی روایت کا مسئلہ تو جناب اسے ہم بطور حجت پیش نہیں کرتے بلکہ بطور تائید پیش کرتے ہیں۔ (محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ از مفتی محمد خان قادری ص 68)

اب رہا ہاتھوں کا مسئلہ تو جناب قبر کا معاملہ روح سے ہوتا ہے جسم سے نہیں۔ کیونکہ یہ تو فانی چیز ہے

سوال ۱۱ جس چیز پر مہر نبوی نہیں ہے وہ قابل قبول نہیں ہے اور محفل میلاد پر مہر نبوی نہیں ہے۔

جواب جناب محفل میلاد میں عموماً تلاوت قرآن نعت رسول درود شریف حمد وثنا تبلیغ اور دعائے خیر ہی ہوتی ہے اور ان تمام چیزوں پر قرآن واحادیث حضورؐ اور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین کی مہر ثابت ہے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں۔

سوال ۱۲ حدیث میں ہے علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین یعنی تم پر لازم ہے کہ میری اور خلفائے راشدین کی سنت کی پابندی کرو اور میلاد منانا کسی کی سنت نہیں۔

جواب۔ جناب محفل میلاد میں حضورؐ کا ذکر ہوتا ہے اور حضور کا ذکر کرنا اللہ کی سنت ہے پھر انبیاء کرام اور خود حضور اور صحابہ کرام کی سنت ہے اور اس کے علاوہ تلاوت درود نعت دعا وغیرہ بھی حضور خلفاء راشدین اور دوسرے صحابہ کرام کی سنت ہے ذرا ہوش سے دیکھیں۔ اور حضورؐ نے خود روزہ رکھ کر میلاد منایا ہے لہذا میلاد منانا حضور کی ہی سنت ہے مگر طریقہ مختلف ہے۔

سوال ۱۳ جس بادشاہ نے یہ میلاد منایا تھا وہ ایک فریب خوردہ بے دین فضول خرچ چنگ ورباب کا رسیا یا لکا اور کھلنڈرا بادشاہ تھا اور جس مولوی نے اس میلاد کے جواز پر کتاب لکھی تھی۔ وہ ایک بدعتی وحریص اور گندی اور بے لگام زبان مولوی تھا اور وہ احمق متکبر پھڈے باز رخنہ انداز بھی تھا اور اس کھلنڈرے بادشاہ اور بدعتی مولوی کے ساتھ جاہل پیر اور بے علم صوفی بھی شامل ہو گئے جو

دین کی گہرائی تک نہ پہنچ سکتے تھے وہ سادہ لوح ہونے کی وجہ سے چھلکے اور پوست کو مغز سمجھ کر اپنے دامن میں چھپا لیتے تھے لیجئے جناب یہ ہے دل خراش داستان اس بدعت خانہ خراب کی جسے حکومت پاکستان اور عشق رسول کے ٹھیکیدار ایک اسلامی تہوار اور تیسری عید سمجھ کر 12 ربیع الاول کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ مناتے ہیں۔ (جشن عید میلاد النبی-31)

یہ بدعت کسی صحابی تابعی محدث فقیہہ بزرگ ولی مفکر کو نہ سوجی اور اگر سوجی تو ایک فضول خرچ عیاش اور کھلنڈرے بادشاہ کو سوجی (جشن عید میلاد النبی 25)

اس کا بانی شاہ اربل جو ایک مسرف اور بے دین بادشاہ تھا۔ یہ زبان کا خبیث احمق متکبر اور دینی امور میں کم فہم اور سست تھا۔ (معرکہ-511)

یہ میلاد ایک بے دین فضول خرچ قماش و فاجر گمراہ ظالم تماش بین دنیادار ہوس پرست بادشاہ اور اس کے دنیادار ہوس پرست کذاب ساتھی مولوی عمر کی ایجاد ہے (میلاد النبی 105-169)

جواب ا۔ حضرات گرامی اس کے متعلق پہلی بات تو یہ ہے کہ مخالفین کا جماعت اہلسنت کے ہر شخص پر کفر و شرک اور بدعتی کے فتوے لگانا یہ ان کی پرانی عادت ہے کہ جس سے ہمارا کوئی عالم ولی اللہ اور بزرگ بھی محفوظ نہیں ہے اس لئے اگر اس مجاہد بادشاہ کو اپنے نبی کی خوشی منانے کی وجہ سے بدعتی اور برا بھلا کہہ بھی دیا تو کیا ہوا کیونکہ یہ کوئی ان کی نئی بات یا عادت ہرگز نہیں ہے بلکہ انہوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اس میلاد کے بانی اور اسے منانے والے سب کے سب گستاخ ہیں۔ (معرکہ 512) بلکہ اعلیحضرت امام احمد رضا خاں صاحب کے متعلق ہی ان کے فتوے اور تحریریں دیکھ لیجئے کہ یہ لوگ آپ کے متعلق کیا کچھ کہتے اور لکھتے ہیں اور ہمارے علمائے کرام ان کا کیسے دندان شکن جواب دیتے ہیں۔

۲۔ اور اب رہا بادشاہ کا مسئلہ تو جناب وہ بادشاہ میلاد منائے یا نہ منائے ہمارے لئے وہ بادشاہ دلیل ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے لئے دلیل ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی کا فرمان اس لئے

اگر اس محفل میلاد کا جواز قرآن و احادیث سے ثابت نہ ہوتا تو ہم ہرگز اسے نہ مناتے اگرچہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں بادشاہ بھی اسے مناتے اور اس کے علاوہ قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ جو چیز قرآن و احادیث سے ثابت ہو جائے تو وہ جائز ہی رہتی ہے اگرچہ اس پر کوئی صحابی تابعی تبع تابعی امام محدث مفسر مفکر عالم دین حاجی نمازی غازی بادشاہ امیر وزیر عمل کرے یا نہ کرے اور جو چیز قرآن و احادیث سے ناجائز ثابت ہو جائے تو وہ ناجائز ہی رہتی ہے اگرچہ اس پر ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں بادشاہ اور امیر وزیر بھی عمل کریں۔

اور اس کے علاوہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس محفل میلاد کو اس بادشاہ نے منایا تھا جو ظالم گمراہ اور فاسق فاجر تھا اس لئے یہ منع اور حرام ہے تو جناب یہ بھی جھوٹ غلط اور فریب اور مغالطے میں ڈالنے کی ایک ناکام سازش حرکت اور کوشش ہے کہ جس کا ایک تنکہ کے برابر بھی کچھ وزن اور حقیقت نہیں ہے۔ دیکھیں حافظ ابن کثیر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابو سعید مظفر ایک بزرگ نیک عظیم اور فیاض سرداروں میں سے ایک بادشاہ تھا اور وہ قوی الہمت دلیر جوان عاقل یعنی دانا سخی دلیر یعنی جرات مند اور بہت زیرک نہایت بہادر مدبر پرہیزگار عالم دین اور عادل حاکم تھا اور اس کی کافی عرصہ حکومت رہی (شرح صحیح مسلم ج 3 ص 189۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ص 97 ۔جشن میلاد النبی پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص 62)

یعنی حافظ ابن کثیر کے نزدیک یہ بادشاہ نہایت نیک سخی بزرگ قوی الہمت دلیر یعنی جرات مند عاقل دانا عالم دین اور عادل بادشاہ تھا۔

اور امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ یہ بادشاہ ان حکمرانوں میں سے ایک تھا کہ جو نہایت ہی صاحب شرافت اور بڑی سخی شخصیت ہیں اور ان کیلئے نہایت ہی اچھے آثار ہیں۔ (محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ص 98)

یعنی وہ بادشاہ حضرت امام جلال الدین سیوطی کے نزدیک بھی بہت بڑے بادشاہوں میں سے تھا

اور بہت بڑا سخی تھا اور بہت اچھے کام کرنے والا تھا اور پھر ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وہ نہایت قوی الہمت دلیر جوان عاقل عالم دین اور عادل بادشاہ تھا۔ (جشن میلاد النبی پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص62)

الشیخ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں کہ شمس الدین ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں اس بادشاہ کی زبردست تعریف کی ہے کہ وہ نہایت ہی نیک عادل اور اچھی عادات کا مالک تھا اور نہایت ہی اچھے کام کرنے والا تھا۔

سید احمد زینی الدحلان فرماتے ہیں کہ وہ ایک بہادر دلیر عاقل عادل بادشاہ تھا اور بہت مدت اس نے اپنی سلطنت چلائی۔ (جشن میلاد النبی پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص64)

اب رہا معاملہ الشیخ الحافظ ابوالخطاب ابن دحیہ کا کہ جس نے اس بادشاہ کیلئے میلاد النبیؐ کے موضوع پر کتاب لکھی تھی تو وہ بھی مسلم فاضل ہیں کہ جن کے متعلق ابن خلکان لکھتے ہیں کہ وہ نہایت ہی جید عالم دین اور مشہور فضلاء میں سے تھا۔ (محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ص99) جشن میلاد النبی پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص63)

اور علامہ سیوطی اس فاضل کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

الشیخ ابولخطاب ابن دحیہ نے میلاد النبی کے موضوع پر ایک کتاب لکھی کہ جس کا نام التنویر فی مولد البشیر والنذیر تھا (جشن میلاد النبی پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص63) تو جناب جس عارف و فاضل زمانہ کو حضرت علامہ سیوطی جیسا سید المحدثین۔ الشیخ ابوالخطاب فرمائیں اور ابن خلکان جس کو اعیان العلماء اور مشاہیر الفضلاء کہیں اور یہ منکرین میلاد اس کو دنیا پرست اور خوشامدی کہیں (ص63) جب الشیخ الحافظ ابوالخطاب ابن دحیہ نے فضائل میلاد پر یہ کتاب لکھی تو اس کو اس بہادر اور نیک دل بادشاہ نے ایک ہزار دینار بطور انعام پیش کیا۔ (شرح صحیح مسلم ج3 ص189 محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ص100)

اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف کی ایجاد ساتویں ہجری میں اربل کے بادشاہ ابوسعید مظفر نے کی ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ محفل میلاد کے موجد وہ نہیں تھے اور نہ ہی اس نے اس کی ابتدا کی ہے (شرح صحیح مسلم ج3 ص188) ہاں سب سے پہلے سرکاری سطح پر جس شخص نے اس میلاد النبی کو منایا وہ ملک مظفر اربل تھا لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ اس سے قبل کوئی شخص میلاد النبی کو مناتا بھی نہ تھا بلکہ اس کے متعلق حضرت امام قسطلانی شارح بخاری اور علامہ برہان الدین حلبی فرماتے ہیں کہ اہل اسلام کا ہمیشہ سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ تمام جوانب واطراف والے اور بڑے بڑے شہروں والے اس میلاد النبی کو ہمیشہ سے مناتے چلے آرہے ہیں۔ یعنی مکہ مدینہ مصر یمن شام بلاد عرب اور مشرق ومغرب میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد النبی کی محافل منعقد کرتے رہے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج3 ص189۔ سیرت مصطفیٰ ص61۔ جشن میلاد النبی پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص53-65 جشن میلاد النبی سنت ہے بدعت نہیں ص21)

سوال ۱۲؎ اگر ان کی محفل میلاد کی کیفیت پر چلتی ہوئی نظر ہی ڈال لی جائے تو بھی ان کی دینداری نیک نیتی اور محبت رسول کا بھانڈا چورا ہے کے بیچ میں پھوٹا پڑا دکھائی دیتا ہے دیکھیں کہ یہ بالکل بادشاہ محفل میلاد میں گانے سنتا ناچ دیکھتا ڈھول ڈھمکے کا اہتمام کرتا بھانڈوں ڈوموں موسیقاروں اور تماشبیوں کو بلاتا۔

جواب۔ حضرات گرامی دیکھیں کہ یہ ایک اچھے بھلے کی آنکھوں میں خاک ڈالنے والی بات ہے کیونکہ ہماری میلاد کی محفلوں کی جو کیفیت ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اور پھر نعت رسول پھر درود شریف حمد وثناء وعظ ونصیحت اور دعائے خیر مانگی جاتی ہے جسے ہم قرآن واحادیث سے ثابت کر چکے ہیں۔ اسلیے اسے ہماری محفل میلاد کے متعلق بات کرنی چاہیے۔ اور یہ باجے گاجے ڈھول ڈھمکے کی گردان الاپے جارہا ہے کہ جس سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور اس کو یہ مذکور شدہ چیزیں نظر ہی نہیں آتیں ہاں نظر آتے ہیں تو صرف اور

صرف ڈھول ڈھمکے اور باجے گاجے ہی نظر آتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہم حافظ ابن کثیر حضرت علامہ سیوطی اور دوسرے بزرگان دین کا ذکر کر چکے ہیں کہ ان کے نزدیک بھی یہ بادشاہ نہایت ہی اچھا اور سخی تھا اور نیک محافل کا احترام تو برے سے برا آدمی بھی کرتا ہے اور وہ تو پھر نیک دل اور سخی تھا۔

سوال ۱۵ یہ بادشاہ محفل میلاد پر بہت زیادہ خرچ کرتا تھا اس لئے یہ بہت فضول خرچ تھا۔

جواب۔ ہاں بھئی ہاں جناب تم اپنے بیٹے کی منگنی مہندی شادی الیکشن اور سینکڑوں ایسے پروگراموں پر کوٹھیوں دوکانوں اور مکانوں کی تعمیر پر موٹر گاڑیوں اور پلاٹ وغیرہ خریدنے پر ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ اڑا دیتے ہو اور تمہیں ان کی کوئی فکر اور تکلیف نہیں ہوتی ہاں فکر اور تکلیف ہے تو صرف حضورؐ کے نام پر خرچ ہونے پر۔ حالانکہ حضورؐ کے نام پر خرچ کی ہوئی ہر جائز چیز کا ثواب اور اجر ہے۔

سوال ۱۶ جی محفل میلاد میں تبلیغ وتذکیر کے فوائد تو نماز پنجگانہ سے ذکر الٰہی سے خطبات جمعہ اور درس قرآن وحدیث اور دیگر تبلیغی پروگراموں سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں لہذا ان کاموں کیلئے میلاد کا ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب۔ جناب اگر نماز پنجگانہ ذکر الٰہی خطبات جمعہ درس قرآن وحدیث و دیگر تبلیغی پروگراموں سے یہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں تو پھر تم کو ہر سال مرکز طیبہ کا اجتماع اور رائیونڈ کا اجتماع اور اپنے دوسرے سالانہ اور ماہانہ اجتماع کے ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت تھی تو جناب اگر یہ فوائد میلاد کا ڈھونگ رچانے کے بغیر حاصل ہو سکتے ہیں تو پھر تمہارے بھی یہ فوائد مرکز طیبہ اور رائیونڈ کے اجتماع اور تمہارے دوسرے سالانہ اور ماہانہ تبلیغی پروگراموں کے ڈھونگ رچانے کے بغیر حاصل ہو سکتے ہیں

سوال ۱۷ یہ سال بعد میلاد النبی یا محفل میلاد کے پروگرام حضورؐ نے کئے یا صحابہ کرام تابعین تبع تابعین آئمہ دین صحاح ستہ کے مولفین نے کئے یا قرون ثلاثہ میں پائے جاتے تھے۔

جواب۔ جناب یہ تمہارا سال بعد رائیونڈ یا مرکز طیبہ کا اجتماع اور یہ تمہارے سالانہ اور ماہانہ تبلیغی جلسے اور پروگرام حضورؐ نے کیے یا صحابہ کرام تابعین تبع تابعین آئمہ دین صحاح ستہ کے مولفین نے کیے یا قرونِ ثلاثہ میں پائے جاتے تھے اگر پائے جاتے تھے تو قرآن و احادیث سے ثابت کریں اور اس کے علاوہ ہر ماہ تمہارے یہ ماہنامے مثلاً مسلک اہلحدیث کا علمبردار ماہنامہ دعوت اور ماہنامہ مجلہ ہفت روزہ اور دوسرے رسالے حضورؐ سے ثابت ہیں اور اس کے علاوہ تمہارا کل بدعۃ ضللة و کل ضللة فی النار والی حدیثیں جمعہ اور غیر جمعہ یعنی ہر تقریر کے خطبہ میں پڑھنا حضورؐ سے یا صحابہ کرام سے ثابت ہے اگر نہیں تو پھر بقول تمہارے کیا یہ بدعت اور شرک ثابت ہوا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں اور اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے کہ رسم کہتے ہیں طریقے کو تو کیا مخالفین کی یہ رسمیں حضورؐ سے ثابت ہیں کہ ہر خطبہ میں بدعت والی احادیث ضرور پڑھی جائیں اور ان تمہارے سالانے اور ماہانے تبلیغی پروگراموں اور ماہناموں کا ضرور اہتمام کیا جائے حضورؐ سے ثابت کریں ۔اور ہاں اگر یہ حضورؐ سے ثابت نہیں ہیں تو پھر تمہیں یہ ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت تھی

سوال ۱۸ مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین سے چند روایتیں نقل کر کے میلاد شریف پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس فضیلت کا بریلویوں کے مروجہ میلاد یا۔ سالانہ جشن میلاد یا عید میلاد سے کیا تعلق ہے نبی نے صحابہ کرام کے فضائل و مناقب بھی بیان فرمائے ہیں بلکہ دجال کی پیدائش کا ذکر بھی فرمایا ہے تو کیا یہ سب کچھ میلاد شریف کہلاتا ہے۔

اگر آپؐ نے کسی موقعہ پر کسی سلسلہ گفتگو میں تذکرہ فرما دیا کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کے خواب کی تعبیر ہوں تو اس سے حضورؐ کی ولادت کا جشن منانا کب ثابت ہوتا ہے ورنہ اس طرح تو پھر قرآن میں حضرت موسیٰ و عیسیٰ و یحییٰ و مریم کی ولادت بلکہ جن و انس و زمین و آسمان کی پیدائش کا ذکر بھی موجود ہے تو کیا کسی نے ان کے ولادت اور پیدائش کے جشن منائے اگر نہیں تو پھر صرف اتنا فرما دینے سے جشن میلاد کا جواز کیسے

ثابت ہو گیا۔ ویسے تو قرآن پاک میں بہتوں کی پیدائش کا ذکر ہے اور مکھی کی پیدائش کا ذکر بھی ہے تو کیا اب ان کی بھی میلاد شریف شروع کر دی جائے گی یعنی قرآن میں کسی چیز کی پیدائش یا اس کے حالات کا بیان ہو جانا کیا یہ اس کے محفل میلاد کی دلیل ہے۔

قرآن میں تو حضرت یحییٰ اور حضرت اسحاق کی پیدائش کا ذکر بھی ہے اور حدیث میں حضرت سلیمان کے ناقص الخلقت بچے اور ابن جریج کے واقعہ میں ایک ولد الحرام کی پیدائش کا ذکر بھی ہے اور مشکوٰۃ میں فتنوں اور جھوٹے دجالوں کے پیدا ہونے کا بھی ذکر ہے۔ قرآن میں ولید بن مغیرہ مخزومی اور جو قومیں تباہ ہوئی ہیں ان کا ذکر بھی ہے۔ تو کیا بریلوی ان کا میلاد بھی منائیں گے یعنی حضورؐ نے اپنے ذکر کے علاوہ کئی اچھے اور برے لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے تو کیا اب ان کا میلاد بھی منایا جائے گا۔

جواب۔ جناب جس جائز چیز کا ذکر حضورؐ خود فرمادیں تو اس کا ذکر جائز ہی ہے اور جس سے منع فرمادیں تو وہ منع ہی ہے اور اس کے علاوہ یہ بالکل درست ہے کہ حضورؐ نے اچھے اور برے کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے حسب و نسب یعنی اپنے خاندان کنبے اور قبیلے کا بھی اور حضرت ابراہیمؑ حضرت عیسیٰؑ اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب اور صحابہ کرام کے فضائل و مناقب اور دجال کی پیدائش کا ذکر اور قرآن میں حضرت موسیٰ و عیسیٰ و یحییٰ و مریم علیہم السلام و اسحاق کی ولادت کا ذکر اور جن و انس زمین و آسمان بلکہ مکھی کی پیدائش کا ذکر اور حدیث میں حضرت سلیمان کے ناقص الخلقت بچے اور ابن جریج کے واقعہ میں ایک ولد الحرام کی پیدائش کا ذکر اور مشکوٰۃ کتاب الفتن میں فتنوں کے پیدا ہونے کا ذکر اور تیس جھوٹے دجالوں کے پیدا ہونے کا ذکر اور ولید بن مغیرہ کا ذکر فرمایا ہے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اگر روزہ رکھا تو صرف اپنی ولادت شریف کے دن یعنی پیر کے دن کہ جس دن آپ کی ولادت شریف ہوئی یعنی کسی اور کی ولادت کے دن روزہ نہیں رکھا ہاں اگر رکھا ہے تو صرف اپنی ولادت شریف کے دن رکھا ہے یعنی آپؐ نے اپنا یوم ولادت

خود روزہ رکھ کر منایا اور قرآن میں ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (پ21ع19آ21)

تو اس لئے ہم بھی صرف حضور کا ہی یوم ولادت مناتے ہیں کسی اور کا نہیں مثلاً روزہ کے ذریعے تلاوت قرآن اور ذکر و اذکار نوافل اور محفل میلاد کے ذریعے ہاں ہاں ان مذکورشدہ چیزوں میں سے اگر کوئی چیز حرام یا منع ہے تو قرآن و احادیث سے اس کی حرمت ثابت کریں یہ تمہارے ذمہ ہے۔ ہمارے نہیں اور اب رہا ولید بن مغیرہ اور جھوٹے دجالوں اور حرامیوں کا ذکر تو اس کے متعلق بڑے پیار سے گزارش ہے کہ جناب اگر آپ کا تعلق ان جھوٹے دجالوں اور حرامیوں سے ہے تو ہزار شوق اور خوشی سے یعنی کھلے دل سے ان کا ذکر کیا کریں آپ کو کون روکتا اور منع کرتا ہے اور آپ کے شوق کو ٹھیس پہنچاتا ہے لیکن ہمارا تعلق حضورؐ سے ہے اس لئے ہم حضور کا ذکر کرتے ہیں اور اگر تمہارا تعلق ان حرامیوں سے ہے تو ہزار شوق اور خوشی سے کھلے دل ان کا ذکر کیا کریں آپ کو کون منع کرتا ہے۔ آپ ہزار خوشی سے اپنا شوق اور ذوق پورا کریں اور ان حرامیوں کا میلاد منائیں۔ لیکن ہمارا تعلق حضور سے ہے اس لئے ہم حضور کا میلاد مناتے ہیں۔ اور اگر تمہارا تعلق ان حرامیوں سے ہے تو آپ ان حرامیوں کا میلاد منائیں۔ **اور دل کھول کر منائیں۔**

سوال ۱۹ میلاد منانے والوں سے جہاد فرض ہے (میلاد النبی 106-202-144)

جواب۔ جناب پہلے اللہ تعالی سے جہاد کریں کہ جس نے سب سے پہلے اپنے محبوب کو پیدا فرمایا اور پھر آدم تا عیسیٰ یعنی تمام انبیاء کرام سے حضورؐ کے میلاد النبی کے چرچے کرائے اور پھر خود حضورؐ کی دنیا میں تشریف آوری کے متعلق قرآن میں جگہ بجگہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں۔ اور پھر خود حضورؐ نے اس میلاد النبی کے تذکرے فرمائے اور صحابہ کرام اور تابعین تبع تابعین نے یہ تذکرے آگے سُنائے حتیٰ کہ آج تک یہ سلسلہ چلتا آرہا ہے اور انشاء اللہ آگے قیامت تک جاری رہے گا۔ تو افسوس کہ آپ کا یہ فرض ادھورا ہی رہ گیا اور ادا نہ ہو سکا۔

سوال ۲۰ اسلام میں تیسری عید کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔

جواب۔ جناب ہمارا اس یوم ولادت کو یوم عید یعنی عید میلاد النبی کہنا شرعی طور پر نہیں ہے جیسا کہ یوم عید الفطر اور یوم عید الاضحیٰ کا دن ہے۔ہاں یہ لغوی طور پر ہے۔کہ جیسے عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ یار تم تو عید کا چاند ہی ہو گئے ہو یعنی یہ جملہ اس شخص کیلئے بولا جاتا ہے کہ جسے بہت انتظار یا حالتِ اشتیاق اور کمال آرزو کے بعد مدت میں ملیں یا دیکھیں ۔یا جس دن کسی کا کوئی پیارا دوست ملے تو خوشی میں کہہ دیتے ہیں۔کہ جناب آج کا دن تو ہمارے لیے عید کا دن ہے تو جناب یہ سب لغوی طور پر ہے۔نہ کہ شرعی طور پر اور ہاں اگر اب اس تفصیل کے بعد بھی آپ اپنی ضد پر ہی ڈٹے ہوئے ہیں تو پھر اس کا جواب دیں۔

نمبر1 حضور جمعہ کے متعلق فرماتے ہیں ان ھذا یوم جعله الله عیداً یعنی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو عید بنایا ہے (مشکوۃ جلد نمبر 1 ص 297 باب جمعہ کی طرف جانے کا بیان)

نمبر2 بلکہ جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سے بھی بڑا ہے۔(مشکوۃ جلد نمبر 1 ص 291 باب الجمعہ)

نمبر3 حضرت ابن عباس نے الیوم اکملت لکم دینکم ۔آیت تلاوت فرمائی تو ایک یہودی نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی تو اس دن ہماری دو عیدیں تھیں یعنی جمعہ اور عرفہ کا دن ۔فانها نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعة ویوم عرفة (مشکوۃ جلد نمبر 1 ص 292 باب الجمعہ)

مرقات شرح مشکوۃ میں بھی حضرت عمر سے رضی اللہ عنہ منقول ہے۔تو جناب یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہاں ان صحابہ کرام نے یہ نہیں فرمایا۔کہ جناب اسلام میں تو صرف دو عیدیں ہیں تیسری عید کہاں سے آ گئی۔تو جناب یہاں دیکھیں کہ ایک سال میں کتنی عیدیں ہیں۔عید الفطر، عید الاضحیٰ

یوم جمعہ یوم عرفہ اور سال میں تقریباً 48 جمعے آتے ہیں۔

48+3=51 تو جناب سال میں 51 عیدیں تو حدیث سے ثابت ہیں اور تم ابھی تک تیسری عید کا رونا رو رہے ہو۔

بلکہ انہیں مخالفین میں سے ایک مخالف نے تو حد کر دی اور اپنی کتاب میں یوں لکھا ہے کہ سلف صالحین نے کبھی سیرت کے جلسے نہیں کیے۔ اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں اس لیے کہ وہاں تو ہر روز روزِ عید اور ہر رات شب برات کا حصہ تھی۔ (میلاد النبی کی شرعی حیثیت ص 168)

ایک اور اہلحدیث کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور 23 مئی 1986ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ (زہے ماہِ رمضان و ایام او۔ کہ چوں صبح عید است ہر شامِ اُو)

یعنی زہے مقدر ماہِ رمضان اور اس کے تمام دن کہ اس کی ہر شام عید کی صبح کی طرح ہے دیکھا جناب مخالفین نے خود ماہِ رمضان کی ہر شام کو عید کی صبح قرار دے کر عید الفطر سے پہلے ہی 30 عیدیں بنا ڈالیں (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 28) بلکہ ہر روز کو روزِ عید قرار دے کر سال میں 365 عیدیں بنا ڈالیں۔ الاسلام نے لکھا ہے کہ موچی دروازہ کے تاریخی جلسہ کی تیاریوں میں ہر تاریخ عید کے چاند کی طرح انتظار میں گزر رہی تھی (الاسلام 25 اپریل 1986ء ص 4 جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 27)

حضرات گرامی دیکھا آپ نے کہ یہ مخالفین پورے سال کے ہر دن کو عید قرار دے سکتے ہیں اور پورے ماہ رمضان کے ہر دن کو عید قرار دے سکتے ہیں اپنے جلسوں کی تیاریوں کے ہر دن کو عید کی مثل قرار دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم حضور کے یومِ ولادت کو یوم عید کہہ دیں تو حرام ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ امام احمد بن قسطلانی علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی اور شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو میلاد کی راتوں کو عید کی طرح منائے زرقانی شرح مواہب ج نمبر 1 ص 139 (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 7)

جماعت اہلحدیث کے بالعموم اور حافظ عبدالقادر روپڑی کے بالخصوص ترجمان ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور نے 17 مئی 1963ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ مومن کی پانچ عیدیں ہیں۔ ۱۔ جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔ ۲۔ جس دن خاتمہ بالخیر ہو۔ ۳۔ جس دن پل سے سلامتی کے ساتھ گزرے ۴۔ جس دن جنت میں داخل ہو۔ ۵۔ اور جب پروردگار کے دیدار سے بہرہ یاب ہو۔ (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 9)

اہلحدیث نے مزید لکھا ہے کہ اگر عید کے نام پر ہی آپ کا یوم ولادت منانا ہے تو حضورﷺ کی طرف دیکھیں کہ آپ نے یہ دن کیسے منایا تھا تو سنیئے رسول اللہﷺ نے یہ دن منایا تو ہے لیکن اتنی سی ترمیم کے ساتھ کہ اسے تنہا عید میلاد نہیں بلکہ عید میلاد اور عید بعثت کہہ کر منایا اور منایا بھی روزہ رکھ کر۔ اور سال بعد نہیں بلکہ ہر ہفتہ منایا۔ (ہفت روزہ اہلحدیث لاہور 27 مارچ 1981) سبحان اللہ اہلحدیث نے تو حد کر دی کہ صرف عید میلاد ہی نہیں بلکہ ایک اور عید یعنی عید بعثت منانے کا بھی اضافہ کر دیا اور وہ بھی ہفتہ وار اور دیوبندی حضرات یوں لکھتے ہیں۔

خوشی ہے عید میلاد النبی کی ۔۔۔ یہ اہل شوق کی خوش انتظامی
کھڑے ہیں باادب صف بستہ قدسی ۔۔۔ حضور سرور ذات گرامی

(جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص ۱۰)

تو حضرات گرامی دو عیدوں کے علاوہ کسی اور دن کو عید کہنا یہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حدیث کے علاوہ خود مخالفین کے گھر سے بھی ثابت کر چکے ہیں۔

سوال ۲۱ محفل میلاد کا شریعت میں سرے سے ثبوت ہی نہیں ہے۔

جواب۔ جناب ذرا ہوش سے بات کریں کیونکہ محفل میلاد سے مراد ہے کہ حضورﷺ کی ولادت شریف کے ذکر کی محفل کرنا۔ اور اس میں سب سے پہلے تلاوت ہوتی ہے۔ اور پھر نعت درود حمد و ثنا تبلیغ اور دعائے خیر ہوتی ہے۔ اور ان تمام چیزوں کا ثبوت ہم قرآن و احادیث سے پیش کر

چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ دیکھیں کہ جس وقت انبیاء اکرام اور خود حضورؐ اور صحابہ اکرام نے اپنے اپنے وقت میں حضورؐ کی دنیا میں تشریف آوری کے تذکرے فرمائے تھے تو کیا اس وقت ان کے سامنے کوئی تھوڑے بہت لوگ بھی ہوتے تھے یا نہیں۔ یا وہ صرف دیواروں اور پتھروں کو ہی یہ ذکر سنایا کرتے تھے۔ ہاں ہاں جناب لوگ ہوتے تھے اور لوگوں کو ہی یہ ذکر سناتے تھے اور اسے ہی ہم محفل میلاد کہتے ہیں۔ جو کہ خود حضورؐ صحابہ اکرام اور انبیاء کرام سے ثابت ہے۔ اور اسی طرح اہلسنت و جماعت بھی حضورؐ کی تشریف آوری کے تذکرے کرتے ہیں تو ان کے سامنے بھی لوگ ہی ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو ہی یہ ذکر سُناتے ہیں جیسا کہ خود حضورؐ اور صحابہ اکرام اور انبیاء کرام کے سامنے لوگ ہوتے تھے۔ اور لوگوں کو ہی یہ ذکر سناتے تھے۔ اور اسی کو ہم محفل میلاد کہتے ہیں ۔ جو کہ خود حضورؐ صحابہ کرام اور انبیاءِ کرام سے بھی ثابت ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ شریعت میں محفل میلاد کا ثبوت موجود ہے۔ ہاں اگر کسی اندھے کو نظر نہ آئے تو یہ اسکی اپنی نظر کا قصور ہے شریعت کا نہیں۔

سوال ۲۲ حضورؐ نے دین میں ہر نئی بات کو مردود فرمایا ہے۔

جواب 1 اگر حضورؐ نے دین میں ہر نئی بات کو مردود فرمایا ہے تو پھر تمہاری یہ سب تصانیف مردود ہیں کیونکہ یہ سب حضورؐ کے بعد کی ایجاد ہیں جو کہ حضورؐ کے وقت میں موجود نہیں تھیں۔ اور دین تو حضورؐ کے وقت میں مکمل ہو چکا تھا۔ (پ6 ع5 آ3)

لہذا حضورؐ کے بعد تمہاری ان تصانیف کی دین میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے ان تمام تصانیف کو کسی چوراہے میں رکھ کر آگ لگا دیں کیونکہ بقول تمہارے حضورؐ نے دین میں ہر نئی بات کو مردود فرمایا ہے۔ اور تمہاری یہ سب تصانیف مردود ہیں جو کہ حضورؐ کے بعد کی ایجاد ہیں۔

2۔ اور اس کے علاوہ جن چیزوں کا ذکر ہم نے بدعت کے بیان میں کیا ہے کیا تمہارے نزدیک یہ سب مردود ہیں۔ ہاں اگر مردود ہیں تو پھر تم ان کو چھوڑتے کیوں نہیں اور ان کو پینے سے

کیوں لگایا ہوا ہے۔

سوال ۲۳ نعمة البدعت هذه (مشکوۃ ج 1 ص 276 باب قیام رمضان) سے مراد یہ نہیں ہے کہ تراویح کی جماعت بدعت ہے کیونکہ قیام اللیل تو حضور ہمیشہ ہی کرتے تھے۔ رمضان میں بھی اور غیر رمضان میں بھی تو حضرت عمر فاروق نے صحابہ کرام کو علیحدہ علیحدہ تراویح کی نماز پڑھتے دیکھا تو ان کو ایک جگہ جمع کر دیا اور پھر اگلے دن ان کو اکٹھے نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے اور یہ اچھی بدعت کہنا اصطلاحی معنی میں نہیں بلکہ لغوی معنی میں ہے اس لیے آپ نے کوئی شرعی بدعت شروع نہیں فرمائی اور دین میں کسی قسم کا احداث نہیں فرمایا کیونکہ باجماعت تراویح عہد نبوی میں ہی ثابت ہے بعد میں اسے صحابہ اکرام بھی علیحدہ علیحدہ اور جماعت سے پڑھتے تھے۔ اور بعد میں حضرت عمر فاروقؓ نے صرف یہ کیا کہ انہیں اکٹھا کر دیا اور علیحدہ علیحدہ پڑھنے کی نسبت اسے بہتر خیال کیا۔ بس اتنی سی بات تھی جسے افسانہ بنا دیا گیا۔ اور حضرت عمر نے کوئی ایسا مسئلہ رائج نہیں کیا تھا کہ جس کا پہلے ثبوت نہ ہو (آگے ہے) بدعت سے مراد وہ نیا عمل ہے کہ جس کی اصل شریعت میں نہ ہو اور اگر شریعت میں اصل ہو تو وہ شرعاً بدعت نہیں ہے۔ آپ اسے لغتاً بدعت کہہ سکتے ہیں (معرکہ ص 478-479)

جو دینی مسئلہ شریعت سے ثابت ہو جائے تو حسنہ ہے (ص 476 معرکہ)

اب ان الفاظ کی روشنی میں کیا تراویح کے بارے میں حضرت عمرؓ کے مشورے کو شرعی بدعت کا نام دیا جا سکتا ہے۔

ہر وہ عمل بدعت ہے جس کی پہلے مثال نہ ہو

وہ تعامل جواز پر استدلال کرتا ہے جو صدر اول سے استمرار کے طور پر ہوتا چلا آیا ہو اور حضورؐ سے ہی اس کا شروع ہونا ثابت ہو (ص 497)

بدعت وہ ہے کہ جس کا قرآن و احادیث سے کوئی ثبوت نہ ملتا ہو (میلاد النبی ص 201)

جواب۔ تو جناب پھر دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیں کہ کیا تلاوت قرآن اور نعت رسول درود شریف تبلیغ حمد وثناء اور دعائے خیر وغیرہ کرنا بدعت ہے یا سنت کیونکہ ان کا ثبوت بھی قرآن و احادیث سے ملتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے۔ اور ہاں اگر تراویح اس لیے شرعی بدعت نہیں ہے کہ قیام اللیل حضورؐ سے ہمیشہ ثابت ہے۔ اور باجماعت تراویح بھی عہد نبوی میں ہی ثابت ہے۔ اور بعد میں صحابہ کرام بھی اسے علیحدہ علیحدہ اور جماعت سے پڑھتے رہے ہیں۔ اور حضورؐ کے بعد حضرت عمر فاروق نے صرف یہ کیا کہ انہیں ایک جگہ اکٹھا یعنی جمع کر دیا ہے تو پھر جناب ذرا دل ودماغ اور نظروں سے کینہ حسد بغضِ رسول اور غفلت کے سیاہ حجاب دور کر کے اور یہود ونصاری کی پیروی اور تقلید کو چھوڑ کر ذرا آنکھیں کھول کر غور سے دیکھیں کہ ہم محفل میلاد میں کیا کرتے ہیں۔ تو جناب ہم محفل میلاد میں یہ کرتے ہیں۔

ا۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو کیا یہ قرآن واحادیث سے ثابت نہیں ہے۔ اور پھر کیا یہ حضورؐ کے فعل سے ثابت نہیں۔ اور پھر خلفاء راشدین کے فعل سے ثابت نہیں اور پھر باقی صحابہ کرام کے فعل سے ثابت نہیں اور تابعین تبع تابعین یعنی قرونِ ثلاثہ اور آئمہ دین مجتہدین محدثین اور صحاح ستہ کے مولفین اور آج تک ہر فرقہ کے علماء دین بلکہ خود تمہارے گھر کے بزرگوں سے ثابت نہیں ہے اور ہاں اگر یہ قرآن پاک کی تلاوت گناہ منع یا حرام ہے تو دلائل سے ثابت کریں

۲۔ اور پھر اس کے بعد حضورؐ کی تعریف میں نعت پڑھی جاتی ہے تو کیا یہ قرآن واحادیث سے ثابت نہیں۔ خلفاء راشدین کے فعل سے ثابت نہیں اور باقی صحابہ کرام کے فعل سے ثابت نہیں اور تابعین تبع تابعین یعنی قرونِ ثلاثہ آئمہ دین مجتہدین محدثین صحاح ستہ کے مولفین اور آج تک ہر فرقہ کے علماء دین بلکہ خود تمہارے گھر کے بزرگوں سے ثابت نہیں اور ہاں اگر یہ منع یا حرام ہے تو دلائل سے ثابت کریں۔

۳۔ اور پھر حضورؐ پر درود شریف پڑھا جاتا ہے تو کیا یہ قرآن واحادیث اور خود حضورؐ کے حکم سے

ثابت نہیں اور خلفاءِ راشدین اور باقی صحابہ کرام تابعین تبع تابعین یعنی قرونِ ثلاثہ اور آئمہ دین مجتہدین صحاح ستہ کے مولفین اور آج تک ہر فرقہ کے علماء دین بلکہ خود تمہارے گھر کے مولویوں سے ثابت نہیں ہے۔ اور ہاں اگر یہ منع یا حرام ہے تو دلائل سے ثابت کریں۔

۴۔ اور پھر حضورؐ کا ذکر کرنا اور تبلیغ کرنا یعنی لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا تو کیا یہ قرآن واحادیث سے ثابت نہیں ہے۔ اور خود حضورؐ کے فعل سے اور خلفاء راشدین اور باقی صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین یعنی قرونِ ثلاثہ اور آئمہ دین مجتہدین محدثین صحاح ستہ کے مولفین اور آج تک ہر فرقہ کے علماء دین بلکہ خود تمہارے گھر کے بزرگوں سے ثابت نہیں ہے اور ہاں اگر یہ منع یا حرام ہے تو دلائل پیش کریں۔

۵۔ اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جاتی ہے تو کیا یہ دعا مانگنا قرآن واحادیث سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ خود حضورؐ اور خلفاء راشدین اور باقی صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین یعنی قرونِ ثلاثہ اور آئمہ دین مجتہدین محدثین صحاح ستہ کے مؤلفین اور آج تک ہر فرقہ کے علماء دین بلکہ خود تمہارے گھر کے بزرگوں اور مولویوں سے ثابت نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ منع یا حرام ہے تو دلائل پیش کریں۔ تو جناب یہ ہے ہمارا محفل میلاد کرانا کہ جسکی اصل ہم نے صاف لفظوں میں قرآن و احادیث بلکہ خود حضورؐ کے عمل اور خلفاء راشدین اور باقی صحابہ کرام تابعین تبع تابعین یعنی قرونِ ثلاثہ اور آئمہ دین مجتہدین محدثین اور آج تک ہر فرقہ کے علماء دین بلکہ خود مخالفین کے گھر کے مولویوں سے بھی ثابت کر دی ہے۔ اور اب مسئلہ ہے کہ حضرت عمر نے کوئی ایسا مسئلہ رائج نہیں کیا تھا کہ جس کا ثبوت پہلے موجود نہ ہو تو گزارش ہے کہ ہم نے ان مذکور شدہ چیزوں میں وہ کون سا مسئلہ رائج کیا ہے کہ جس کا ثبوت پہلے موجود نہ ہو یا قرآن واحادیث اور حضور اور صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو۔

اور اگر بدعت سے مراد وہ نیا عمل ہے کہ جسکی اصل شریعت میں نہ ہو اور اگر شریعت میں اسکی اصل

موجود ہو تو وہ شرعاً بدعت نہیں ہے۔ بلکہ وہ لغتہً بدعت ہے تو پھر ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ کیا ہماری ان مذکور شدہ چیزوں کی اصل شریعت میں موجود ہے یا نہیں اور اگر ہے تو پھر بقول تمہارے یہ محفل میلاد بھی شرعاً بدعت نہیں ہے۔ بلکہ لغتہً بدعت ہے۔ کیونکہ اسکی اصل بھی صاف لفظوں میں شریعت میں موجود ہے۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ اور بقول تمہارے جو دینی مسئلہ شریعت سے ثابت ہو جائے تو حسنہ ہے (معرکہ ص 476) تو اب یہ محفل میلاد کا مسئلہ بھی شریعت سے ثابت ہو چکا ہے۔ لہذا اب بقول تمہارے یہ بھی حسنہ ہے۔

سوال ۲۴ کیا حضورؐ نے میلاد منایا ہے۔

جواب ہاں روزہ رکھ کر منایا ہے اور وہ بھی ہفتہ وار یعنی ہر پیر کے دن۔

سوال ۲۵ حضورؐ کی ولادت کی خوشی منانے کا کوئی ثبوت اور جواز نہیں ہے۔

جواب۔ ہاں بھئی ہاں اگر تیرے گھر بیٹا پیدا ہو تو تو اسکی خوشی منا سکتا ہے اور اگر چار آنے کی دوکان خریدے تو خوشی منا سکتا ہے۔ کسی کو چار آنے کی نوکری مل جائے تو وہ خوشی منا سکتا ہے۔ کوئی الیکشن میں کامیاب ہو جائے تو وہ خوشی منا سکتا ہے کوئی فیکٹری خرید لے تو وہ خوشی منا سکتا کوئی مکان یا کوٹھی بنا لے یا خرید لے تو وہ خوشی منا سکتا ہے کوئی چار مرلے کی جگہ یا گاڑی یا کوئی اور چیز خرید لے تو وہ خوشی منا سکتا ہے۔ ہاں اگر خوشی نہیں منا سکتا تو صرف حضورؐ کا غلام خوشی نہیں منا سکتا کیونکہ اگر حضورؐ کی خوشی منائی تو کافر و مشرک اور بدعتی ہو جائے گا۔ تو جناب افسوس ہے ایسے علم اور عقیدے پر کہ جب حضورؐ خود اپنی ولادت کی خوشی روزہ رکھ کر منائیں اور اگر امتی منالے تو بدعت ہو جائے ہاں ہاں کیا حضورؐ خوشی سے روزہ رکھتے تھے یا مجبوری سے جواب دیں۔

سوال ۲۶ جی یہ جو تم نے تلاوت قرآن نعت رسول تبلیغ درود حمد و ثناء اور دعائے خیر کا ذکر کیا ہے یہ الگ الگ تو جائز ہے اکٹھا جائز نہیں ہے۔

جواب جناب تم خود ہی لکھ چکے ہو کہ حضرت زید نے فقط یہی تو کیا تھا کہ قرآن پاک جو متفرق

مقامات پر تھوڑا تھوڑا جمع تھا اسے یکجا یعنی اکٹھا کیا تھا (معرکہ ص 495) اور حضرت عمر نے صرف صحابہ کرام کو تراویح کیلئے اکٹھا کیا تھا اور یہ لغتاً بدعت ہے۔ شرعاً بدعت نہیں ہے کیونکہ اس کی اصل عہد نبوی میں ثابت ہے تو جناب پھر اسی طرح ان مذکورشدہ چیزوں کی اصل بھی تو عہد نبوی میں ہی ثابت ہے کہ جن پر محفل میلاد میں عمل کیا جاتا ہے۔

سوال ۲۷ دینی کتب کا پریس میں چھپوانا اور مدارس وغیرہ تو وقتی ضرورت کے مطابق تعلیم اور تبلیغ کے ترقی یافتہ ذرائع ہیں۔ اور کیا عہد نبوی میں اصحاب صفہ کا مدرسہ نہیں تھا کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں کیا آپ نے کاتب وحی مقرر نہیں فرمائے کیا آپ کے حکم سے قرآن واحادیث کی کتابت نہیں ہوتی تھی کیا اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا حکم نہیں دیا۔ کیا حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو حاضر ہے وہ غیب کو پہنچادے۔ بلغوا عنی ولو آیہ۔ یعنی میری طرف سے پہنچادو خواہ ایک ہی آیت ہو۔ یہ مدرسے اور پریس احداث فی الدین نہیں ہیں۔ یہ کوئی مقررہ رسمیں ہیں۔ اگر اہل بدعت کی نظر میں قرآن واحادیث کی اشاعت اور ان کی تعلیم وتبلیغ کیلئے ان سے بہتر کوئی صورت ہے تو ہمیں اسے بھی اختیار کرنے پر کوئی عذر نہ ہوگا۔ جیسے ویڈیو کیسٹ اور مَن سن فی الاسلام سے مراد حضورؐ کے کسی حکم یا مسنون عمل کو شروع کرنا ہے۔ تاکہ اسکی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی عمل کریں اور اسے اسکا بھی ثواب ملے۔ (معرکہ ص 480 - 481)

قرآن پر اعراب لگانا اور اسکی سنہری روپہلی جلدیں تیار کرنا اور اسے بلاک بنا کر چھاپنے کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضورؐ اعراب لگا کر ہی پڑھتے تھے۔ تو جب اعراب لگا کر پڑھنا بدعت نہیں تو لکھنا کیسے بدعت ہو گیا۔ کیونکہ تحریر تقریر کا ہی عکس ہوتا ہے (معرکہ ص 487)

کتابت حدیث فن حدیث اقسام حدیث اور اصول حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ عہد نبوی میں کتابت حدیث کا ثبوت موجود ہے بلکہ حضور کا حکم بھی موجود ہے۔ اصول حدیث کی بنیاد کے طور پر یہ آیت پیش کرتے ہیں ان جاءکم الخ اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح

تحقیق کرلیا کرو کہ کہیں تم نادانی سے کسی کو ایذا نہ پہنچادو (الحجرات 6)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اگر ایک شخص عادل ہو تو اسکی خبر معتبر ہے جو بات قرآن سے ثابت ہو جائے تو اُسے بدعت کیسے کہا جاسکتا ہے۔ (معرکہ ص 487)

جواب۔ حضرت گرامی کچھ سمجھے یا نہیں مخالفین کا مطلب ہے کہ یہ جو کچھ تحریر ہوا ہے اسکا ثبوت حضورؐ اور صحابہ کرام اور قرآن و احادیث عہد نبوی اور قرون ثلاثہ سے ثابت ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ جناب تلاوت قرآن نعت رسول ﷺ درود شریف تبلیغ یعنی وعظ و نصیحت اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور دعا وغیرہ مانگنے کا ثبوت آج تک تمہیں حضورؐ سے اور صحابہ کرام سے اور قرآن و احادیث عہد نبوی اور قرون ثلاثہ سے نظر ہی نہیں آیا۔ تو جناب اگر تمہیں عہد نبوی میں اصحاب صفہ کا مدرسہ نظر آ گیا اور حضورؐ کا معلم ہونا نظر آ گیا اور کاتب وحی مقرر کرنا نظر آ گیا اور آپ کے حکم سے قرآن و احادیث کی کتابت نظر آ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تبلیغ کے متعلق نظر آ گیا۔ اور حضورؐ کی حدیث بلغوا عنی ولو آیہ نظر آ گئی۔ اور حضورؐ کا اعراب لگا کر قرآن پڑھنا نظر آ گیا۔ اور اصول حدیث کی بنیاد قرآن کی آیت سے نظر آ گئی تو پھر کیا وجہ ہے کہ تمہیں قرآن پاک کی تلاوت کا ثبوت حضورؐ کی تعریف میں نعت پڑھنے کا ثبوت حضورؐ پر درود شریف پڑھنے کا ثبوت لوگوں کو تبلیغ یعنی وعظ و نصیحت کرنے کا ثبوت اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور دعا مانگنے کا ثبوت قرآن و احادیث سے بلکہ عہد نبوی میں خود حضورؐ سے خلفاء راشدین اور باقی صحابہ کرام سے تابعین تبع تابعین یعنی قرون ثلاثہ سے نظر نہ آیا۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اُسکے رسول کے حکم سے ثبوت نظر نہ آیا کیا آپ کی آنکھیں اندھی تو نہیں ہیں۔ اور اس کے علاوہ اگر تمہیں دینی کتب کا پریس پر چھپانے اور مدارس اور ویڈیو کیسٹ اور ترقی یافتہ ذرائع میں تعلیم اور تبلیغ نظر آ گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ تجھے محفل میلاد میں علماء دین کے وعظ و نصیحت میں تعلیم و تبلیغ نظر نہیں آئی۔ جو کہ خود حضورؐ کا اصل طریقہ اور عمل ہے۔ اور اسکے علاوہ لکھا ہے کہ اگر قرآن و احادیث کی اشاعت

ورانکی تعلیم وتربیت کیلئے۔ان سے بہتر کوئی صورت ہے تو ہمیں اسے بھی اختیار کرنے پر کوئی عذر نہیں ہے۔جیسے ویڈیو کیسٹ ہاں بھئی ہاں تیرے لیے قرآن واحادیث کی اشاعت اور اُن کی تعلیم وتربیت حضورؐ کے طریقے میں نہیں ہے ہاں اگر ہے تو ویڈیو کیسٹ میں ہے تو جناب تجھے حضورؐ کے طریقے میں تعلیم وتبلیغ نظر ہی نہیں آتی بلکہ ویڈیو کیسٹ اور ترقی یافتہ ذرائع میں نظر آتی ہے۔جو کہ حضورؐ اور صحابہ کرام اور قرونِ ثلاثہ کے بعد کی ایجاد ہے۔اور اسکے علاوہ جسطرح آج کے دور میں قرآن واحادیث کے احکام کی قسمیں اور اصول ہیں جو کہ ہم نے بدعت کے بیان میں تحریر کی ہیں۔حضور کے عہد میں عین اسی طرح ہرگز ثابت نہیں کر سکے۔بس ادھر اُدھر کی فضول بے ڈھنگی بے تکی سینکڑوں گپیں ہانکی ہیں۔

سوال ۲۸ چھ کلمے یاد کرنا اور قرآن پاک کو تیس (30) پاروں اور رکوعوں میں تقسیم کرنے کے متعلق عرض ہے کہ اگر ایمان نیا بنالیا ہو یا کلمے نئے گھڑ لیے ہوں یا قرآن میں ردوبدل یا اضافہ کر لیا گیا ہو پھر تو واقعی قابل اعتراض بات تھی۔مگر یہ لفظ تو سمجھنے کے لیے اصطلاحات ہیں اور لفظی بحث میں نہیں پڑھنا چاہیے۔

اور ہمیں لفظ میلاد و لفظ عرس لفظ ختم اور لفظ گیارہویں سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔البتہ ہمیں ان رسموں سے اختلاف ہے جو ان ناموں کے ساتھ منائی جاتی ہیں جو کہ سراسر بدعت ہیں کہ جنکا شریعت میں دور دور تک بھی ثبوت نہیں ہے۔ (معرکہ ص 486)

جواب۔ جناب یہ بات اپنی جگہ بیشک درست ہے کہ آپ چھ کلمے یاد کرنے کا ثبوت اور قرآن پاک کو تیس (30) پاروں اور رکوعوں میں تقسیم کرنے کا ثبوت حضورؐ سے ثابت نہیں کر سکے لیکن ہمیں آپ کی اس بات سے سو فیصد اتفاق ہے کہ لفظی بحث میں نہیں پڑھنا چاہیے۔ہاں اب اگر آپ اپنی اس بات میں سچے ہیں کہ آپ کو لفظوں سے کوئی اختلاف نہیں ہے یعنی لفظ میلاد سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔البتہ اس رسم سے اختلاف ہے جو محفل میلاد کے نام سے منائی جاتی ہے

تو جناب ذرا پھر دل پر ہاتھ رکھ کر غور سے ادھر بھی دیکھیں کہ رسم کہتے ہیں طریقے کو اور ہمارا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہم محفل میلاد کے نام پر سب سے پہلے محفل میلاد میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو کیا پھر آپکو قرآن پاک کی تلاوت سے اختلاف ہے اور پھر حضور کی تعریف میں نعت پڑھتے ہیں تو کیا پھر آپ کو حضور کی تعریف سے اختلاف ہے اور پھر تبلیغ کے لیے قرآن واحادیث بیان کیا جاتا ہے تو کیا پھر آپ کو قرآن واحادیث سے اختلاف ہے اور پھر حضورؐ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے تو کیا پھر آپ کو درود شریف سے اختلاف ہے اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جاتی ہے تو کیا پھر آپ کو دعا مانگنے سے اختلاف ہے اور اسکے علاوہ آپ نے کہا ہے کہ یہ سراسر بدعت ہے کہ جسکا شریعت میں دور دور تک بھی ثبوت نہیں ہے۔ تو جناب گزارش ہے کہ آپ دور دور تک ثبوت کی بات کرتے ہیں۔ آپ ہمارے پاس تشریف لے آئیں۔ ہم تمہیں قریب سے ہی یہ چیزیں قرآن واحادیث سے نکال کر دکھلا دیتے ہیں ۔تو جناب اب دو چیزیں ہیں یعنی ایک طرف نام ہے اور دوسری طرف کام ہے۔ تو اب اگر آپ کو میلاد النبی یعنی محفل میلاد کے نام سے اختلاف ہے تو آپ اپنے قول کے مطابق خود جھوٹے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اگر آپ کو ان چیزوں سے اختلاف ہے کہ جن پر محفل میلاد میں عمل کیا جاتا ہے۔ تو وہ یہ ہیں قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور حضور کی تعریف میں نعت پڑھنا اور تبلیغ کرنا اور حضورؐ پر درود شریف پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا۔ اور دعا مانگنا تو اب اگر آپ کو ان سے اختلاف ہے۔ اور ان کا انکار کرتے ہیں تو آپ مسلمان ہی نہیں ہیں۔ اور اسکے علاوہ آپ نے کہا ہے کہ یہ سراسر بدعت ہے کہ جسکا شریعت میں دور دور تک بھی ثبوت نہیں ہے۔ تو جناب گزارش ہے کہ آپ دور دور تک ثبوت کی بات کرتے ہیں۔ آپ ہمارے پاس تشریف لے آئیں۔ ہم تمہیں قریب سے ہی یہ چیزیں قرآن واحادیث سے نکال کر دکھلا دیتے ہیں تو اب رہا قصور کا مسئلہ تو جناب یہ اس رسم کی بات ہے جو کہ حضور کے وقت میں نہ ہوا اور شریعت کے خلاف ہو اور یہ

تلاوت قرآن نعت رسول درود شریف تبلیغ اور دعا وغیرہ تو خود حضورؐ سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔اور لطف کی بات یہ ہے کہ رسم کہتے ہیں طریقے کو اور یہ طریقہ تو تمہارے گھر ہی سے ثابت ہے یعنی یہ طریقہ تو تمہاری محفلوں کا بھی ہے کہ پہلے تلاوت کرتے ہو پھر نظم یا نعت پڑھتے ہو پھر تقریر کرتے ہو اور درود پڑھتے ہو اور پھر دعا مانگتے ہو تو کیا اب یہ تمہاری محفلوں کی رسم سنت ہے یا بدعت جائز ہے یا ناجائز جواب دیں

سوال ۲۹ قرآن پاک کے اعراب اور جلدوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ تحریری اعراب عربی نہ سمجھنے والوں کی سہولت کے لیے ہوتے ہیں اور یہ بذات خود کوئی مسئلہ یا رسم نہیں ہے۔اسی طرح قرآن پاک کو مجلد اور خوبصورت بنا کر چھاپنا قرآن پاک کی حفاظت اور اشاعت کے لیے ہے اور یہ شریعت میں مطلوب ہے بدعات کا اس سے کیا تعلق ہے(معرکہ ص 487)

جواب۔ جناب یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ آپ قرآن پر اعراب لگانا اور اسکی سنہری روپہلی جلدیں تیار کرنا اور اسے بلاک بنا کر چھاپنا اور موٹر گاڑیوں ہوائی جہازوں کے ذریعے حج کرنا بھی حضور سے ثابت نہیں کر سکے اور اب رہا یہ مسئلہ کہ یہ سب کچھ قرآن پاک کی حفاظت اور اشاعت کے لیے ہیں جو کہ شریعت میں مطلوب ہے تو گزارش ہے کہ کیا پھر یہ تلاوت قرآن اور نعت رسول اور درود شریف اور تبلیغ اور دعا مانگنا ہی شریعت میں غیر مطلوب اور غیر ثبوت ہے کہ جس کی شریعت میں کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ہاں اگر آپ یہ تمام چیزیں شریعت میں غیر مطلوب اور غیر ثبوت ثابت کر دیں تو آپ منہ مانگا انعام کے حق دار ہیں۔رہی بات کہ اعراب اور جلدیں بنانا رسم نہیں ہے تو جناب رسم کہتے ہیں طور طریقہ کو تو کیا یہ اعراب لگانے اور جلدیں بنانے کا طور طریقہ قرآن و احادیث یا حضورؐ سے ثابت ہے اگر ہے تو دلائل پیش کریں۔

س ۳۰ حضورؐ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ جو چیز میرے زمانہ پاک میں موجود نہ ہو وہ بدعت ہے بلکہ یہ فرمایا کہ جو شخص ہمارے اس دین میں نئی بات نکالے وہ مردود ہے یا ایسا عمل کرے جسکا ہم

نے حکم نہیں دیا وہ مردود ہے (معرکہ ص 490)

جواب۔ وشر الامور محدثا تھا وکل بدعۃ ضلال ۃ (مشکوۃ ج 1 ص 50 کتاب وسنت)
من احدث فی امر نا ھذا مالیس منہ فھورد (مشکوۃ ج 1 ص 50 باب کتاب وسنت)
و محدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (مشکوۃ ج 1 ص 56 باب کتاب وسنت)

جناب ان احادیث مبارکہ سے وہ طریقہ مراد ہے کہ جو حضورؐ سے ثابت نہ ہو اور شرعی طور پر منع ہو۔ اور تلاوت کرنے کا طریقہ درود شریف پڑھنے کا طریقہ حضورؐ کی تعریف کرنے کا طریقہ دین کی تبلیغ کرنے کا طریقہ اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کا طریقہ اور دعا مانگنے کا طریقہ تو عہد نبوی میں ہی خود حضورؐ سے اور قرآن واحادیث سے صحابہ کرام تابعین تبع تابعین سے ثابت ہے تو اب جو ان مذکورشدہ چیزوں کو بدعۃ ضلالۃ اور فھورد کی حدیثیں پڑھ کر ان کا انکار کرتا ہے اور ان کو مردود کہتا ہے تو وہ خود مردود اور پکا کافر ہے اور وہ مسلمان ہی نہیں ہے اور ہم محفل میلاد میں انہی چیزوں پر عمل کرتے ہیں کوئی کنجریاں نہیں نچاتے یعنی ہم شریعت کے مطابق قرآن واحادیث پر ہی عمل کرتے ہیں۔ کوئی خلاف شرع عمل نہیں کرتے۔

سوال ۳۱ قرآن جمع کرنے کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پہلے سمجھا کہ شاید یہ کام بدعت نہ ہو مگر افہام وتفہیم سے ان کا شک دور ہو گیا اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ یہ بدعت نہیں ہے بلکہ یہ ضروری ہے اور وقت کا اہم تقاضا ہے کیونکہ صحابہ کرام کا جنگوں میں شہید ہونے کی وجہ سے قرآن کے ضائع ہونے کا احتمال تھا۔ حضرت زید نے فقط یہی تو کیا تھا کہ قرآن پاک جو متفرق مقامات پر تھوڑا تھوڑا جمع تھا اسے یکجا یعنی ایک جگہ اکٹھا کر دیا اور یہ امر نہایت ضروری تھا اس میں بدعت کا کیا سوال صحابہ کرام نے کوئی نئی رسم ایجاد نہیں کی اور اہل بدعت کی جو بدعات ہیں کیا اُن کی بھی کوئی اصلیت ہے (معرکہ ص 495)

جواب۔ جناب صحابہ کرام کی سمجھ میں تو افہام و تفہیم سے یہ بات آ گئی کہ یہ عمل بدعت نہیں ہے لیکن افسوس کہ تمہاری سمجھ میں تو اب تک یہ بات نہ آئی کہ اس محفل میلاد کی اصلیت بھی تو قرآن و احادیث سے ہی ثابت ہے۔ لیکن آج تک اس بیچاری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ جو محفل میلاد میں تلاوت کی جاتی ہے نعت رسول پڑھی جاتی ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ تبلیغ کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ قرآن و احادیث اور حضور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین یعنی قرون ثلاثہ سے ثابت ہے یہ بدعت سئیہ اور بدعت ضلالہ کیسے ہو گئی۔ کیونکہ یہ مذکور شدہ چیزیں بھی دین میں کوئی نئی رسم ایجاد ہرگز نہیں ہوئی بلکہ اسکی اصلیت بھی شریعت میں موجود ہے جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے۔

سوال ۳۲ جو کام بھی سنت سے ہٹ کر ہوگا وہ بدعت ہوگا مثلاً ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کی بجائے سورہ یسین کی تلاوت کرتا ہے تو اسکا سجدہ ہرگز قبول نہیں ہوگا۔ کیونکہ حضورؐ نے سجدہ میں سورہ یسین پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ ہاں جسکا حکم دیا ہے وہی پڑھا جائے گا۔ یعنی سبحان ربی الاعلی (میلاد النبی ص 203)

جواب۔ جناب آپ نے نماز کی مثال تو پیش کر دی لیکن اس طرف سے آنکھیں بالکل بند کر لی ہیں کہ حضورؐ نے تو نماز کی ہر ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر مقرر فرما دی ہے۔ مثلاً کوئی فرض ہے کوئی واجب اور کوئی سنت وغیرہ تو اب کوئی فرض واجب کی جگہ اور واجب سنت کی جگہ یا سنت فرض کی جگہ ادا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ان کی جگہ کوئی اور چیز ہی پڑھ سکتا ہے۔ اور کوئی کمی بیشی بھی ہرگز نہیں کر سکتا۔ مثلاً قیام رکوع اور سجدہ میں تشہد نہیں پڑھ سکتا اور تشہد میں قرأت اور تسبیحیں نہیں پڑھ سکتا اور اب محفل میلاد میں وہ چیز دکھلائیں جو فرض یا واجب ہے کہ جس میں کوئی کمی بیشی کرنا گناہ یا حرام ہے۔ دلائل سے ثابت کریں لہذا تمہارا یہ سجدہ میں سورہ یسین پڑھنے کی مثال پیش کرنا نہایت ہی کم عقلی اور جہالت کی علامت ہے کیونکہ نماز پڑھنا فرض ہے اور میلاد النبی منانا فرض نہیں اور فرض

کو غیر فرض پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔

سوال ۴۳ یاد رہے کہ نیتِ خیر سے ثواب اس کام پر ملتا ہے جو بذات خود جائز بھی ہو یعنی جائز کام نیک نیتی سے کیا جائے تو ثواب ملتا ہے (معرکہ ص 492)

جواب تو کیا میلاد کے جواز پر ہماری مذکور شدہ چیزیں مثلاً تلاوت قرآن نعتِ رسول درود شریف وعظ و نصیحت اور دعائے خیر بذات خود جائز ہیں یا ناجائز جواب دیں اب رہا مسئلہ نیت خیر کا تو جناب اس کے متعلق گزارش ہے کہ نیت خیر کا اعتبار تو ہر عمل میں ضروری ہے صرف میلاد کیلئے ہی نہیں کیونکہ بری نیت یا دکھلاوے کی نیت سے تو نماز روزہ حج اور زکوۃ بھی قبول نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ اور ہاں اسکے متعلق مزید دیکھیں سخی شہید اور عالم کا واقع (مشکوۃ ج1 ص 64 کتاب العلم)

سوال ۴۴ اگر کوئی شخص ٹیلیفون یا موٹر گاڑی نیت خیر سے رکھتا ہے تو اسے یقیناً اسکا ثواب ملیگا۔ لیکن یہ چیزیں دین کا حصہ نہیں بن جائیں گی۔ (معرکہ ص 492)

جواب 1 جناب اگر موٹر گاڑیوں کو نیت خیر سے رکھنے پر ثواب ملتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ قران پاک کی تلاوت کرنے پر حضور کی نعت پڑھنے درود شریف پڑھنے وعظ و نصیحت کرنے اور دعائے خیر کرنے پر ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ ثواب کی بجائے نماز روزہ اور حج جیسے نیک اعمال بھی برباد ہو جاتے ہیں

جواب 2 اب رہا مسئلہ کہ یہ چیزیں دین نہیں بن جائیں گی۔ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ تم نے خود لکھا ہے کہ دین فقط کتاب و سنت کا نام ہے۔ (معرکہ ص 492) اللہ و رسول ﷺ نے جو کچھ فرما دیا ہے بس وہی دین ہے (معرکہ ص 499) تو اب بتائیں کہ کیا تلاوت قرآن حضور کی تعریف درود شریف حمد و ثناء وعظ و نصیحت اور دعائے خیر مانگنے کا حکم اور ثبوت کتاب و سنت اور اللہ تعالی اور اسکے رسول سے ثابت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو دلائل پیش کریں اور اگر ہیں تو پھر بقول

تمہارے اسے دین کہا جائے گا یا بدعت۔ جب کہ یہ تمام چیزیں قرآن واحادیث سے ثابت ہیں
سوال ۳۵ حضورؐ اور صحابہ کرام اور تابعین تبع تابعین اور آئمہ دین سے میلاد بیان کرنے کا ثبوت ہرگز نہیں ملتا۔

جواب جناب ان مذکورشدہ آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کو بیان کرنے والے کون ہیں کیا ان کو بیان کرنے کا ثبوت خود حضورؐ اور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور آئمہ دین سے ثابت نہیں ہے۔

سوال ۳۶ جی یہ تمہاری طرح محفلوں میں بیان کرنا ثابت نہیں

جواب جناب جس وقت حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام آئمہ دین ان مذکورشدہ آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کو بیان فرماتے تھے تو کیا اس وقت ان کے سامنے کچھ لوگ بھی ہوتے تھے یا نہیں یا صرف دیواریں پتھر اور درخت ہی ہوتے تھے۔ ہاں ہاں جناب لوگ ہوتے تھے اور لوگوں کو ہی یہ ذکر سناتے تھے اور اسے ہی ہم محفل میلاد کہتے ہیں تو جناب پھر سن لیں کہ اسی کو ہم محفل میلاد کہتے ہیں۔ اور اسی طرح ہماری محفلوں میں بھی لوگ ہی ہوتے ہیں جو ذکر حضور سنتے ہیں اور اسے ہی ہم محفل میلاد کہتے ہیں۔

سوال ۳۷ عید میلاد سمیت بریلویوں کا سارا مذہب ہی ہندوؤں سے ماخوذ ہے۔ (معرکہ ص 539)

جواب جناب میلاد النبی سمیت ہمارا سارا مذہب ہندوؤں سے ماخوذ نہیں بلکہ قرآن و احادیث یعنی اللہ اور اسکے رسولؐ سے ماخوذ ہے۔ مثلاً کلمہ نماز روزہ، حج زکوۃ قربانی درود شریف تلاوت قرآن دعائے خیر اور قرآن واحادیث میں مذکورشدہ باقی احکامات کہ جن پر ہم عمل کرتے ہیں۔ یہ سب کا سب ہندوؤں سے نہیں قرآن واحادیث یعنی اللہ تعالی اور اسکے رسول سے ماخوذ ہے۔ اس لیے اب جو شخص ان مذکورشدہ چیزوں کو قرآن واحادیث اور اللہ تعالی اور اسکے رسول کی

بجائے ہندوؤں سے منسوب کرتا ہے۔یا پھر بذاتِ خود اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو ہندو کہتا ہے۔تو وہ شخص مسلمان ہی نہیں ہے بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول ہندو نہیں ہے۔اور جو شخص انہیں ہندو کہے تو وہ خود مسلمان نہیں ہے۔

سوال ۳۸ محفل میلاد میں شرک ہوتا ہے(میلاد النبی ص 108)

جواب غلط ہے کیونکہ محفل میلاد میں تلاوتِ قرآن ،نعتِ رسول ،درود شریف حمد و ثناء وعظ و نصیحت اور دعائے خیر ہوتی ہے اور یہ سب کچھ قرآن و احادیث سے ہی ثابت ہے اور ان پر کفر و شرک کے فتوے لگانے والا خود ہی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال ۳۹ محفل میلاد منانا تو ایک طرف رہا پورے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی آپ کی تشریف آوری کا ذکر تک نہیں فرمایا۔

جواب۔ جناب قرآن میں ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔یعنی حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں بشارت سناتا ہوں اس رسول کی کہ جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں اور ان کا نام احمد ہے(28-9-6)

و کانوا من قبل یستفتحون الخ۔یعنی اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب وہ رسول جانے پہچانے ان کے پاس تشریف لائے تو وہ اس کے منکر ہو گئے۔ (1-11-89) کیوں جناب ان دونوں آیتوں میں کس کی تشریف آوری کا ذکر ہے حضور کی یا کسی اور کی جواب دیں۔اور اس کے متعلق مزید دیکھیئے اسی کتاب کا مضمون نمبر 5 (حضور کی دنیا میں تشریف آوری کا ثبوت قرآن و احادیث)

حضرات گرامی اس سوال میں آپ کی تشریف آوری کے ذکر کی نفی کی گئی ہے۔حالانکہ آپ کی تشریف آوری کا ذکر تو صاف اور ستھرے لفظوں میں قرآن و احادیث کے علاوہ پہلی کتابوں میں مثلاً تورات اور انجیل وغیرہ میں بھی موجود ہے اور خود حضورؐ اور صحابہ کرام سے بھی ثابت ہے۔مثلاً

دیکھیں۔

۱۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے ہاں خاتم النبین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ اور میں تم کو اپنے اُمر کی ابتدا بتلاتا ہوں کہ میں دعائے ابراہیم ہوں۔ بشارت عیسیٰ ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب میں پیدا ہوا تو انہوں نے ایک نور دیکھا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (مشکوۃ ج 3 ص 126 فضائل سید المرسلین) کیوں جناب اب بتائیں کہ اس حدیث میں حضور کی تشریف آوری یعنی ولادت باسعادت کا ذکر موجود ہے یا نہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس ولادت باسعادت کا ذکر خود حضور سے ہی ثابت ہے۔

۲۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب توراۃ شریف میں حضور کی ولادت شریف کا ذکر یوں فرمایا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور اسکے پسندیدہ بندے ہیں۔ نا سخت گو نہ درشت خو نہ بازاروں میں چلانے والے معاف کر دینے والے مولدہ بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ اور انکی ولادت شریف کی جگہ مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے۔ اور اسکی بادشاہی شام ہے (مشکوۃ ج 3 ص 128 فضائل سید المرسلین) کیوں جناب اس حدیث میں بھی حضور کی تشریف آوری یعنی ولادت باسعادت کا ذکر موجود ہے یا نہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث میں آپکی ولادت باسعادت کا ذکر اللہ تعالیٰ کی آسمانی کتاب توراۃ شریف سے بھی ثابت ہے۔

۳۔ ایک یہودی عالم کا بیان ہے کہ تورات میں حضور کی نعت یوں لکھی ہوئی ہے۔ محمد بن عبداللہ مولدہ بمکۃ یعنی محمد بن عبداللہ کی ولادت شریف کی جگہ مکہ میں ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے مشکوۃ ج 3 ص 144 فی اخلاقہ وشمائلہ)

کیوں جناب اس حدیث میں بھی حضور کی تشریف آوری یعنی ولادت باسعادت کا ذکر ہے یا نہیں تو اب اگر کسی اندھے کو آپ کی تشریف آوری یعنی ولادت باسعادت کا ذکر قرآن واحادیث سے نظر نہ آئے تو یہ اس کی اپنی نظر اور نیت کا قصور ہے۔

۴۔ جب حضورؐ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ذاک یوم ولدت فیہ آپ نے فرمایا کہ اس دن میری ولادت ہے تو جناب اس حدیث میں بھی حضورؐ کی تشریف آوری یعنی ولادت شریف کا ذکر موجود ہے۔

۵۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں ابن آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں اور ایک صدی کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی یہاں تک کہ میں اس صدری میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا (مشکوٰۃ فضائل سید المرسلین)۔

حضرات گرامی دیکھیں کہ ان احادیث مبارکہ میں حضورؐ کی ولادت شریف یعنی تشریف آوری کا ذکر صاف لفظوں میں موجود ہے ہاں اگر کسی اندھے کو نظر نہ آئے تو یہ اسکا اپنا قصور ہے

(خبردار) حضرات گرامی اگر حضورؐ کی ولادت شریف یعنی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر قرآن و احادیث سے ثابت نہ بھی ہوتا تو پھر بھی اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ آپ پیدا ہی نہیں ہوئے یا آپ دنیا میں تشریف ہی نہیں لائے۔ حالانکہ آپ کی ولادت شریف کا ذکر تو صاف لفظوں میں قرآن واحادیث سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ اور مطلق آپ کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر تو قرآن واحادیث میں جگہ بہ جگہ موجود ہے جیسا کہ ہم نے مختصر طور پر بیان کیا ہے؟

سوال ۴۰ جی یہ جو تم نے حضورؐ کی دنیا میں تشریف آوری کے متعلق مضمون نمبر 5 یعنی (حضورؐ کی دنیا میں تشریف آوری کا ثبوت قرآن واحادیث سے) میں قرآن مجید سے آیات مبارکہ پیش کی ہیں۔ ان سے مراد بعثت ہے نہ کہ ولادت کیونکہ ان آیات مبارکہ میں آپ کی رسالت کا ذکر ہے اور آپ کو رسالت تو چالیس (40) سال بعد عطا ہوئی ہے اور جب رسالت عطا ہوئی تو تب آپ رسول بنے پہلے نہیں تھے۔

جواب حضرات گرامی اس کے متعلق ذرا ہوش سے پڑھیے اور انصاف سے فیصلہ کیجئے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالی کے رسول ﷺ آپ کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ آدم اس وقت روح اور بدن کے درمیان تھے۔ (مشکوۃ ج3 ص 125 فضائل سید المرسلین)

۲۔ حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی اللہ کے ہاں خاتم النبین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ (مشکوۃ ج3 ص125 فضائل سید المرسلین)

۳۔ اور ایک جگہ یوں ہے کنت نبیاو آدم بین الروح والجسد۔ یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا کہ جس وقت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (مرآت ج8 ص20)

۴۔ حضرت موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضورؐ ابو طالب کے ساتھ شام کی طرف تشریف فرما ہوئے تو جب راہب کے پاس اترے تو راہب ان میں سے کسی کو تلاش کرتا تھا۔ یہاںتک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپکا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہنے لگا کہ ھذا سید العلمین ھذا رسول رب العلمین یعنی یہ تمام جہانوں کا سردار ہے اور یہ اللہ تعالی کا رسول ہے تو لوگوں نے پوچھا کہ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا تو راہب نے کہا کہ جب تم دونوں پہاڑوں کے درمیان سے گزرے تو درختوں اور پتھروں نے سجدہ کیا اور اللہ تعالی کے نبی کے سوا کسی کو درخت اور پتھر سجدہ نہیں کرتے۔ اور میں اس کو نبوت کی مہر کی وجہ سے بھی جانتا ہوں۔ (مشکوۃ ج3 ص189 باب المجزات) حضرات گرامی یہاں چند چیزیں قابل غور ہیں۔

(ا) حضرت کعب سے روایت ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے۔ محمد رسول اللہ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (مشکوۃ ج3 ص128 فضائل سید المرسلین) تو ثابت ہوا کہ بعثت سے قبل آپ کی رسالت کی گواہی تورات سے بھی ثابت ہے۔ تو جناب ہم پوچھتے ہیں کہ تورات شریف بعثت سے قبل کی کتاب ہے یا بعد کی جب کہ اس میں بھی لکھا ہے محمد رسول اللہ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں تو جناب

یہاں بھی رسول ہیں لکھا ہے رسول ہو نگے نہیں لکھا۔

(ب) راہب نے بھی بعثت سے قبل ہی حضور کا ہاتھ پکڑ کر علی الاعلان کہا ھذا رسول رب العلمین یعنی لوگو یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو یہاں بھی بعثت سے قبل ہی آپ کی رسالت ثابت ہے۔

ج پھر راہب نے کہا لَمْ یبق شجر و لا حجر الا خر ساجدا و لا یسجد ان الا لنبی۔ یعنی جب تم دونوں پہاڑوں کے درمیان سے گزرے تو تمام درختوں اور پتھروں نے سجدہ کیا اور درخت اور پتھر کسی کو سجدہ نہیں کرتے الا لنبی مگر نبی کو سجدہ کرتے ہیں یعنی مخلوق میں سے درخت اور پتھر سوائے نبی کے کسی اور کو سجدہ کرتے ہی نہیں ہیں۔ تو جناب یہ بھی واقعہ بعثت سے قبل کا ہے نہ کہ بعد کا تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آپ بعثت سے قبل ہی نبی تھے تب ہی تو ان درختوں اور پتھروں نے آپ کو سجدہ کیا تھا۔ ورنہ ہرگز نہ کرتے۔

(د) پھر راہب نے کہا کہ میں آپکو نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں۔ وانی اعرفہٗ بخاتم النبوۃ۔ اور یہ نبوت کی مہر بھی آپ کے لیے بوقت ولادت سے ہی ثابت ہے نہ کہ بعثت کے بعد یعنی بوقت ولادت ہی آپ کو مہر نبوت لگادی گئی تھی۔ چالیس سال بعد نہیں۔

۵۔ حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا انی لاعرف حجر بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لا عرفہ الا ن۔ یعنی میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں جو کہ بعثت سے پہلے ہی مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (مشکوۃ ج 3 ص 152 علامات النبوۃ شرح صحیح مسلم ج6 ص670)

۶۔ جس وقت حضور حضرت خدیجہ کا مال تجارت لے کر شام کو گئے تو شہر بصرہ کے بازار میں نسطوراء راہب کی خانقاہ کے قریب ایک درخت تھا۔ حضورؐ اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ کہ جسکی لکڑی بوسیدہ ہو چکی تھی۔ اور پتے جھڑ چکے تھے۔ تو حضورؐ اس کے نیچے تشریف فرما ہو گئے تو وہ درخت سرسبز اور میوہ دار ہو گیا تو نسطوراء راہب نے حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ سے پوچھا کہ یہ

کون ہیں۔ جو اس درخت کے نیچے بیٹھے ہیں۔ تو میسرہ نے کہا کہ یہ مکہ کے رہنے والے ہیں۔ اور خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ ہیں۔ اور ان کا نام محمد ﷺ ہے اور لقب امین ہے۔ تو نسطوراء نے کہا کہ سوائے نبی کے اس درخت کے نیچے کوئی شخص نہیں اترا۔ اور یہی آخر الانبیاء ہیں۔ یعنی یہی آخر الزماں نبی ہیں۔ کیونکہ آخر الزمان نبی کی جو نشانیاں ہیں میں نے تورات و انجیل میں پڑھی ہیں۔ وہ تمام ان میں موجود ہیں۔ کاش کہ جس وقت یہ اپنی نبوت کا اعلان فرمائیں تو میں زندہ رہتا۔ تاکہ میں ان کی مدد کرتا اور واپسی پر حضرت خدیجہ نے دیکھا کہ آپ کے سر پر دو فرشتے دھوپ سے سایہ کیے ہوئے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج 2 ص 45) سیرت مصطفےٰ ص 77 سیرت رسول عربی ص 41 نزھت المجالس ج 2 ص 472) جناب یہاں راہب نے یہ نہیں کہا کہ جب آپ نبی بنیں گے۔ بلکہ کہا کہ جب نبوت کا اعلان فرمائیں گے تو جناب نبی بننا علیحدہ بات ہے اور نبوت کا اعلان فرمانا علیحدہ بات ہے تو جناب آپ کی نبوت تو پیدائش آدم سے بھی قبل سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے ثابت کیا ہے اس لیے بعثت کے وقت تو آپ نے اس کا اعلان فرمایا تھا اور بعثت سے قبل ہی اس راہب کا بھی یقین تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اسی لیے تو اس نے کہا کہ جب آپ اعلان نبوت فرمائیں گے اور اسکے علاوہ بھی دوسرے راہب اور یہودی بعثت سے قبل ہی آپ کو خاتم النبیین مان رہے ہیں۔ اٹھا کر دیکھیں سیرت کی کتابیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ آپ کب نبی بنائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ جب آدم روح و جسم کی درمیانی حالت میں تھے۔

حضور فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بھی نبی تھا کہ جب آدم مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔ حضور سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس وقت نبی مقرر کیا گیا تو فرمایا اس وقت کہ جب آدم پیدائش اور نفخ روح کے درمیانی مرحلے میں تھے۔

حضرت عمر نے آپ سے دریافت فرمایا کہ آپ کس وقت نبی بنائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ

جب آدم مٹی میں گھوڑے ہوئے تھے۔

ابن سعد ابن ابی الجدعا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضورؐ سے پوچھا کہ آپ کب نبی بنائے گئے تو آپ نے فرمایا اس وقت کہ جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابن سعد مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ کب نبی بنائے گئے۔ تو فرمایا آدم جسم وروح کی درمیانی حالت میں تھے۔

ابن سعد نے عامر سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ آپ کو کس وقت نبوت دی گئی۔ فرمایا کہ جب آدم روح و جسد کے درمیان تھے۔ ان مذکورشدہ حوالوں کیلئے دیکھیں۔ (خصائص الکبری ج 1 ص 20)

جدوں رب نبی دانور جدا کیتا .... اجے پیدا کوئی شے ہوئی وی نہیں

ساڈا نبی تے اودوں دی نبی سی .... مٹی بابا جی دی فرشتیاں اجے گوئی وی نہیں

(۷) تفسیر عزیزی اور تفسیر خزائن العرفان اور تفسیر روح البیان نے طبرانی حاکم ابو نعیم اور بیہقی کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ فاروق اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب حضرت آدم نے پیدائش کے وقت عرش کی طرف دیکھا تو ساق عرش پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

(تفسیر نعیمی ج 1 ص 296۔ تذکرۃ الانبیاء ص 81۔ شان حبیب الرحمٰن ص 36)

تو حضرات گرامی دیکھیں کہ یہ عجیب اُلٹی منطق ہے کہ جب حضور کی نبوت پیدائش آدم سے بھی پہلے احادیث مبارکہ سے ثابت ہو چکی ہے۔ اور حضرت آدم سے پہلے ہی آپ کا خاتم النبین ہونا بھی ثابت ہو چکا ہے۔ اور تورات اور انجیل سے بھی بعثت سے قبل ہی آپ کی رسالت ثابت ہو چکی اور درختوں اور پتھروں کا سوائے نبی کے کسی اور کو سجدہ نہ کرنا اور حضور کو بعثت سے قبل ہی درختوں اور پتھروں کا سجدہ کرنا اور آپ کو سلام پہنچانا بھی ثابت ہو چکا اور آپکو نبوت کی مہر لگنا بھی

ولادت شریف کے وقت سے ہی ثابت ہو چکا اور راہبوں کا بعثت سے قبل ہی آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول ماننا ثابت ہو چکا اور بعثت سے قبل ہی آپ اس درخت کے نیچے تشریف فرما ہو چکے کہ جس کے نیچے صرف وہ شخص بیٹھتا ہے کہ جو نبی ہو اور جو نبی نہیں ہے۔ وہ اس درخت کے نیچے نہیں بیٹھتا۔ تو جناب اب اتنی روشن باتوں کے باوجود یہ کہنا کہ آپ کو نبوت چالیس 40 سال کے بعد ملی یہ ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ اور اسکے متعلق حضرت علامہ اُستاذ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کا تحقیقاً آدم سے پہلے نبی ہونا بھی ثابت ہے۔ اور اس کے علاوہ خاتم النبیین کے منصب پر فائز ہونا بھی ثابت ہے اور حقیقتِ محمدیہ کے اعتبار سے موجود ہونا بھی ثابت ہے۔ (تذکرۃ الانبیاء ص 785)

لہذا ثابت ہوا کہ ان آیات مبارکہ سے آپ کی اس دنیا میں تشریف آوری ہی مراد ہے۔ کیونکہ آپ ولادت شریف کے وقت بھی نبی تھے جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے۔

سوال ۳ جی ان احادیث مبارکہ سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھے حقیقتاً نہیں۔

جواب اس کے متعلق حضرت علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اگر اس سے یہ مفہوم مراد لیا جائے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے علم میں آئندہ نبی بننے والے تھے تو پھر اس میں آپ کی خصوصیت کیا ہے کیونکہ ایسے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تمام انبیاء کرام ہی آئندہ نبی بننے والے تھے لہذا ثابت ہوا کہ آپ تمام انبیاء کرام سے پہلے یعنی اس وقت بھی نبی تھے۔ جبکہ آدم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اسی لیے آدم نے پیدا ہوتے ہی عرش پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا دیکھا۔ اور اللہ نے حقیقتِ محمدیہ کو حضرت آدم کی تخلیق سے پہلے ہی پیدا فرما کر آپ کو وصفِ نبوت سے سرفراز فرما دیا تھا اور آپ کو کتاب و نبوت اور حکم عطا ہونے کا تعلق تخلیق آدم سے بھی مقدم ہے یعنی حضور کو کمال نبوت اور کمال انسانیت کا مقام تخلیق آدم سے پہلے ہی عطا ہو گیا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ج 1 ص 22-21)

۲۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب بعثت کے متعلق یوں لکھتے ہیں۔ کہ یہ تاخیر مرتبہ ظہور میں ہے۔ مرتبہ نبوت میں نہیں۔ جیسے کہ کسی کو تحصیل داری کا عہدہ مل جائے تو تنخواہ آج ہی سے ملنے لگے مگر ظہور ہوگا کسی تحصیل میں بھیجنے کے بعد یعنی جس طرح اس تحصیلدار کے منصب کا علم لوگوں کو اس وقت ہوگا کہ جب وہ تحصیل میں جا کر چارج سنبھالے گا۔ حالانکہ سرکار کے نزدیک وہ اس وقت سے تحصیلدار ہے کہ جب سے اسے نامزد کیا گیا ہے تو اسی طرح حضور بھی اللہ تعالی کے نزدیک خاتم النبین کے مرتبہ پر اس وقت سے فائز ہو چکے تھے کہ ابھی آدم آب و گل میں تھے۔ اور لوگوں کو اس وقت علم ہوا کہ جب آپ کا ظہور ہوا۔ (تذکرۃ الانبیاء ص 786) یا جیسے حضورؐ نے عشرہ مبشرہ کے متعلق فرمایا کہ یہ جنتی ہیں تو اب ان کا شمار تو جنتیوں میں ہو گیا لیکن اس کا اظہار اس وقت ہوگا کہ جب یہ جنت میں داخل ہونگے۔ یا جیسے کوئی شخص ٹیچر بننے کا کورس کرتا ہے اور کامیاب ہو جائے اور حکومت کے کاغذوں میں بھی اسے ٹیچر مقرر کر دیا جائے لیکن اس کا اظہار اس وقت ہوگا کہ جب اسے کسی اسکول یا کالج وغیرہ میں بھیجا جائے گا)

یا یوں سمجھئے کہ جیسے ایک شخص کسی کو وکیل بناتا ہے اور کسی وجہ سے مقدمہ لڑنے میں تاخیر ہو گئی تو اس تاخیر سے اس کی وکالت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس لیے صحابہ کرام کا حضورؐ سے عرض کرنا کہ آپ کے لیے نبوت کس وقت سے ثابت ہے۔ تو حضور کا یہ فرمانا کہ میں اس وقت سے نبی ہوں کہ آدم کی روح ابھی ان کے جسم میں نہیں پھونکی گئی تھی۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں چالیس سال بعد نبی بنا ہوں بلکہ فرمایا کہ ابھی آدم کے تن بدن میں جان بھی نہیں آئی تھی (تذکرۃ الانبیاء ص 787)

لہذا ثابت ہوا کہ حضور آدم کی تخلیق وایجاد سے پہلے ہی نبوت و رسالت اور خاتم النبین کے منصب پر فائز ہو چکے تھے۔ (تذکرۃ الانبیاء ص 788)

سوال ۴۲ یہ جلوس نکالنا یورپ کی تقلید ہے (جشن عید میلاد النبی ص 48)

ایک فرقے نے عقیدت ومحبت کے عنوان سے جو دھما چوکڑی مچا رکھی ہے یوم میلاد پر جلوس نکالا جاتا ہے۔ جس میں دنیا بھر کی خرافات روا مچا رکھی ہے (میلاد النبی 137)

میلاد النبی کے ان جلسے اور جلوسوں کا کوئی ثبوت نہیں۔ خیر القرون میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صحابہ کرام نے ایسا نہیں کیا۔ لہذا یہ جلسے جلوس اور کانفرنسیں بدعت اور ناجائز ہیں۔

جواب۔ ا۔ اہلحدیث نے بم دھماکہ سے اپنے فوت شدہ مولویوں کی یاد میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ یعنی دونوں عیدوں کے موقع پر اہلحدیث یوتھ فورس گوجرانوالہ کے زیر اہتمام جلوس نکالا جمعیت اہلحدیث کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر نے گوجرانوالہ کی ایک پریس کانفرنس میں بم دھماکہ کے متعلق کہا کہ ہم نے اپنی تحریک کے تحت جلسے کیے جلوس نکالے پھر بھی حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا تو ہم نے احتجاج کا طریقہ بدل کر اسے علامتی بھوک ہڑتال کی طرف موڑ دیا (روزنامہ جنگ لاہور 21 جولائی 1987ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 33 از مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب)

تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران شہر گوجرانوالہ میں خواتین کے جلوس مدارس اہلحدیث کی طرف سے نکلے 30 مارچ 1977ء کے روز مفتی محمود کی زیر صدارت قومی اتحاد کا فیصلہ تھا کہ آج خواتین کا جلوس نکالا جائے۔ تو سوا تین بجے جلوس نکالا گیا۔ اور جلوس میں سب سے آگے بیگم ابوالاعلیٰ مودودی تھیں۔ (ہفت روزہ ایشیا لاہور 3 اپریل 1977ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 29 از مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب)

8 اگست 1986ء بروز جمعہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مولوی معین الدین لکھوی اور جمعیت کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق ایک روزہ دورہ پر گوجرانوالہ پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور پھر ان کو جلوس کی شکل میں جامع مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن لایا گیا اور راستہ میں شیرانوالہ باغ کے قریب ان کو اکیس 21 گولوں کی سلامی دی گئی اور شرکاء جلاس نے پاکستان کے قومی پرچم اور

جمعیت اہلحدیث کے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے اور پھر نماز جمعہ کے بعد جمعیت شبان اہلحدیث نے مسجد مکرم سے شریعت بل کی حمایت میں ایک جلوس نکالا (روزنامہ نوائے وقت جنگ مشرق لاہور 9-10 اگست 1986۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 26)

قائد اہلحدیث احسان الٰہی ظہیر کی قیادت میں جمعیت اہلحدیث نے 18 اپریل 1986ء بروز جمعۃ المبارک موچی دروازہ لاہور میں کثیر اخراجات کے ساتھ جلسہ عام کا انعقاد کیا جس میں مختلف علاقوں اور شہروں سے لوگ جلوسوں کی صورت میں جھنڈوں کے ساتھ موچی دروازہ لاہور پہنچے۔ (جنگ لاہور 15 اپریل 1986ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 25)

کامونکی میں ہر سال جماعت اہلسنت 12 ربیع الاول کو جلسہ اور جلوس کا اہتمام کرتے ہیں تو انکو دیکھ کر علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی نے ہر سال 13 ربیع الاول کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ غلہ منڈی میں سیرت النبی کانفرنس منانا شروع کردی (دعوت انصاف ص 20-36)

14 اگست 1988ء بروز جمعہ کامونکی منڈی میں یوم احتجاج منایا گیا اور بعد نماز جمعہ اہلحدیث کی مساجد سے لوگ جلوسوں کی شکل میں مرکزی جامع مسجد اہلحدیث پہنچے اور یہاں سے ایک بہت بڑا جلوس مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کی قبر پر گیا اور فاتحہ خوانی کی (روزنامہ جنگ لاہور 12 اگست ۔نوائے وقت 13 اگست 1988ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 44)

اہلحدیث ہر جمعہ کو حبیب الرحمٰن یزدانی کی قبر پر جلوس بنا کر جاتے تھے (دعوت انصاف 31)

ایک روز اعلان کیا گیا کہ 14 اگست کو جامع مسجد محمدیہ چوک اہلحدیث سے نماز جمعہ کے بعد احتجاجی جلوس نکالا جائے گا (نوائے وقت 10 اگست 1987ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 36)

مختلف مقامات پر شہدائے اہلحدیث کانفرنس اور احسان کانفرنس کے علاوہ بم دھماکہ کی جگہ شہدائے اہلحدیث کانفرنس منعقد کی گئی۔ (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 43)

اور 23 مارچ کو مرنے والوں کی یاد میں خاص اہتمام سے کانفرنس کی گئی (پولیس رپورٹ۔ جشن

میلاد النبی ناجائز کیوں ص 44)
مولوی حبیب الرحمن یزدانی کی یاد میں والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا اور افتتاح میاں خلیل الرحمن ایڈووکیٹ نے کیا۔ (جنگ لاہور 9 اگست 1987ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 37)

23 مارچ 1987ء کو بم دھماکہ میں مرنے والے احسان الٰہی ظہیر اور حبیب الرحمن یزدانی وغیرہ کی یاد میں شہدائے اہلحدیث کانفرنس کے وقت قلعہ لچھمن سنگھ سے لیکر چوک آزادی تک جلوس بھی نکالا گیا۔ (پریس نوٹ۔ 18 مارچ 1989ء۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 46)

23 مارچ 1999ء میں سعودی عرب کے قیام کی 100 سالہ سالگرہ پر صد سالہ جشن بادشاہت منایا گیا (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 47)

17 اگست 1998ء کو صدر ضیاء الحق کی قبر پر ان کی برسی منائی گئی۔ (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 47)

الاعتصام نے لکھا ہے کہ علماء اہلحدیث کی تقاریر کی باتصویر کیسٹیں دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہیں۔ جنکا کوئی جواز نہیں ہے۔ (الاعتصام 15 نومبر 1985۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 32)

۲۔ (صد سالہ جشن دیوبند)

23 مارچ 1980 کو دارالعلوم دیوبند میں صد سالہ جشن منایا گیا تو اندرا گاندھی کی کانگرس کافر حکومت نے اسے کامیاب بنانے کیلئے ریڈیو، ٹی وی، اخبارات ریلوے ڈاک پولیس اور پولیس کے حفاظتی عملہ نے تمام ذرائع کے ساتھ ہر ممکن بھرپور تعاون کیا اور بھارتی محکمہ ڈاک و تار نے اس موقع پر 30 پیسے کا ایک ٹکٹ جاری کیا۔ جس پر مدرسہ دیوبند کی تصویر شائع کی گئی اور پھر خود اندرا دیوی نے اس جشن دیوبند کی تقریبات کا افتتاح کیا اور پھر اس جشن دیوبند کے اسٹیج

سے پنڈت نہرو کی رہنمائی وتحدہ قومیت کے سلسلہ میں بھی دیوبند کے کردار کو نہایت اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا اور اس جشن دیوبند میں اندرا گاندھی کے علاوہ مسٹر راج نرائن جگ جیون رام ،مسٹر بھوگنا نے بھی شرکت کی اور اس جشن کو کامیاب کرنے کے لیے اندرا گاندھی اور سنجے گاندھی کے علاوہ اندرا حکومت کے بڑے بڑے سرکاری حکام نے بھی اپنے سکون اور آرام کو قربان کر کے دل کھول کر اس کام میں دن رات ایک کر دیا۔اور اندرا گاندھی کے بیٹے سنجے گاندھی نے کھانے کا وسیع انتظام کر رکھا تھا جس میں تقریباً پچاس (50) ہزار افراد کو تین دن تک کھانا کھلایا گیا۔اور اس کے علاوہ کئی دیوبندی علماء کو کئی ہندو اصرار کر کے اپنے گھر لے گئے اور انہیں چار دن تک رکھا۔(جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 12)

اور اس جشن دیوبند کی تقریبات پر بھارتی کافر حکومت نے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا اور دارالعلوم نے اس مقصد کے لیے ساٹھ لاکھ روپے اکٹھے کیے (روزنامہ امروز لاہور 27 مارچ 1980ء ۔جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 15)

اور قصبہ دیوبند کی نوک پلک درست کرنے کے لیے حکومت نے 30 لاکھ روپیہ کی گرانٹ الگ مہیا کی۔(جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 15) اور اس جشنِ دیوبند کے انتظامات پر تقریباً 75 لاکھ سے زائد رقم خرچ کی گئی پنڈال پر چار لاکھ۔کیمپوں پر ساڑھے چار لاکھ، بجلی کے انتظام پر 3 لاکھ سے بھی زیادہ رقم خرچ ہوئی۔(جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 15)

تلاوت قرآن وترانہ کے بعد جب اندرا گاندھی اس افتتاحی اجلاس میں پہنچیں تو اسٹیج پر موجود تمام عرب وفود دو رویہ کھڑے ہو گئے۔اور وہ آ کر مہمان خصوصی کی کرسی پر بیٹھ گئی۔جو صاحب صدر اور قاری محمد طیب کی کرسیوں کے درمیان بچھائی گئی تھی۔اور دیگر بڑے بڑے علماء بغیر کرسی کے نیچے بٹھائے گئے (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 18)

اس جشن دیوبند کے انتظامات پر اس کافر حکومت نے ایک کروڑ سے بھی زائد رقم لگائی اور گیسٹ

ں بھی بنوایا (جشن میلادالنبی ناجائز کیوں ص 18)

رنامہ جنگ کراچی 3 اپریل کی ایک تصویر میں مولویوں کے جھرمٹ میں ایک ننگے سر اور ننگے
ا اور برہنہ بازو عورت کو تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا اور تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا کہ مسز گاندھی
رالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر تقریر کر رہی ہیں ۔ (روزنامہ جنگ
راچی 3 اپریل۔ جشن میلادالنبی ناجائز کیوں ص 13)

ک دفعہ دیوبندی حضرات نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ یوم صدیق اکبر منایا اور عین یوم وصال
22 جمادی الاخری کو کئی مقامات پر جلوس نکالے بلکہ سرکاری طور پر یوم صدیق اکبر اور ایام خلفائے
راشدین منانے پر چھٹی کا مطالبہ بھی کیا گیا اور اس کے علاوہ ایک دیوبندی انجمن سیالکوٹ کی
طرف سے 22 رجب کو یوم امیر معاویہ بھی سرکاری طور پر منانے اور چھٹی کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
اور اس کے علاوہ رحیم یار خاں اور صادق آباد میں بھی دیوبندی انجمن سپاہ صحابہ نے یوم صدیق
اکبر پر بڑے اہتمام کے ساتھ جلوس نکالا (جشن میلادالنبی ناجائز کیوں ص 23) اور اس کے
علاوہ یکم محرم 1412ھ کو دیوبندی انجمن سپاہ صحابہ نے ملک بھر میں یوم فاروق اعظم منایا اور جلوس
بھی نکالا (جشن میلادالنبی ناجائز کیوں ص 24)

لشکر جیشِ محمد کے سربراہ مسعود اظہر جو کہ ہندوستان میں گرفتار تھے جب پاکستان آئے تو بہت بڑا
جلوس کاروں، بسوں پر جھنڈوں سمیت گوجرانوالہ پہنچا۔

(خلاصہ) حضرات گرامی دیکھا آپ نے کہ یہ حضورؐ کے جلوس کو بدعت اور حرام کہنے والے اور
حضور کے ذکر کی محفلوں کو کفر شرک، منع حرام اور ناجائز کہنے والے اپنے گھر کے مولویوں لیڈروں
دارالعلوموں اور اپنے مذہبی پروگراموں کیلئے سب کچھ کر سکتے ہیں اور جلسے بھی کرا سکتے ہیں۔ اور
انکو 21 گولوں کی سلامی بھی دے سکتے ہیں۔ اور اپنے فوت شدہ مولویوں کیلئے پریس کانفرنسوں
کے ماتحت جلوس بھی نکال سکتے ہیں اور جلسے بھی کرا سکتے ہیں۔ اور بھوک ہڑتال بھی کرا سکتے ہیں۔

جو کہ ہندوؤں کی رسم ہے۔ بلکہ مرد تو مردان کی عورتیں بھی جلسے کرا سکتی ہیں اور جلوس بھی نکال سکتی ہیں۔ اور یہ اپنے فوت شدہ مولویوں کی قبروں پر بھی جلوس بنا کر فاتحہ کیلئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کی یاد میں خاص اہتمام کے ساتھ کانفرنسیں بھی کرا سکتے ہیں۔ اور والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ بھی کرا سکتے ہیں اور شہدائے اہلحدیث کانفرنسیں اور احتجاجی مظاہرے بھی کرا سکتے ہیں۔ اور اپنے دارالعلوموں کے جشنوں کا افتتاح مشرک، کافر، بے پردہ، غیر محرم، دشمن اسلام ہندوؤں کی عورتوں اور ہندو لیڈروں سے کرا سکتے ہیں اور اپنے جلسوں کے اسٹیجوں پر ہندو شہزادی اندرا گاندھی کو اپنے مولویوں کے جھرمٹ کے بیچ میں بٹھا سکتے ہیں۔ تا کہ اس ہندو شہزادی کا دیدار اچھی طرح آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہو سکے۔ کہ جس کے متعلق انہیں کا ایک مولوی کہتا ہے کہ اس شرمناک حرکت کی ذمہ داری دارالعلوم دیوبند کے مہتمم پر ہے کہ جنہوں نے دارالعلوم کی صد سالہ روشن تاریخ کے چہرے پر کلنک کا ٹیکہ لگا دیا ہے۔ (روزنامہ امن کراچی 24 مارچ 1980۔ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 16)

اور اپنے جلسے کو کامیاب کرنے کیلئے ان سے کروڑوں روپوں کی مدد بھی لے سکتے ہیں اور صد سالہ جشن بادشاہت احتجاجی جلسے سیرت کی کانفرنسیں، اجلاس اور تبلیغی اجتماعات کرا سکتے ہیں اور گلے پھاڑ پھاڑ کر ان کے نعرے بھی لگا سکتے ہیں۔ اور یوم صدیق اکبر اور یوم فاروق اعظم پر جلسے بھی کرا سکتے ہیں۔ اور جلوس بھی نکال سکتے ہیں۔ اور علامہ ظہیر کی برسی پر ملک بھر میں احتجاجی جلسے اور اجتماعات بھی کرا سکتے ہیں۔ (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 43)

تو کیا وجہ ہے کہ اگر ہم حضورؐ کے نام پر جلسہ اور جلوس کا اہتمام کریں تو حرام اور اگر یہ اپنے مولویوں اور لیڈروں کیلئے جلسے اور جلوس کا اہتمام کریں تو جائز ہو جائے۔

(تم جو بھی کرو بدعت وایجاد روا ہے   اور ہم جو کریں محفل میلاد تو برا ہے)

یعنی مخالفین کو اپنے ان جلسے جلوسوں صد سالہ جشنوں اور شہدائے اہلحدیث کانفرسوں کے لیے اور

جو کچھ ہم نے بدعت کے بیان میں لکھا ہے ان سب کے لیے نہ بدعت کا خطرہ نہ قرآن واحادیث سے ثبوت کی ضرورت اور نہ حضور نہ صحابہ نہ تابعین نہ تبع تابعین کا طریقہ دیکھنے کی ضرورت لیکن جب حضورؐ کے نام کے جلسے اور جلوس کی باری آئے تو فوراً قرآن واحادیث حضورؐ اور خلفائے راشدین اور قرونِ ثلاثہ کا طریقہ یاد آ جائے اور کفر وشرک اور بدعت کے فتوے لگنے شروع ہو جائیں۔ اور بدیں الفاظ زہر اگلنے لگیں کہ محفل میلاد بدعت ہے اسراف ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں دن مقرر کرنا سالانہ یادگار منانا ناجائز ہے۔ صحابہ نے ایسا نہیں کیا قرونِ ثلاثہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ

(غیر کی آنکھ کا تنکا تو تجھے نظر آیا　　　اپنی آنکھ کا نہ دیکھا مگر شہتیر بھی)

حضرات گرامی دیکھیں کہ ان کے نزدیک جو چیز اللہ تعالی کے محبوب کے لیے بدعت حرام اور منع ہے وہ خاص اپنے گھر کے مولویوں، لیڈروں اور دارالعلوموں کیلئے فوراً جائز اور کار ثواب بن گئی یہ ہے ان کی اپنے گھر کے مولویوں اور لیڈروں سے محبت اور یہ ہے حضورؐ سے محبت حالانکہ جھنڈے اور جلوس خود حضورؐ سے ثابت ہیں کہ جب حضور مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو حضورؐ اور آپ کے باقی ساتھیوں کے علاوہ جب بریدہ اسلمی ستر (70) سوار لے کر حصول انعام کی خاطر حضور کو گرفتار کرنے آیا تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور پھر عرض کیا کہ حضورؐ مدینہ میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے اور پھر اپنا عمامہ اُتار کر نیزہ پر باندھ کر آگے آگے روانہ ہو گیا اور یہ بہت بڑا جلوس جھنڈے سمیت مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ (سیرت رسول عربی ص 78) اور حضور کی ولادت پر تین جھنڈے لگائے گئے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر (مولد العروس ص 71 خصائص الکبری ج 1 ص 120 مدارج النبوت عجائبات ولادت با سعادت ص 15)

بیٹے کی پیدائش پر خوشی کرنا اور مٹھائی بانٹنا

بم دھماکہ میں یزدانی کی موت کے بعد اس کے گھر بیٹا پیدا ہوا تو اہلحدیث میں بے حد خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی یہاں تک کہ اس خوشی میں جامعہ محمدیہ اہلحدیث گوجرانوالہ میں اور اہلحدیث یوتھ فورس گوندلانوالہ گوجرانوالہ نے اور اہلحدیث یوتھ فورس سیالکوٹ نے جامع مسجد اہلحدیث شہاب پورہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں کئی من مٹھائی تقسیم کی۔ (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 37) اور پھر اس بچہ کی پیدائش پر اس کی ولادت و میلاد کے عنوان سے اس کی اس طرح ثناء خوانی کی گئی۔

سُنی ہے خبر میلاد ابن یزادنی — تڑپا گئی پھر دل کو یاد ابن یزدانی

خوشی ہوئی ہے ہر فرد جماعت کو — ہو تجھ سے یہ چمن آباد ابن یزدانی

آقائے دوجہاں کی ولادت پاک — آ گئی ہے تجھ سے یاد ابن یزدانی

تجھ سے کئی اُمیدیں وابستہ ہیں ہم کو — ہو تجھ سے ہمارا دلشاد ابن یزدانی

حضرات گرامی دیکھا آپ نے کہ اپنے مولوی کے بیٹے کی پیدائش پر اتنی خوشی کہ اس کی پیدائش پر اس کی ثناء خوانی بھی کریں اور کئی من مٹھائی بھی تقسیم کریں کہ جس کے متعلق مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی یوں فرماتے ہیں۔

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں — مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں

مبارک کی ہر سو سے آئیں ندائیں — لیکن محمد ﷺ کا جب یوم میلاد آئے

تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئیں

(جشن میلاد النبی ناجائز کیوں ص 41

اور اس کے علاوہ اپنے بیٹے کے حافظ قرآن ہونے پر خوشیاں منائیں دیگیں پکائیں اور محفلیں کرائیں اور دعوت نامے تقسیم کریں۔ (دعوت انصاف ص 13)

سوال ۴۳ مولوی رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا کہ بچوں کی سالگرہ اور اس کی خوشی میں کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب سالگرہ یادداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں اور سال بعد کھانا لوجہ اللہ کھلانا بھی درست ہے۔

سوال ۴۴ لیکن جب مجلس میلاد النبی کے جواز کے متعلق سوال ہوا تو جواب دیا۔

جواب انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج7 ص 412)

سوال ۴۵ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کا محفل میلاد کی طرف کوئی اشارہ بھی نہیں ہے اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ اگر تمہارے پاس اللہ کا کوئی رسول آئے تو تم نے اس کی تصدیق و تائید کرنی ہے اور ظاہر ہے کہ اس مضمون کو اس جشن میلاد سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ (جشن میلاد ص 49)

جواب۔ اس کے متعلق حدیث میں ہے کہ رسالت و نبوت کے متعلق انبیاء سے ایک الگ عہد لیا گیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے واذ اخذنا من النبیین میثاقہم الی قولہ عیسی ابن مریم کان فی تلک الارواح۔ یعنی جب ہم نے انبیاء سے وعدہ لیا اللہ تعالیٰ کے فرمان عیسیٰ بن مریم تک تو حضرت عیسیٰ بھی ان روحوں میں شامل تھے (مشکوۃ ج 1 ص 43 باب تقدیر)

یعنی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الخ کا بیان حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسی علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام سے ہے اس میں رسول اکرم ﷺ داخل نہیں ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج6 ص 681۔ مرآت ج1 ص 124۔ تفسیر ابن کثیر پ3 ج 17 آ 85)

۳۔ اور اسی کے متعلق حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ہر نبی سے یہ عہد لیا کہ اگر اس کی زندگی میں حضور تشریف فرما ہوں تو وہ آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی مدد کرے اور اپنی اُمت کو بھی یہی تلقین کرے ایک دفعہ حضرت عمر نے ایک یہودی سے توراۃ کی جامع باتیں لکھنے کو کہا تو جب حضورؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم اگر حضرت موسیٰ تم میں آ جائیں اور تم ان کی تابعداری میں لگ جاؤ اور مجھے چھوڑ دو تو تم سب گمراہ ہو جاؤ پھر فرمایا خدا کی قسم اگر موسیٰ بھی تم میں زندہ اور موجود ہوتے تو انہیں بھی بجز میری تابعداری کے اور کچھ حلال نہ تھا اور بعض حدیثوں میں ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارا نہ تھا لہذا اس سے بھی ثابت ہوا کہ آپ جس نبی کے وقت میں بھی تشریف فرما ہوتے تو آپ کی ہی تابعداری یعنی فرمانبرداری مقدم رہتی یہی وجہ ہے کہ معراج کی رات تمام انبیاء کے آپؐ ہی امام بنائے گئے اور قیامت کے دن بھی تمام انبیاء منہ پھیر لیں گے سوائے آپؐ کے (تفسیر ابن کثیر پ 3 ع 17 ص 85 ضیاء القرآن ج 1 ص 248۔ تفسیر مظہری پ 3 ص 190۔ تفسیر نور العرفان۔ تفسیر نعیمی)

علامہ ابن جریر حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے جس نبی کو بھی بھیجا تو اس سے یہ عہد لیا کہ اگر اس کی زندگی میں حضور تشریف فرما ہوں تو وہ آپ پر ایمان لائے گا ان کی نصرت کرے گا اور اپنی اُمت کو آپؐ پر ایمان لانے کا حکم دے گا لہذا حضورؐ ہی نبی مطلق رسول حقیقی اور مستقل شارع ہیں اور تمام انبیاء کرام آپؐ کے تابع ہیں (شرح صحیح مسلم ج 6 ص 681) ہاں ہاں اگر تمام انبیاء کرام آپ کے تابع نہ ہوتے تو حضورؐ حضرت موسیٰ جیسے پائے کے نبی کا نام لے کر یہ نہ فرماتے کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی تابعداری کرتے اور اگر تم مجھے چھوڑ کر موسیٰ کی تابعداری کرتے تو گمراہ ہو جاتے۔

۴۔ اللہ تعالی نے تمام انبیاء سے آپؐ کے لیے ہی میثاق لیا کہ وہ سب آپ پر ایمان لائیں

(خصائص الکبری ج 1 ص 28)

اور ہاں اس کے علاوہ یہ بتائیں کہ حضورؐ سے بڑھ کر وہ کونسا نبی افضل ہے کہ جس کے متعلق حضورؐ سے بھی یہ وعدہ لیا گیا ہو کہ آپ بھی اس پر ایمان لائیں نہیں نہیں بلکہ حضورؐ ہی سب انبیاء و مرسلین سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اور آپ ہی سب پر حاکم ہیں اور آپؐ پر مخلوق میں سے کوئی حاکم نہیں ہے۔

(عقائد و نظریات ص 89)

﴿حضورؐ ہی تمام انبیاء سے افضل ہیں﴾

۱۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے ان اللہ تعالیٰ فضل محمد اعلی الانبیاء وعلی اھل السماء۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء کرام اور تمام آسمانوں والوں پر فضیلت بخشی ہے (مشکوۃ ج 3 ص 129 باب فضائل سید المرسلین)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضورؐ فرش سے عرش تک ہر مخلوق سے افضل ہیں یعنی حضور خیر الخلق کلہم ہیں (مرآت ج 8 ص 37)

تو جناب اس حدیث میں تمام انبیاء کرام پر حضور کی فضیلت صاف لفظوں میں ظاہر ہو رہی ہے کہ جس میں حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء کرام شامل ہیں ہاں اگر کسی اندھے کو نظر نہ آئے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے

۲۔ وَاَنا اکرم ولد ادم علی ربی ۔ میں اپنے رب کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی تمام اولاد میں سے سب سے زیادہ مکرم و معزز یعنی عزت والا ہوں (مشکوۃ ج 1 ص 127 فضائل سید المرسلین)

اولاد آدم سے مراد سارے انسان ہیں جن میں حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیاء کرام بھی شامل ہیں۔

۳۔ وَانا اکرم الاولین والاٰخرین علی اللہ ولا فخر۔ حضورؐ خود فرماتے ہیں کہ میں تمام اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہوں اور اس پر مجھے فخر بھی نہیں ہے۔ (مشکوۃ ج3 ص126 فضائل سید المرسلین)

تو جناب اس حدیث میں بھی اول تا آخر تمام انسان داخل ہیں جن میں حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء و مرسلین بھی داخل ہیں لہذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ جیسا عزت والا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا (مرآت ج8 ص27)

۴۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو میری پیروی کرتے (مشکوۃ ج1 ص62-59 باب کتاب وسنت)

۵۔ لو کان موسی حیا الخ یعنی اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو لائق نہ تھا ان کو مگر میری اتباع (مشکوۃ ج1 ص59 کتاب وسنت)

حضرات گرامی یہ حدیثیں نہایت ہی قابل غور ہیں کیونکہ یہ دونوں حدیثیں۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبین۔ کی بہترین تفسیر ہیں دیکھیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو حضورؐ کی پیروی کا حکم دیا ہے اور ان دونوں حدیثوں میں حضورؐ خود فرماتے ہیں کہ اگر آج موسیٰؑ بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی پیروی کرتے بلکہ قرب قیامت حضرت عیسیٰؑ بھی آپ کی شریعت کے مطابق ہی عمل کریں گے۔

۶۔ وانا سید ولد آدم یوم القیمۃ۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس پر فخر نہیں (مشکوۃ ج3 ص126 فضائل سید المرسلین۔ شرح صحیح مسلم ج6 ص680)

حضرت آدم کی اولاد کے سردار آج بھی حضورؐ ہی ہیں لیکن قیامت کے دن کا اس لیے کہا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مالک یوم دین تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (شرح صحیح مسلم

ج6 ص180) یعنی ہر چیز کا مالک آج بھی اللہ تعالیٰ ہے لیکن قیامت کا دن ان دنوں کے مقابلے میں بہت ہی زیادہ خاص ہے۔

جناب اس حدیث میں بھی اول تا آخر تمام انسان داخل ہیں جن میں انبیاء کرام بھی شامل ہیں۔

۷۔ فامتهم ۔یعنی حضور فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات تمام انبیاء کرام کی امامت کی (مشکوۃ ج3 ص166 معجزات)

یعنی اول تا آخر تمام انبیاء کرام نے حضور کی اقتداء میں نماز پڑھی اور حضور نے ہی سب کی امامت فرمائی (مرآت ج8 ص160)

۸۔ معراج کی رات اول تا آخر تمام انبیاء کرام میں سے بڑے بڑے انبیاء کرام مثلاً حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یوسف، حضرت ادریس، حضرت ہارون و یحییٰ جیسے معظم و مکرم انبیاء کرام علیہم السلام کو حضور کے استقبال کے لیے آپ کے راستے میں بٹھایا گیا اور آپ کو کسی بھی نبی کے استقبال کیلئے کسی کے راستے میں بھی ہرگز میں نہیں بٹھایا گیا (مشکوۃ ج3 ص159 باب فی المعراج)

۹۔ وانا حامل لواء الحمد یوم القیمة ۔حضور فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اول تا آخر تمام نبی حضور کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ (مشکوۃ ج3 ص126 فضائل سید المرسلین)

۱۰۔ انا قائدا لمرسلین ولا فخر ۔خود حضور فرماتے ہین کہ میں تمام انبیاء کرام و مرسلین کا قائد ہوں اور پہلا سفارش کرنے والا ہوں (مشکوۃ ج3 ص127) حضور تمام انبیاء و مرسلین سے پہلے جنت میں جائیں گے اور سارے نبی حضور کے پیچھے پیچھے ہوں گے اس لحاظ سے حضور قائد المرسلین ہین۔ (مرآت ج8 ص28)

۱۱۔ کنت امام النبین ۔حضور فرماتے ہین کہ قیامت کے دن میں امام النبین ہونگا۔ (مشکوۃ

ج 3 ص 128 فضائل سید المرسلین)

۱۲۔ قیامت کے دن مخلوق اول تا آخر ہر نبی کے پاس جائے گی لیکن ہر نبی کہے گا کہ اذھبوا الی غیری۔ آخر حضورؐ خود فرمائیں گے انا لھا اور پھر حضورؐ سجدہ میں گر جائیں گے تو اللہ تعالی فرمائے گا یا محمدؐ ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ و اشفع تشفع ۔تو حضورؐ کی سنی جائے گی اور گناہگاروں کی بات بن جائے گی۔ (مشکوۃ ج 3 ص 70 باب شفاعت)

۱۳۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف معبوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف معبوث ہوا ہوں (مشکوۃ ج 3 ص 122 فضائل سید المرسلین پ 9 ع 10 آ 158) ایک قوم سے مراد وہ قوم ہے کہ جس پر یہ واجب ہوتا تھا کہ اس نبی پر ایمان لائے لیکن حضورؐ کسی ایک قوم کی طرف معبوث نہیں ہوئے بلکہ تمام لوگوں کی طرف معبوث ہوئے ہیں لہذا حضورؐ پر ایمان لانا تمام لوگوں پر واجب ہے۔ (مرآت ج 8 ص 9)

۱۴۔ وارسلت الی الخلق کافۃ ۔حضور فرماتے ہیں کہ میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں

(مشکوۃ ج 3 ص 123 فضائل سید المرسلین)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کو تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اسی لیے تو ملائکہ جن انسان سورج چاند درخت پتھر کنکریاں لکڑیاں اور جانور وغیرہ یعنی ہر چیز حضورؐ کا حکم مانتی ہے لیکن ہر مخلوق کے لیے حضورؐ کے احکام جداگانہ ہیں اور اول تا آخر تمام انبیاء کرام کہیں آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں اور کہیں آپؐ کے استقبال کے لیے راستوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کہیں آپ کی دنیا میں تشریف آوری کے چرچے فرما رہے ہیں۔ اسلئے تمام انسانوں کا نبی ہونا اور ساری مخلوق کا نبی ہونا یہ حضورؐ کی ہی خصوصیت ہے۔ (مرآت ج 8 ص 11)

۱۵۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ مجھے اول تا آخر یعنی حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء و

مرسلین پر چھ باتوں میں فضیلت حاصل ہے یعنی جوامع الکلم ۔رعب۔غنائم زمین کو مسجد تمام لوگوں کے لیے نبی اور خاتم النبین کے ساتھ (مشکوۃ ج 3 ص 122 فضائل سید المرسلین)

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آپؐ ان تمام باتوں میں ان تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔

۱۶۔ اول تا آخر تمام انبیاء و مرسلین میں سے مقام محمود سوائے آپ کے کسی اور کو عطا نہیں ہوگا۔(اسراء 79۔شرح صحیح مسلم ج 6 ص 684)

کنتم خیر امۃ کا تحفہ آپ کی امت کو عطا ہوا ہے۔(پ 4 ع 3 آ 110)

حضرات گرامی حضورؐ اور باقی انبیاء کرام کے مقامات میں فرق اور آپ کی فضیلت کی ایک مختصر سی جھلک آپؐ کے سامنے ہے کہ جس سے صاف لفظوں میں ظاہر ہے کہ اگرچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہوں یا موسیٰ کلیم اللہ آدم صفی اللہ ہوں یا عیسیٰ روح اللہ ہوں یہ سب کے سب ایک طرف ہیں اور اللہ کے حبیب ایک طرف اور اسی طرح اول تا آخر یعنی حضرت آدم تا عیسیٰ تمام انبیاء کرام کے معجزات ایک طرف اور حضورؐ کے معجزات ایک طرف اور اس کے متعلق دیکھیں (شرح صحیح مسلم ج 6 ص 703)

حدیث میں ہے واذ اخذنا من النبین میثاقھم۔ یعنی جب نبیوں سے وعدہ لیا گیا الی قولہ عیسی ابن مریم۔یعنی قول عیسیٰ بن مریم تک (مشکوۃ ج 1 ص 43 باب تقدیر) تو جناب یہاں الی قولہ محمد ﷺ نہیں فرمایا گیا بلکہ الی قولہ عیسیٰ فرمایا گیا ہے۔اس لیے کہ اس عہد میں ہمارے نبی شامل ہی نہیں تھے بلکہ اول تا آخر ان تمام انبیاء کرام سے ہمارے نبی پر ایمان لانے کا معاہدہ لیا گیا (مرآت ج 1 ص 124) شرح صحیح مسلم ج 6 ص 681)

تو ثابت ہوا کہ حضورؐ کی فضیلت اور شان باقی تمام انبیاء کرام سے انوکھی اور نرالی ہے جیسا کہ ہمارے پیش کردہ دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔لہذا حضورؐ سے کسی بھی نبی کی اتباع کا عہد نہیں لیا گیا۔بلکہ حضور کی اتباع کا عہد باقی تمام انبیاء کرام سے لیا گیا ہے جن میں حضرت موسیٰ و عیسیٰ جیسے

نبی بھی شامل ہیں جیسا کہ حضورؐ نے خود فرمایا ہے کہ اگر آج موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے کیوں جناب اب ان قرآن واحادیث کے دلائل کو سامنے رکھ کر یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضورؐ سے بڑھ کر زیادہ معظم ومکرم اور مرتبے والا کونسا نبی ہے۔ کہ جس کے متعلق اول تا آخر تمام انبیاء کرام کو حضورؐ سمیت یہ حکم دیا گیا ہو کہ جب وہ تمہارے پاس تسریف لائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد اور اتباع کرنا تو جناب ہم چیلنج کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے حضورؐ کی فضیلت باقی تمام انبیاء کرام پر قرآن واحادیث سے ثابت کی ہے اگر ہمت اور جرات ہے تو اسی طرح آپ پر ان انبیاء کرام کی فضیلت ثابت کر دیں تو آپ منہ مانگا انعام کے حقدار ہیں لہذا ثابت ہوا کہ وہ حضورؐ ہی ہیں کہ جن کے متعلق باقی تمام انبیاء کرام کو پیروی کا حکم دیا گیا تھا اسی لئے حضرت عیسیٰ بھی قرب قیامت آپ کی ہی شریعت پر عمل کریں گے کیونکہ حضورؐ ہی تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔

سوال ۴۶ اس آیت سے ہر نبی مراد ہے کہ ہر نبی سے یہ عہد لیا گیا۔ ایک جگہ ہے واخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم و موسیٰ وعیسیٰ ابن مریم الخ یعنی اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے (21-17-7)

جواب۔ جناب اس آیت میں دوسرے میثاق کا ذکر ہے کہ جس میں تبلیغ کے احکامات کا ذکر ہے (تفسیر نور العرفان ص 503)

سوال ۴۷ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین سے مراد ہے کہ تمام انبیاء کرام سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ اگر تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا کوئی رسول آجائے تو تم نے اس کی تصدیق وتائید کرنی ہے۔

جواب جناب تمہارا یہ سوال بھی درست نہیں ہے کیونکہ دیکھیں کہ اگر حضورؐ کے تشریف فرما ہوتے ہوئے حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ جیسے رسول بھی تشریف فرما ہو جاتے تو وہ بھی حضورؐ کی ہی

پیروی کرتے اور بصورت دیگر اگر حضورؐ حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کی موجودگی میں تشریف فرما ہوتے تو پھر بھی وہ ہی آپ کی پیروی کرتے نہ کہ آپ ان کی پیروی کرتے یعنی ہر حالت میں آپ کی ہی تابعداری یعنی فرمانبرداری مقدم رہتی جیسا کہ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کیونکہ آپ ہی ان تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں اور آپؐ ہی ان تمام انبیاء و مرسلین کے قائد ہیں اور آپ ہی تمام انبیاء و مرسلین کے امام ہیں اور آپ ہی تمام انبیاء و مرسلین سے فضلیت والے ہیں اور آپ ہی اللہ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے زیادہ مکرم و معظم ہیں اور شب معراج حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت یوسف حضرت ادریس حضرت ہارون اور حضرت یحییٰ علیہم السلام جیسے معزم و مکرم انبیاء کرام کو آپ کے ہی استقبال کے لیے راستے میں بیٹھایا گیا تھا اور تمام انبیاء کرام و مرسلین قیامت کے دن آپ کے ہی جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے اور آپ ہی قیامت کے دن سب سے پہلے سفارش کریں گے اور آپ ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے اور آپ ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپ ہی تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تو اب بتائیں کہ وہ کونسا نبی یا رسول ہے کہ جو آپ کا بھی سردار اور قائد اور امام ہے اور آپ سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے اور قیامت کے دن آپ اس کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہونگے۔ تو جناب وہ حضورؐ ہی ہیں کہ جو تمام انبیاء و مرسلین سے نرالی شان رکھتے ہیں۔ اس لیے اگر حضور کسی بھی نبی کے وقت میں تشریف فرما ہوتے تو وہ ہی نبی آپ کی پیروی کرتا نہ کہ آپ اسکی پیروی کرتے کیونکہ آپ ہی سید المرسلین امام المرسلین اور قائد المرسلین ہیں اور پیروی سردار کی ہی کی جاتی ہے نہ کے سردار سے پیروی کروائی جاتی ہے لہذا ثابت ہوا کہ آپ جس بھی نبی کے وقت میں تشریف فرما ہوتے تو وہ ہی آپ کی پیروی کرتا نہ کہ آپ اس کی پیروی کرتے کیونکہ آپ ہی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں لہذا ثابت ہوا کہ۔

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین سے مراد یہی ہے کہ تمام انبیاء کرام سے آپ کے متعلق ہی عہد لیا

گیا ہے اور ہاں بقول تمہارے اگر تمام انبیا کرام سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ کہ اگر تمہارے پاس اللہ تعالی کا کوئی رسول آ جائے تو تم نے اس کی تصدیق کرنی ہے پھر تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے کہ کیا حضورؐ سے پہلے کوئی رسول آیا ہی نہیں اور ہاں اس کے علاوہ دیکھیں کہ حضورؐ کے تشریف فرما ہوتے ہوئے اگر حضرت موسیٰ تورات شریف لے کر تشریف لاتے تو کیا آپؐ اپنا طریقہ چھوڑ کر حضرت موسیٰ کی پیروی کرتے اور کیا پھر آپ قرآن شریف کو چھوڑ کر تورات پر عمل کرتے یا حضورؐ کے تشریف فرما ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ انجیل لے کر تشریف لاتے تو کیا آپ اپنا طریقہ چھوڑ کر حضرت عیسیٰ کی پیروی کرتے اور قرآن کو چھوڑ کر انجیل پر عمل کرتے یا آپؐ کے تشریف فرما ہوتے ہوئے حضرت داؤد زبور لے کر تشریف لاتے تو کیا آپؐ اپنا طریقہ چھوڑ کر ان کی پیروی کرتے اور قرآن کو چھوڑ کر زبور پر عمل کرتے یا آپ کے ہوتے ہوئے وہ انبیاء کرام تشریف لاتے جن کو صحائف عطاء ہوئے تھے تو کیا آپ قرآن کو چھوڑ کر ان صحائف پر عمل کرتے ہرگز ہرگز نہیں جاؤ جا کر کہیں عقل کا علاج کراؤ۔ بلکہ یہ سب انبیاء کرام اپنی اپنی کتابیں اور صحائف کو چھوڑ کر قرآن پر ہی عمل کرتے اور حضور کی ہی پیروی کرتے کیونکہ حضورؐ ان تمام صاحب کتاب اور صاحب صحائف اور باقی تمام انبیاء و مرسلین کے امام اور قائد اور سردار ہیں نہ کہ ان میں سے کوئی آپ کا امام ہے نہ قائد ہے نہ سردار ہے ہاں آپ ان تمام انبیاء و مرسلین پر یہ سب کچھ ہیں ارے حضور کسی اور نبی کی پیروی تو کیا کرتے بلکہ حضورؐ نے تو اپنے صحابہ کرام سے بھی یہاں تک فرما دیا تھا کہ اگر تم بھی مجھے چھوڑ کر حضرت موسیٰ کی پیروی کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے (مشکوۃ ج 1 ص 62 کتاب و سنت) حالانکہ انبیاء اکرام کی پیروی میں گمراہی نہیں بلکہ ہدایت ہے لیکن حضورؐ کے ہوتے ہوئے کسی اور کی پیروی کرنا گمراہی ہے تو کیا پھر حضور کسی اور کی پیروی کرتے ہرگز ہرگز نہیں

اور اس کے علاوہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ بھی حضور کی ہی شریعت کے مطابق عمل کریں گے۔
(شرح صحیح مسلم ج 1 ص 262)

(خلاصہ) لہذا ثابت ہوا کہ آپ سے کسی بھی نبی اور رسول کی پیروی کا عہد ہرگز نہیں لیا گیا بلکہ

باقی تمام انبیاء کرام سے آپ کی ہی پیروی کا عہد لیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ ان تمام انبیاء کرام کے امام ہیں سردار ہیں قائد ہیں اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں ان تمام سے زیادہ معظم ومکرم ہیں جیسا کہ ہم نے احادیث سے ثابت کیا ہے۔ لہٰذا اس آیہ کریمہ سے آپ ہی مراد ہیں۔

سوال ۴۸ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ انبیاء میں سے کسی کو فضیلت نہ دو ایک جگہ ہے کہ مجھے حضرت موسی پر فضیلت نہ دو۔

جواب اس سے مراد ایسی فضیلت ہے کہ جو دوسرے نبی کی تنقیص کو مستلزم ہو اور دوسرے نبی کی دل آزاری کا موجب ہو اور اس سے مراد نفس نبوت میں فرق کرنا بھی ہے اور یہ تواضع پر بھی محمول ہے اور بغیر علم کے کچھ کہنا بھی مراد ہے ورنہ ہماری پیش کردہ احادیث میں خود حضورؐ نے تمام انبیاء کرام پر اپنی فضیلت بیان فرمائی ہے بلکہ خود اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض (بقرہ 253 شرح صحیح مسلم ج 6 ص 706)

سوال ۴۹ دین فقط کتاب وسنت کا نام ہے یعنی اللہ اور رسول نے جو کچھ فرما دیا ہے بس وہی دین ہے

جواب تو پھر تلاوت قرآن درود شریف نعت رسول تبلیغ اور دعائے خیر کتاب وسنت اور اللہ اور اسکے رسول سے ہی ثابت ہے۔

سوال ۵۰ کیا شرعی طور پر اللہ ورسولؐ کے حکم کے بغیر کوئی مذہبی یادگار منائی جا سکتی ہے۔

جواب ہاں ہاں تمہارے مولویوں اور لیڈروں کی یاد میں یہ سب کچھ کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں از مولانا ابوداؤد محمد صادق)

سوال ۵۱ حضور کی ولادت شریف 12 کو نہیں 9 کو ہوئی ہے۔

جواب 1 جناب ہمارے نزدیک ولادت شریف 12 کو صحیح ہے اس لئے ہم 12 تاریخ کو میلاد النبی مناتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اہل مکہ کا بھی اسی پر عملدرآمد ہے کیونکہ وہ بھی اسی

بارہ 12 تاریخ کو ہی حضور کی جائے ولادت پر زیارت کیلئے جاتے اور وہاں محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے۔ جس کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بھی اس محفل میلاد میں حاضر ہوا تو جس وقت ولادت شریف کا ذکر پڑھا جارہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی اس محفل سے کچھ انوار بلند ہوئے تو میں نے ان پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمت الٰہی اور ان فرشتوں کے انوار ہیں جو ایسی محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں اور جس مقدس مکان میں حضور کی ولادت شریف ہوئی تھی تاریخ اسلام میں اس کا نام مولدُ النبی ہے جو کہ بہت ہی متبرک مقام ہے ۔سلاطین اسلام نے اس مقام پر ایک بہت شاندار عمارت بنائی تھی جہاں مسلمان دن رات محفل میلاد منعقد کرتے اور صلوۃ وسلام پڑھتے تھے لیکن جب نجدی حکومت کا تسلط ہوا تو اس نے اس مقدس یادگار کو توڑ پھوڑ دیا اور برسوں یہ مقام ویران پڑا رہا اور اب وہاں ایک مختصری لائبریری اور ایک چھوٹا سا مکتب ہے جہاں نہ میلاد شریف کی اجازت ہے نہ صلوۃ وسلام کی (سیرت مصطفیٰ ص 61-63) بہرحال اگر تمہارے نزدیک 9 تاریخ صحیح ہے تو پھر تم 9 تاریخ کو میلاد النبی منالیا کرو۔ اور ہاں اگر تم نہ 9 کو مناؤ نہ 12 کو تو پھر تمہارا یہ 9 اور 12 کے متعلق شور مچانا اور بحث کرنا یہ سب بکواس فریب دھوکہ اور مغالطہ ہے کہ جس کا ایک تنکہ کے برابر بھی کچھ وزن اور حقیقت نہیں ہے۔

سوال ۵۲ بارہ ربیع الاول کے دن حضور کی ولادت شریف کی خوشی نہیں منانی چاہیے کیونکہ اس دن تو حضورؐ نے وصال فرمایا تھا جس کی وجہ سے صحابہ کرام پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور سارا مدینہ اس دن سوگ کا مرکز بن گیا لہذا اس دن سوگ یعنی غم منانا چاہیے نہ کہ خوشی۔

جواب ۱۔ جناب شرعی طور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا ہاں عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔
(بہار شریعت حصہ ۴ تعزیت کا بیان)

اب رہا مسئلہ بارہ ربیع الاول کے دن حضورؐ کا وصال شریف فرمانا تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ حضورؐ نے بارہ ربیع الاول کے دن وصال شریف فرمایا ہی نہیں ہے۔ (جشن میلاد النبی کا انکار کیوں صفحہ نمبر ۱۵) اب اس کے متعلق مزید دیکھیں کہ سیرت خاتم الانبیاء کے صفحہ 111 پر مفتی شفیع صاحب دیوبندی بھی لکھتے ہیں کہ 12 ربیع الاول کو حساب سے کسی طرح بھی یہ تاریخ وفات نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی ہے۔ اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ آپ کا حج 9 ذی الحج روز جمعہ کو ہوا اور اب ان دونوں باتوں کو ملانے سے 12 ربیع الاول روز دو شنبہ میں نہیں پڑتی اسی لئے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد تاریخ وفات دوسری 2 ربیع الاول کو صحیح قرار دیا ہے کتابت کی غلطی سے 2 کا 12 اور عربی عبارت میں ثانی شہر ربیع الاول کا عشر ربیع الاول بن گیا اور حافظ مغلطائی نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے (حاشیہ سیرت خاتم الانبیاء ص 111)

دیوبندی حضرات کے حکیم تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کی وفات شروع ربیع الاول 10 ھ روز دوشنبہ کو ہوئی اور وفات پر ع نشان لگا کر حاشیہ میں لکھا ہے کہ تاریخ تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہے پس جمعہ کی نویں ذی الحجہ کو 12 ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہوسکتی۔ (حاشیہ نشر الطیب ص 205)

دیوبندی حضرات کا مشہور و مستند مورخ مولوی شبلی نعمانی بھی یکم ربیع الاول کو یوم وفات قرار دیتا ہے۔ (سیرت النبی ج 2 ص 160)

شیخ عبداللہ نجدی 8 ربیع الاول کو یوم وفات لکھتا ہے۔

(مختصر سیرۃ الرسول عبداللہ نجدی مطبوعہ جہلم)

لہذا 12 تاریخ کے ساتھ کوئی بھی متفق نہیں ہے اور اس مسئلہ میں مزید تحقیق کیلئے دیکھیں علامہ مفتی اشرف القادری کا رسالہ مبارکہ 12 ربیع الاول میلاد النبی یا وفات النبیؐ اور علامہ فیض احمد

اویسی کا رسالہ عید میلاد کا جواز (بیان میلاد۔ تقدیم وتحشیہ اجمل حسین قادری ص 8)
حضرات گرامی اس کے متعلق مزید دیکھیں کہ حضور آٹھویں ذی الحجہ کو جمعرات کے دن منٰی میں تشریف لے گئے اور پانچ نمازیں منٰی میں ہی ادا فرما کر نویں ذی الحجہ کو جمعہ کے دن آپ عرفات میں تشریف لے گئے (سیرت مصطفیٰ ص 420)
یعنی ثابت ہوا کہ نویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن تھا تو حضرات گرامی اب آپ ہی غور کریں کہ نویں ذی الحجہ سے شروع ربیع الاول میں پیروار کا دن کس تاریخ کو آتا ہے کیونکہ آپ کا وصال شریف شروع ربیع الاول میں ہوا ہے اور ہاں اس کے علاوہ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر ربیع الاول کے پہلے پیروار کو بھی چھوڑ دیا جائے تو پھر بھی اس سے اگلا پیروار ۱۲ ربیع الاول کو ہرگز نہیں آتا اور اب اس کے متعلق آپ کے سامنے نقشہ موجود ہے اس لئے آپ خود حساب لگا کر دیکھ سکتے ہیں کہ نویں ذی الحجہ جمعہ کے دن سے 12 ربیع الاول کو پیر کا دن ہرگز نہیں آتا جبکہ آپ کا وصال شریف پیر کے دن ہوا ہے لہذا وہ شاخ ہی نہ رہی جس پہ آشیانہ تھا۔

نقشہ

ذی الحج (9 تاریخ کو جمعہ کا دن تھا)	محرم	صفر	ربیع الاول
9۔ جمعہ	1۔ جمعہ	1۔ ہفتہ	1۔ اتوار
10۔ ہفتہ	2۔ ہفتہ	2۔ اتوار	2۔ پیروار
11۔ اتوار	3۔ اتوار	3۔ پیروار	3۔ منگل
12۔ پیروار	4۔ پیروار	4۔ منگل	4۔ بدھ
13۔ منگل	5۔ منگل	5۔ بدھ	5۔ جمعرات
14۔ بدھ	6۔ بدھ	6۔ جمعرات	6۔ جمعہ
15۔ جمعرات	7۔ جمعرات	7۔ جمعہ	7۔ ہفتہ
16۔ جمعہ	8۔ جمعہ	8۔ ہفتہ	8۔ اتوار
17۔ ہفتہ	9۔ ہفتہ	9۔ اتوار	9۔ پیروار
18۔ اتوار	10۔ اتوار	10۔ پیروار	10۔ منگل
19۔ پیروار	11۔ پیروار	11۔ منگل	11۔ بدھ
20۔ منگل	12۔ منگل	12۔ بدھ	12۔ جمعرات
21۔ بدھ	13۔ بدھ	13۔ جمعرات	
22۔ جمعرات	14۔ جمعرات	14۔ جمعہ	
23۔ جمعہ	15۔ جمعہ	15۔ ہفتہ	
24۔ ہفتہ	16۔ ہفتہ	16۔ اتوار	
25۔ اتوار	17۔ اتوار	17۔ پیروار	
26 پیروار	18۔ پیروار	18۔ منگل	
27 منگل	19۔ منگل	19۔ بدھ	
28 بدھ	20۔ بدھ	20۔ جمعرات	
29 جمعرات	21۔ جمعرات	21۔ جمعہ	
	22۔ جمعہ	22۔ ہفتہ	
	23۔ ہفتہ	23۔ اتوار	
	24۔ اتوار	24۔ پیروار	
	25۔ پیروار	25۔ منگل	
	26۔ منگل	26۔ بدھوار	
	27۔ بدھوار	27۔ جمعرات	
	28۔ جمعرات	28۔ جمعہ	
	29۔ جمعہ	29۔ ہفتہ	

تو حضرات گرامی اس حساب سے پہلا پیر وار (2) ربیع الاول کو آتا ہے اور دوسرا پیر وار نویں (9) تاریخ کو آتا ہے اور ہاں اگر ان تین مہینوں کے تیس تیس دنوں کا بھی حساب لگائیں تو پھر بھی 12 ربیع الاول کو پیر وار کا دن ہر گز نہیں آتا جبکہ آپ کا وصال شریف پیر وار کو ہوا ہے۔

۳۔ اور اب رہا مسئلہ کہ اس دن ولادت شریف ہے تو اس دن وصال شریف بھی ہے لہذا اس دن خوشی نہیں منانی چاہیے بلکہ غم منانا چاہیے تو جناب اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہ ہے کہ اس دن حضورؐ نے وصال شریف فرمایا ہی نہیں ہے اور ہاں اگر بقول تمہارے 12 ربیع الاول کو ہی ولادت شریف بھی ہے اور وصال شریف بھی تو تب بھی جن فضائل و برکات اور کرم نوازیوں کی وجہ سے حضورؐ خود اپنی ولادت شریف کے دن روزہ رکھتے تھے تو وہ آپؐ کے وصال شریف کے بعد آپؐ سے اور آپ کی اُمت سے اُٹھا نہیں لی گئیں یعنی چھینی نہیں گئیں۔ بلکہ بدستور قیامت تک انشاء اللہ قائم اور دائم رہیں گی۔ مثلاً جو اجر و ثواب فضیلتیں درجات مقامات اور انعامات آپ کو اور آپؐ کی اُمت کو عطا ہوئے ہیں وہ آپ کے وصال فرمانے کے بعد ختم نہیں ہو گئے۔ بلکہ قرآن و احادیث میں کھلے لفظوں یہ بشارتیں موجود ہیں دیکھیں حدیث میں ہے کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے (مشکوۃ ج 1 ص 297 جمعہ کی طرف جانے کا بیان)

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تمہارے تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا دن ہے اس دن آدمؑ پیدا ہوئے۔ اور اسی دن فوت ہوئے (مشکوۃ ج 1 ص 29 باب الجمعہ) ایک اور جگہ پر ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک یہ تمام دنوں سے بڑا ہے بلکہ اللہ کے نزدیک عید قربان اور عید الفطر سے بھی بڑا ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا اسی دن زمین کی طرف اُتارا اور اسی دن فوت کیا (مشکوۃ ج 1 ص 291 باب الجمعہ)

تو ثابت ہوا کہ جس دن ولادت شریف ہو اور اگر اسی دن وصال شریف بھی ہو تو وصال شریف کی وجہ سے ولادت شریف کے فضائل و برکات ختم نہیں ہو جاتے لہذا حضور ﷺ اپنی ولادت شریف کے وقت جو فضائل و برکات یعنی رحمتوں فضیلتوں برکتوں اور کرم نوازیوں کی بہاریں لے کر دنیا

میں تشریف لائے تھے وہ آپؐ کے وصال شریف سے ہرگز ختم نہیں ہوئیں جیسا کہ ان مذکور شدہ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ جس دن آدمؑ کی پیدائش ہے اسی دن وصال بھی ہے لیکن حضورؐ نے وصال کی وجہ سے یوم وصال پر غم دکھ اور افسوس کا اظہار کرنے کا حکم ہرگز نہیں دیا بلکہ پیدائش کے اعتبار سے اسے عید کا دن ہی قرار دیا ہے۔ غم کا نہیں کیونکہ خود حضورؐ نے تین دن سے زائد غم منانے سے منع فرما دیا ہے۔ یعنی حضورؐ کی شریعت تو تین دن سے زائد غم منانے کی اجازت ہی نہیں دیتی تو پھر تم کونسی شریعت کے مطابق غم منانے کا حکم دیتے ہو ہاں اگر تم نے کوئی اور نئی شریعت گھڑ لی ہو تو اس کے مطابق غم منا لیا کرو لیکن ہمیں تو حضورﷺ تین دن کے بعد اس کی اجازت ہرگز نہیں دیتے۔

سوال ۵۳ ہم مانتے ہیں کہ حضورؐ نے اپنی ولادت شریف کی خوشی منائی ہے لیکن منائی ہے روزہ رکھ کر اور تم بھی حضورؐ کی ولادت شریف کی خوشی مناتے ہو لیکن مناتے ہو جلسہ اور جلوس کے ساتھ لہٰذا تمہارا طریقہ حضورؐ کے طریقے کے خلاف ہے اس لئے بدعت اور حرام ہے۔

جواب جناب اس کے متعلق پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میلاد النبی کے موقعہ پر جلسہ وجلوس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اس موقع پر کوئی شخص روزہ ہی نہیں رکھتا نہیں نہیں بلکہ بعض خوش بخت اور خوش نصیب اب بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں اور ہاں اس کے متعلق قابلِ غور بات صرف یہ ہے کہ یہ روزہ ایک ایسا پوشیدہ عمل ہے کہ جس کو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور منکر تو بذاتِ خود نبی کریمؐ کے علم غیب کا بھی منکر ہے تو بھلا اسے اس غیب کے عمل کا علم کیسے ہو جائے اور خود روزہ رکھنے والے لاؤڈ سپیکروں میں کوئی اعلان وغیرہ ہرگز نہیں کراتے کہ لوگو ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے ہاں یا مخالفین خود یہ اعلان کر دیں کہ اللہ تعالیٰ کا نبی تو علم غیب جانتا نہیں ہے اور ہم علم غیب جانتے ہیں۔ اور ہاں تو پھر تمہارے عقیدے کا کیا بنے گا کہ اللہ کے سوا کوئی علم غیب نہیں جانتا اور خود علم غیب جاننے کا دعویٰ کر رہے ہو اس لئے مخالفین سے گزارش ہے کہ یا تو اپنے عقیدہ کو بچا لو

اور یا پھر یہ اعتراض ختم کر دو کہ اس دن کوئی شخص روزہ نہیں رکھتا۔

ا۔ اور اب رہا طریقے کا مسئلہ تو جناب حضورؐ نے بھی اپنے بیشمار صحابہ کرام کو علم دین پڑھا کر عالم دین بنایا ہے اور تم بھی اپنے شاگردوں مریدوں اور بیٹوں کو علم دین پڑھا کر عالم دین بناتے ہو لیکن تمہارے طریقے اور حضورؐ کے طریقے میں زمین و آسمان کا فرق ہے مثلاً دیکھیں کہ جب تم کسی طالب علم کو علم دین پڑھا کر عالم دین بنانا چاہتے ہو تو پہلے پرائمری یا مڈل پاس لڑکوں کو داخل کرتے ہو بلکہ بعض جگہ تو پرائی یا مڈل پاس کے بغیر لڑکوں کو داخل ہی نہیں کرتے تو کیا یہ شرط حضورؐ نے صحابہ کرام پر لگائی تھی۔ اور پھر اس کے علاوہ پہلے سال فارسی پڑھاتے ہو مثلاً، کریما، پندنامہ، مالا بدہ اور گلستان بوستان وغیرہ اور حضورؐ نے تمام زندگی کسی ایک بھی صحابی کو عالم دین بنانے کیلئے پرائمری یا مڈل پاس کی شرط نہیں لگائی۔ اور نہ یہ کتابیں پڑھائیں ہیں ہاں اگر پڑھائی ہیں تو قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ پھر اس کے علاوہ دوسرے سال صرف و نحو کی کتابیں اور پھر تیسرے سال فقہ اور اصول اور منطق وغیرہ کی کتابیں اور پھر اسی طرح چوتھے سال کا نصاب اور پھر پانچویں سال کا نصاب اور پھر اسی طرح چھٹے ساتویں اور آٹھویں سال کا نصاب اور ختم بخاری وغیرہ حضورؐ سے ثابت کریں کہ حضورؐ نے یہ نصاب کس صحابی کو پڑھایا ہے ارے حضور کا ان کتابوں کو پڑھانا تو ایک طرف رہا حضورؐ کے وقت میں تو یہ کتابیں ہی موجود نہیں تھیں۔ بلکہ ان کو لکھنے والے بھی ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور اس کے علاوہ بعض دینی مدارس میں انگلش، ریاضی اردو یعنی دنیاوی تعلیم کا نصاب بھی پڑھاتے ہو بلکہ کمپیوٹر کی تعلیم بھی دلاتے ہو جو کہ حضورؐ سے ہرگز ثابت نہیں ہے اور نہ ہی یہ حضور کا طریقہ ہے۔ لہذا علم دین پڑھانے کی اصل تو حضورؐ سے ثابت ہے لیکن تمہارے طریقے کے مطابق حضور کا طریقہ ہرگز ثابت نہیں ہے۔ لہذا بقول تمہارے اب یہ تمہارا طریقہ بھی بدعت اور حرام ہے۔ اس لئے اب تم پہلے اپنے ان مولویوں کو اس نئے طریقے کی بدعت اور حرام کاموں کی ایجاد سے بچائیں اور پھر ہمارے ساتھ اس

میلاد النبی کے بدعت اور حرام ہونے کی بات کریں۔

اور اس کے علاوہ اردو ترجمہ کے ساتھ قرآن مجید اور اردو ترجمہ کے ساتھ احادیث مبارکہ اور دینی کتب کا پریسوں پر چھاپنا اور بچوں کو چھ کلمے اور ایمان کی صفتیں یاد کرانا اور طالب علموں کے سالانہ بعد امتحانات اور سندوں اور دستار فضیلت کے جلسوں کے اہتمام کی رسموں کو ایجاد کرنا بھی حضورؐ سے ثابت نہیں اور موجودہ جنگی طریقے بھی بعد کی ایجاد ہیں۔ ہاں ہاں ان مذکور شدہ رسموں کو نہ تو حضورؐ نے ایجاد کیا ہے۔ اور نہ یہ حضورؐ کا طریقہ ہے بلکہ یہ سب کچھ اور اسکے علاوہ ہزاروں ایسی چیزیں بعد کی ایجاد ہیں۔

۲۔ اور اس کے علاوہ جب تم کسی طالب علم کو حافظ قرآن بنانا چاہتے ہو تو پہلے اس کیلئے بھی پرائمری یا مڈل پاس کی شرط لگاتے ہو اور پھر داخل کرتے ہو اور پھر تہجد یا صبح کی اذان کے وقت اُٹھاتے ہو اور حاضریاں لگاتے ہو اور پھر دس گیارہ بجے چھٹی کراتے ہو پھر ظہر تا عصر پڑھاتے ہو اور پھر عصر تا مغرب کھیلنے کودنے کا وقت دیتے ہو اور پھر مغرب تا رات دس گیارہ بجے تک پڑھاتے ہو اور غیر حاضری اور سبق نہ سنانے پر سخت سے سخت سزائیں دیتے اور جرمانے کرتے ہو اور پھر حافظ ہونے پر جلسے کراتے ہو بڑے بڑے علماء کو بلاتے ہو اور سندوں اور دستار فضیلت کا اہتمام کرتے ہو تو کیا یہ تمام کا تمام طریقہ حضورؐ سے ثابت ہے۔ اگر ثابت ہے تو قرآن و احادیث سے ثابت کریں کہ حضورﷺ نے اس طریقہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت مولیٰ علیؓ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور باقی صحابہ کرامؓ کہ جنہوں نے حضورﷺ سے قرآن سیکھا ہے۔ ان کو اس طریقہ سے پڑھایا ہے اور ہاں اگر تم حضورﷺ سے یہ طریقہ ثابت نہ کرسکو تو پھر تم بقول اپنے پہلے اپنے ان حافظوں کو اس بدعت اور حرام طریقے سے بچاؤ۔ اور پھر ہمارے ساتھ اس میلاد النبی کے بدعت اور حرام ہونے کی بات کرو۔

۳۔ اور اسی طرح موجودہ دور میں قراء حضرات کو علم التجوید کا موجودہ نصاب پڑھنے

پڑھانے کا طریقہ حضورؐ سے ثابت کریں ورنہ پھر تم پہلے اپنے ان قراء حضرات کو بھی بقول اپنے اس بدعت اور حرام طریقے سے بچاؤ۔ اور پھر ہمارے ساتھ اس میلاد النبی کے بدعت اور حرام ہونے کی بات کرو۔

۴۔ اور اسی طرح موجودہ جنگی طریقے حضورؐ سے ثابت کریں حالانکہ بروقت جہاد فرض ہوتا ہے ورنہ پہلے تم خود کو اس بدعت اور حرام طریقے سے بچاؤ اور پھر ہمارے ساتھ کوئی بات کریں۔

۵۔ جمعہ کے دن حضورؐ نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کے لیے ابتداء سے آخر تک عربی میں خطبہ پڑھا ہے اور تم پہلے اردو یا پنجابی پشتو یا فارسی میں تقریر کرتے ہو اور پھر عربی میں خطبہ پڑھتے ہو لہذا تمہارا طریقہ بھی حضورؐ کے طریقے کے خلاف ہے جو کہ بقول تمہارے بدعت اور حرام ہے۔ اس لیئے پہلے تم اپنے ان مولویوں کو اس بدعت اور حرام طریقے سے بچائیں اور پھر ہمارے ساتھ اس میلاد النبی کے بدعت اور حرام ہونے کی بات کریں۔

۶۔ اور اسی طرح مساجد بنانے کی اصل تو حضورؐ سے ثابت ہے لیکن تمہارا طریقہ ثابت نہیں ہے مثلاً تم اپنی مساجد کو پکی اینٹوں، بجری، سریا، سیمنٹ، لوہا شیشہ چپس اور ٹائلوں سے تعمیر کرتے ہو اور پانچ پانچ منزل کی بلڈنگ بناتے ہو۔ اور روشنی کے لیے جدید سے جدید چیزیں استعمال کرتے ہو اور ہوا کے لیے پنکھے اور ائیر کولر وغیرہ استعمال کرتے ہو۔ اور دور دراز تک آواز پہنچانے کے لیے لاؤڈ سپیکر استعمال کرتے ہو مینار بناتے ہو۔ قالین دریاں صفیں اور چٹائیاں استعمال کرتے ہو اور وضو، غسل اور استنجے کے لیے مساجد میں ہی موٹر بجلی اور لیٹرینوں کا انتظام کرتے ہو اور مساجد کو محلوں کی طرح خوبصورت بناتے ہو۔ حالانکہ حضورؐ کے وقت میں مسجد بالکل سادی، فرش کچا اور چھت کھجور کے پتوں کی تھی اور حضور ﷺ کی رہائش کا مکان بھی بالکل سادا تھا لہذا تمہارا مساجد اور مکان بنانے کا طریقہ بھی حضور ﷺ کے طریقے کے خلاف ہے جو کہ بقول تمہارے بدعت اور حرام ہے۔ اس لیئے پہلے تم خود اس بدعت او حرام طریقے سے بچیں اور پھر

ہمارے ساتھ اس میلاد النبی کے بدعت اور حرام ہونے کی بات کریں۔

۷۔ اور اس کے علاوہ تمہارے یہ سالانے اور ماہانے تبلیغی پروگرام اور رسالے اور ماہنامے وغیرہ بھی حضورؐ کے طریقے کے خلاف ہیں جو کہ بقول تمہارے بدعت اور حرام ہیں اس لئے پہلے تم خود اس بدعت اور حرام طریقے یعنی حرام رسموں سے بچو اور پھر ہمارے ساتھ اس میلاد النبی کے بدعت اور حرام ہونے کی بات کریں۔

۸۔ اور اسی طرح تمہارا وعظ و نصیحت یعنی تبلیغی پروگراموں کے لیے ہوائی جہازوں کاروں موٹر سائیکلوں اور پجارو وغیرہ پر سفر کرنا بھی حضور ﷺ کے طریقے کے خلاف ہے لہذا بقول تمہارے تمہارا یہ طریقہ بھی بدعت اور حرام ہے اس لیے جناب پہلے تم خود اس بدعت اور حرام کاموں سے اپنے مولویوں اور قاریوں کو بچائیں اور پھر ہمارے ساتھ اس میلاد النبی کے بدعت اور حرام ہونے کی بات کریں یا پھر اس کام کے لیے خچر اونٹ اور گدھے وغیرہ خریدیں تاکہ حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق عمل ہو سکے تو جناب جب خچر اونٹ اور گدھے موجود ہیں تو پھر تم ان کے ہوتے ہوئے بسوں کاروں اور موٹر سائیکلوں وغیرہ پر سفر کیوں کرتے ہو جو کہ حضورؐ کا طریقہ ہی نہیں ہے بلکہ حضورؐ کے طریقے کے خلاف ہے۔

غیر کی آنکھ کا تنکا تو تجھے نظر آیا
اپنی آنکھ کا نہ دیکھا مگر شہتیر بھی

﴿خلاصہ﴾

تو جناب روزہ رکھنے کے متعلق گزارش ہے کہ جلسہ و جلوس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے کہ اس موقع پر کوئی شخص روزہ ہی نہیں رکھتا نہیں نہیں بلکہ بعض خوش بخت اور خوش نصیب اب بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ ہاں صرف بات یہ ہے کہ یہ روزہ ایک عمل ہی ایسا ہے کہ جس کو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا یعنی یہ ایک ایسا پوشیدہ عمل ہے کہ جس کا علم سوائے خدا کے کسی اور کو

بالکل نہیں ہوتا اور منکر تو خود نبیؐ کے بھی علم غیب کا منکر ہے تو بھلا اسے یہ غیب کا عمل کیسے معلوم ہو جائے۔اور خود روزہ رکھنے والے لاؤڈ سپیکروں میں کوئی اعلان وغیرہ ہر گز نہیں کراتے اور نہ کوئی اشتہار وغیرہ چھپاتے ہیں کہ لوگو ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔اور اس کے علاوہ اگر تمہارا موجودہ دور میں علماء کو حضورؐ کے طریقے کے خلاف تعلیمی نصاب کا پڑھنا پڑھانا اور قراء حضرات کا علم التجوید کا نصاب پڑھنا پڑھانا اور موجودہ شرائط کے ساتھ حافظ قرآن بنانا اور درس وتدریس وعظ ونصیحت یعنی دین کی تبلیغ کے لیے اور نیک کاموں کے لیے حضورﷺ کے طریقے کے خلاف عمل کرنا اور سفر کرنا اور موجودہ دور میں حضورﷺ کے طریقے کے خلاف مساجد کی تعمیر کرنا اور ان کو عالیشان بنانا جائز ہے تو پھر ہمارا حضورؐ کی ولادت شریف کی خوشی میں روزہ وغیرہ رکھنے کے ساتھ ساتھ جلسہ و جلوس کا اہتمام کرنا بھی جائز ہے جبکہ تمہارا موجودہ دور کا تعلیمی نصاب اور اردو پنجابی پشتو فارسی وغیرہ میں وعظ نصیحت کرنا اور درس وتدریس یعنی وعظ ونصیحت کے لیے موجودہ دور کی چیزوں پر سفر کرنا اور موجودہ دور کے طور طریقوں کے مطابق مساجد کی تعمیر کرنا اور قرآن واحادیث اور دینی کتب کا پریسوں پر چھپانا حضورﷺ سے ہرگز ثابت نہیں ہے جبکہ ہمارا اس محفل میلاد میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا حضورؐ کی تعریف میں نعت شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی تعریف یعنی حمد وثناء بیان کرنا لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا اور درود شریف پڑھنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا وغیرہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ یعنی قرآن واحادیث سے اور خلفائے راشدین اور باقی صحابہ کرام اور تابعین تبع تابعین آئمہ دین مجتہدین محدثین مفسرین علماء دین یعنی ان تمام بزرگان دین سے ثابت ہے۔۔

لہذا اگر بدعت یا حرام ہوتے تو تمہارے یہ مذکورہ شدہ طریقے بدعت یا حرام ہوتے جو کہ قرآن و احادیث سے ثابت نہیں ہیں نہ کہ ہمارا طریقہ کہ جس کے جواز کی اصل قرآن واحادیث سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے کھلے لفظوں ثابت کیا ہے۔

مقصد اور طریقہ

حضرات گرامی ہر کام کا ایک مقصد ہوتا ہے اور ایک طریقہ تو بعض دفعہ مقصد کی طرف دیکھا جاتا ہے طریقے کی طرف نہیں اور بعض دفعہ طریقے کی طرف دیکھا جاتا ہے مقصد کی طرف نہیں اور بعض دفعہ مقصد اور طریقہ یعنی دونوں کی طرف ہی دیکھا جاتا ہے۔

ا۔ مثلاً دیکھیں کہ آج کل علم دین پڑھنے اور پڑھانے کے مقصد کی طرف دیکھا جاتا ہے طریقے کی طرف نہیں یعنی یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو کونسے طریقے یا نصاب یا کتابیں پڑھائی ہیں ہاں یہ دیکھا جاتا ہے کہ عالم دین بننے کیلئے علم دین پڑھنا چاہیے اور وہ جس طریقے سے بھی پڑھا جائے پڑھنا چاہیے۔

اور اسی طرح موجودہ دور میں دین کی تبلیغ کے مقصد کی طرف دیکھا جاتا ہے طریقے کی طرف نہیں یعنی یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حضورؐ نے دین کی تبلیغ کس طریقے سے فرمائی ہے اور ہم کس طریقے سے کرتے ہیں۔ مثلاً کیا حضور ﷺ نے ہر ماہ ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ اور باقی سالانے اور ماہانے رسائل لکھے اور کیا تبلیغی پروگرام کئے یعنی درس قرآن اور درس حدیث اور کانفرنسیں اور مفت لٹریچر تقسیم کرنا کیا حضورؐ نے اس طریقے سے دین کی تبلیغ کی ہے یا نہیں یہ نہیں دیکھا جاتا ہاں مقصد دیکھا جاتا ہے۔ کہ دین کی تبلیغ چاہیے اور وہ جس طریقے سے بھی ہو سکے ہونا چاہیے۔ اور اسی طرح موجودہ جنگی طریقوں کا مسئلہ ہے کہ جنگ کے وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حضورؐ اور صحابہ کرامؓ نے جنگ کس طریقہ سے لڑی ہے۔ اور ہم کس طریقہ سے کرتے ہیں یعنی طریقہ نہیں دیکھا جاتا مقصد دیکھا جاتا ہے۔ اور اسی طرح مسجد کی تعمیر کے وقت مسجد بنانا مقصود ہوتا ہے طریقہ نہیں یعنی یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حضورؐ نے مسجد نبوی کس طریقے سے بنوائی تھی مثلاً اینٹیں کچی تھیں یا پکی اور چنائی میں گارا استعمال فرمایا یا سیمنٹ اور چھت کھجور کے پتوں کی بنوائی تھی یا لینٹر کی اور مسجد کا فرش کچا تھا یا پکا

اور اگر پکا تھا تو کس طریقے کا مثلاً اینٹوں کا تھا یا سیمنٹ کا ٹیلوں کا تھا یا چپس کا اور پھر لمبائی چوڑائی اور اونچائی کتنے فٹ یا گز تھی اور پھر دیواروں اور چھت پر ٹائلیں لگوائیں یا چپس شیشہ یا چونا ڈسٹیمپر یا روغن اور پھر اس کا رنگ کیسا تھا اور دروازے اور کھڑکیوں کا ڈیزائن کیسا تھا اور مسجد میں استعمال ہونے والی ہر ہر چیز کی کیفیت اور طریقہ کیسا تھا یہ نہیں دیکھا جاتا ہاں ہاں عام طور پر صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ مقصد اور ضرورت اور طاقت کے مطابق مسجد کتنی بڑی اور کیسی ہونی چاہیے۔

۲۔ اور بعض جگہ طریقہ دیکھا جاتا ہے مقصد نہیں جیسے صفا مروہ پر حضرت حاجرہ کے دوڑنے کا مقصد وہاں پانی کی طلب تھی لیکن اب تو وہاں پانی کی کمی نہیں ہے۔لیکن پھر بھی آج تک وہاں حضرت حاجرہ کے طریقے کے مطابق دوڑا جاتا ہے لیکن اب وہاں دوڑنے کا مقصد پانی کی تلاش نہیں ہے۔اور اسی طرح رمل کا مسئلہ ہے کہ جب آپ صلح حدیبیہ کے بعد عمرہ کیلئے مکہ تشریف لائے تو کفار مکہ دیکھ کر طعنہ کے طور پر کہنے لگے کہ بھلا یہ مسلمان کیا طواف کریں گے ان کو تو بھوک اور بخار نے کمزور کر دیا ہے تو آپؐ نے حکم دیا کہ تم اکڑ کر چلو تا کہ تمہاری طاقت ان پر ظاہر ہو اور یہ طریقہ بھی آج تک باقی ہے اگرچہ اب وہاں کفار نہیں ہوتے لیکن اب بھی اس طریقہ کی یاد باقی ہے۔اور اسی طرح کنکریاں مارنے اور قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت بھی طریقہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے

۳۔ اور بعض دفعہ مقصد اور طریقہ یعنی دونوں ہی دیکھے جاتے ہیں جیسا کہ جمعہ کے دن حضورﷺ نے لوگوں کو وعظ ونصیحت کیلئے جمعہ کا خطبہ عربی میں پڑھا ہے لیکن اب ہر شخص عربی نہیں جانتا اس لئے اب وعظ ونصیحت کے مقصد کیلئے تو اردو پنجابی فارسی اور پشتو وغیرہ میں تقریر کر دی جاتی ہے اور حضورؐ کے طریقے پر عمل کرنے کیلئے عربی میں خطبہ پڑھ دیا جاتا ہے تو اب یہاں مقصد اور طریقہ یعنی دونوں ہی مطلوب ہیں۔

اور اسی طرح اذان پڑھنے والا اپنی آواز کو دور پہنچانے کیلئے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالتا ہے

لیکن اب یہ مقصد لاؤڈ اسپیکر کی وجہ سے پورا ہو رہا ہے۔ اور آواز پہلے سے بھی دور پہنچ رہی ہے اس لئے اب آواز کو دور پہنچانے کے مقصد کیلئے تو لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے لیکن طریقے کے مطابق کانوں میں انگلیاں بھی ڈالی جاتی ہیں یعنی یہاں بھی مقصد اور طریقہ دونوں ہی مطلوب ہیں۔

اور اسی طرح حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح پر آواز کو دور پہنچانے کے مقصد کیلئے دائیں بائیں چہرہ پھیرا جاتا تھا لیکن اب لاؤڈ اسپیکر کی وجہ سے آواز پہلے سے بھی دور پہنچ رہی ہے اس لئے اب آواز کو دور پہنچانے کیلئے لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے اور طریقے کے مطابق عمل کرنے کیلئے دائیں بائیں چہرہ بھی پھیرا جاتا ہے لہذا یہاں بھی مقصد اور طریقہ دونوں ہی مطلوب ہیں۔

آمدم برسرِ مطلب

تو جناب اب نہایت ہی ٹھنڈے دل کے ساتھ ذرا ادھر بھی غور کریں کہ آخر حضور ﷺ نے پیر کے دن روزہ کیوں رکھا اور کس مقصد کیلئے رکھا تو جناب جب اس کے متعلق حضور ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ میں اس دن پیدا ہوا ہوں۔

(شرح صحیح مسلم ج 3 ص 167)

یعنی اس دن حضورؐ کے روزہ رکھنے کا اصل مقصد اپنی ولادت شریف کے دن کی عزت اور تعظیم فرمانا ہے۔ اور اس تعظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے (شرح صحیح مسلم ج: 3 ص 184)

اور ہاں حضورؐ کا اس دن روزہ رکھنا یہ اس بات کی بین یعنی واضح دلیل ہے کہ حضورؐ کی ولادت شریف کے دن کی عزت اور تعظیم کرنا یہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ خود حضورؐ کی سنت بھی ہے تو جناب اب یہاں بھی حضورؐ کے اس فعل یعنی روزہ رکھنے میں دو چیزیں موجود ہیں یعنی ایک مقصد ہے اور دوسرا طریقہ۔

﴿مقصد﴾ یعنی اس ولادت شریف کے دن روزہ رکھنے کا مقصد عبادت یعنی نیک عمل کے رنگ میں اس دن کی عزت اور تعظیم کرنا ہے تو اب جو شخص حضورؐ کے اس مقصد یعنی اس دن کی عزت اور تعظیم کرنے کے مقصد کو مدنظر رکھ کر اس دن کی عزت اور تعظیم کی خاطر اسے نیک اعمال میں گزار دیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے مثلاً قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے نوافل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے لوگوں کو وعظ و نصیحت یعنی تبلیغ کیلئے نیک مجالس کا اہتمام کرتا ہے عالم اسلام کیلئے دعائیں مانگتا ہے۔ اور صدقہ و خیرات کرتا ہے تو جناب یہ سب کچھ جائز ہے گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہے ہاں اگر گناہ منع یا حرام ہے تو دلائل پیش کریں۔

﴿طریقہ﴾ اور اگر کوئی شخص حضورؐ کے طریقے کے مطابق صرف روزہ رکھ کر اس دن کی عزت اور تعظیم کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی شخص حضورؐ کے اس مقصد اور طریقہ یعنی دونوں کو ہی مدنظر رکھ کر دونوں پر ہی عمل کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے مثلاً اگر کوئی شخص اس دن روزہ بھی رکھتا ہے اور تلاوتِ قرآن ذکر و اذکار درود شریف اور نوافل وغیرہ بھی پڑھتا ہے تو یہ بھی جائز ہے کوئی گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہے۔

﴿خلاصہ﴾ حضرات گرامی اگر کوئی شخص حضورؐ کے طریقہ کو مدنظر رکھ کر اس دن روزہ رکھتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی شخص حضورؐ کے اس مقصد یعنی اس دن کی عزت اور تعظیم کو مدنظر رکھ کر اس دن کو نیک اعمال میں گزار دیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے جیسا کہ علم دین حاصل کرنا جائز ہے اگرچہ وہ جس بھی طریقہ سے ہو حالانکہ علم دین حاصل کرنا بہت ضروری اور اس کے بہت زیادہ فضائل اور درجات ہیں لیکن اس کے حاصل کرنے کیلئے بھی کوئی ایک طریقہ مقرر نہیں ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے؟ اور اسی طرح جنگی طریقوں کا مسئلہ ہے کہ جنگ میں بھی اصل مقصد دشمن کو ختم کرنا ہے اور وہ جس طریقہ سے بھی ہو جائز ہے تاکہ اسلام کا پرچم بلند ہو اور اسی طرح دین کی تبلیغ مقصود ہے اور وہ جس طریقہ سے

بھی ہو اور اسی طرح اس دن کی عزت اور تعظیم مقصود ہے اور وہ جس طرح بھی ہو جائز ہے کیونکہ اس کیلئے بھی کوئی ایک طریقہ فرض یا واجب ہرگز نہیں ہے۔

ہاں جس بھی نیک طریقہ سے ہو درست ہے کیونکہ آج کل تو لوگ رمضان شریف کے چند گنتی کے فرض روزے بھی نہیں رکھتے اور یہ تو پھر نفلی روزہ ہے اور اگر کوئی شخص حضورؐ کے اس روزہ رکھنے کے طریقہ کو مدِ نظر رکھ کر اس دن روزہ رکھتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی شخص حضورؐ کے مقصد اور طریقہ یعنی دونوں کو ہی مدنظر رکھ کر اس دن کو روزہ بھی رکھ لیتا ہے اور تلاوت قرآن درود شریف اور نوافل وغیرہ بھی پڑھ لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے کوئی گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اس دن کی عزت اور تعظیم کی خاطر روزہ نہیں رکھتا تو وہ شرعی طور پر مجرم نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اس دن کی عزت اور تعظیم کی خاطر تلاوت قرآن کرتا ہے یا نوافل وغیرہ پڑھتا ہے تو اس سے بھی اللہ تعالیٰ ہرگز ناراض نہیں ہوتا کہ تو نے تلاوت کیوں کی یا نوافل کیوں پڑھے ہاں اگر ناراض ہوتا ہے تو دلائل پیش کریں لہٰذا ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص اس دن کی عزت اور تعظیم تلاوت قرآن نعت رسول درود شریف ذکر و اذکار وعظ و نصیحت دعائے خیر اور نوافل وغیرہ سے کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے کوئی گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہے کیونکہ اصل مقصد تو اس دن کی عزت اور تعظیم کرنا ہے۔ تو یہ جس بھی نیک طریقہ سے کیا جائے جائز ہے جیسا کہ علم دین پڑھنا اور موجودہ جنگی طریقوں سے جہاد کرنا اور دین کی تبلیغ کرنا اور مساجد وغیرہ بنانا جائز ہے اگر چہ وہ جس بھی جائز طریقہ سے ہو جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور ہاں اگر یہ سب کچھ ناجائز ہے تو کیا پھر خود مخالفین کا اپنے بم دھماکہ سے فوت شدہ مولویوں کیلئے اپنی تحریک کے تحت کانفرنسوں جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرنا اور پھر جب حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا تو احتجاج کا طریقہ بدل کر اسے علامتی بھوک ہڑتال کی طرف موڑ دینا اور تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران عورتوں کے جلوس نکالنا اور اپنے لیڈروں کو 21 گولوں کی سلامی دینا اور شریعت بل کی حمایت میں جلوس نکالنا اور جلوس کی

شکل میں جھنڈے لے کر موچی دروازہ لاہور پہنچنا اور یوم احتجاج منانا اور احتجاجی جلوس نکالنا اور اپنے دار العلوم میں صد سالہ جشن منانا اور اس میں بے پردہ کافر عورتوں کو شرکت کی دعوت دینا اور ان سے تقریر کرانا اور یوم صدیق اکبر منانا اور جلوس نکالنا اور سرکاری طور پر یوم صدیق اکبر اور ایام صدیق اکبرؓ منانا اور جلوس نکالنا اور سرکاری طور پر یوم صدیق اکبر اور ایام خلفائے راشدین اور یوم امیر معاویہ منانے پر چھٹی کا مطالبہ کرنا (جشن میلاد النبی ناجائز کیوں از مولانا ابوداؤد محمد صادق) اور اس کے علاوہ جو کچھ ہم نے بدعت کے بیان میں لکھا ہے کیا یہ سب کچھ حضورؐ کا طریقہ ہے ہاں اگر یہ حضورؐ کا طریقہ ہے تو قرآن و احادیث سے ثابت کریں۔ ورنہ یہ بتائیں کہ اگر یہ سب کچھ جائز ہے تو پھر محفل میلاد کیوں ناجائز ہے

﴿تم جو بھی کرو بدعت وایجاد روا ہے　　　اور ہم جو کریں محفل میلاد تو برا ہے﴾

﴿تمت بالخیر﴾

محبوب سبحان مجدد ملت محسن اہلسنت فائز بمقام قیومیت امامت، صدیقیت، عبدیت، حکیم الامت

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ

کی پیاری پیاری باتیں

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

● اسم گرامی؟

★ سیف الرحمٰن

● ولدیت؟

★ حضرت قاری سرفراز خاں رحمۃ اللہ علیہ، جو سلسلہ قادریہ میں مشہور بزرگ حضرت شیخ المشائخ حاجی محمد امین رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے نہایت متقی، پرہیزگار انسان تھے۔ مجھے ان کی تربیت اور نسبت نے اللہ کے فضل سے بہت کچھ عطا کیا ہے۔

● تاریخ پیدائش اور مقام ولادت؟

میری ولادت جلال آباد (افغانستان) سے بیس کلومیٹر دور جنوب کی طرف واقع ایک گاؤں باباگلی، ارچی میں ہوئی۔ یہ سال ۱۳۴۹ھ تھا۔

● ابتدائی تعلیم؟

★ میں نے قرآن حکیم اپنے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ سے ناظرہ پڑھا اور کچھ سورتیں حفظ بھی کیں، گویا میرے والد گرامی میرے پہلے اُستاد بھی تھے،

● آپ کے دیگر اُساتذہ؟

★ یوں تو میرے اساتذہ کرام بہت سارے ہیں لیکن حضرت مولانا محمد آدم خان آمازو گڑھی، حضرت شیخ القرآن محمد اسلام بابا صاحب (باباکلی کوٹ)، حضرت مولانا ولید صاحب، وزیر ملا صاحب (کوٹ حیدر خیل)، مولوی محمد اسلم صاحب (حیدر خیل کوٹ)، مولانا محمد حسین صاحب مترافی، مولانا محمد فقیر صاحب سرہ غنڈے، فرید کلا جات، مولانا عبدالباسط صاحب، حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب وغیرہ جیسی ہستیاں میرے اساتذہ کرام میں شا[مل] رہی ہیں۔

● آپ کی بیعت؟

★ میری بیعت اپنے زمانے کے بہت بڑے ولی اللہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے

● آپ کے پیرومرشد کے کچھ احوال؟

۴۰ سال تدریس کا فریضہ نبھایا، خالص حنفی ہوں

★ میرے پیرو پیشوا حضرت شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ میں وہ تمام اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے۔ جو کسی بھی اللہ کے محبوب اور مقرب بندے کا خاصا ہوتے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ جو شرفِ نیاز حاصل تھا۔ وہ تو تھا لیکن میں اس حوالے سے بھی خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ مجھ سے بے محبت فرماتے تھے۔ بیعت کے بعد جب میں نے حضرت سے اجازت لی اور اپنے گاؤں ارچی روانہ ہوا تو پھر میرے شیخ نے جو مجھے خط لکھا وہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ وہ خط تھا...... "...... عزیز میرے کمالات کے نقش ثانی میرے شریک کار دوست اخندزاد[ہ] (سیف الرحمٰن) صاحب اور میرے غم خوار عاشق پاچالا لا صاحب (جو مبارک صاحب کے

بڑے بھائی ہیں) اور باقی تمام دوستوں کو تحفہ سلام پہنچے۔ الحمد للہ کہ میں خیریت سے ہوں لیکن خندزادہ (سیف الرحمٰن) کی جدائی فقیر (حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانیؒ) کے لیے بہت بھاری ہے میں نہیں جانتا اس کی کیا وجہ ہے؟۔

خطہ تہ می چہ گوری ورتہ ژاڑہ ماچہ لیکہ ورتہ می ڈیر ژڑلی دی نہ

خلق پہ یار سلام وائی زما وی سل ذلہ سلام پہ تا سوری نہ

ترجمہ: جب میرا خط پڑھو تو گریہ زاری اختیار کرو کیونکہ خط لکھتے وقت میں (مولانا ہاشم سمنگانیؒ) بھی بہت رویا تھا۔ لوگو! میرے دوست کو سلام پہنچاؤ، میری طرف سے تمہیں سینکڑوں سلام ہوں۔

اہم شخصیات جن سے آپ کی ملاقات ہوئی؟

حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمتہ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے شیخ کامل اور قطب ارشاد تھے۔ مجھے ان کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا شاہ سمنگانی رحمتہ اللہ علیہ جیسے لوگ صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں مجھے اللہ نے ان کی خدمت بابرکت

جو سنت پر پوری طرح کاربند ہو، خلافت اس کا حق ہے

میں بھی بیٹھنے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ ان کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے گناہ کی زندگی سے توبہ کی اور نیکی کے راستے اختیار کیے۔ مجھے شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمتہ اللہ علیہ نے خلافت بھی عطا فرمائی اور توجہ خلافت کی خاص اجازت مرحمت کی۔ میں ان کی شفقتوں کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے سلسلہ قادریہ شریف میں مولانا عبداللہ عرف مولوی سرخوردی جن کا تعلق ضلع ننگر ہار (افغانستان) سے ہے کے ہمراہ حضرت شیخ المشائخ خدا منظر المعروف حاجی پچیر و صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس سلسلہ میں میرے مرشد گرامی حضرت مولانا ہاشم سمنگانی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد بھی تھا۔

علم، شیخ طریقت کے لیے کس قدر ضروری ہے؟

علم ہر مرد وعورت پر فرض ہے اور علم سے مراد علم باطن ہے۔ اور انبیاء کی چیزوں میں سے علم ظاہر و باطن ہی باقی ہے اور یہی علم انبیاء کی میراث ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے لکھا ہے کہ علم دو قسم ہے۔

علم صرف نحو وغیرہ اور علم احکام وغیرہ

حضور علیہ السلام کا کچھ علم، بخاری، مسلم، ابوداؤد جیسی کی کتب سے حاصل کیا جاتا ہے یہ علم یہاں تک درس کے ذریعے پہنچا ہے۔ یہ علم ہمیں ثمر اور فائدہ دے گا۔ جب تک کوئی اپنے عمل پر محمل نہ کرے اور جو علم پر عمل نہ کرے اس کی مثال گدھے جیسی ہے قرآن میں اللہ نے بنی اسرائیل کے لیے یہ فرمایا ایسے عالم پر اللہ تعالیٰ کی گرفت زیادہ ہوگی اور عذاب زیادہ ہوگا۔ یہ عمل اور علم رضائے الٰہی کے لیے ہو تو مفید ہے ورنہ نقصان دہ ہے جب عام مسلمان کے لیے علم کی یہ اہمیت ہے تو شیخ طریقت کے لیے بدرجہ اولیٰ اس کی اہمیت کہیں زیادہ ہے اسی طرح عبادت کے حوالے

علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اگر علم عمل نہ کیا جائے تو عالم کی مثال گدھے جیسی ہے

سے قاضی عیاض قدس سرہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا پھر اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ایمان کی حالت میں جو دنیا سے جائے تو اس کو جنت ملے گی۔ کیونکہ ہر نبی اور مرسل جنت میں ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے مومن کی نظر سے ڈریں کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (مولانا روم قدس سرہ کا قول) بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت زبانی نہیں ہوسکتی۔

اس طرح تو مکہ کے لوگ اپنی اولاد کی طرح حضور علیہ السلام کو پہچانتے تھے۔ جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی معرفت اور پہچان حقیقی تھی لیکن مکہ والوں میں تو کافر اور منافق تھے جو حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان نہ لاتے۔

اگر قلب جاری ہو جائے تو ہر سانس کے بدلے ایک سو نیکی ہے اور اجر ہے

روح نرم اور لطیف شے ہے اور اسی لطیف شے سے لطیفہ نکلا ہے۔ لطائف کی زندگی ایک حقیقت ہے اس کا تعلق خالصتاً محسوسات کے ساتھ ہے۔ جس سے انکار ممکن نہیں۔ لطائف کی حیات سے مراد ذکر الٰہی کا جاری ہونا جس شخص کا قلب جاری ہو جائے وہ مر بھی جائے تو زندہ ہے۔ کیونکہ اس کا ذکر جاری ہے۔

محفلِ ذکر
اللہ کے ذکر کی ایک محفل
بیس لاکھ بری مجالس کا کفارہ ہے۔ الحدیث
جمعرات
نماز عصر تا عشاء
جمعۃ المبارک
بعد از نماز جمعہ تا عصر
اتوار
ظہر تا مغرب
بمقام
آستانہ عالیہ سیفیہ
لکھوڈیر دارو غہ والہ، لاہور
فون: 042-6555788
جمعۃ المبارک
بعد از نماز جمعہ تا عشاء
بمقام
آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ
نزد کالا شاہ کاکو بالمقابل راوی ریان
مرشد آباد حسین ٹاؤن راوی ریان
فون: 42-7981980, 7980553
منجانب: افتخار ارشد محمدی سیفی 0320-4822156

دورِ حاضر میں ہر انسان پریشان کیوں

وہ سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے مگر کہیں بھی اپنے دکھوں کا مداوا نہیں پاتا جعلی پیروں اور تعویز گنڈوں کے ذریعے مشکلات سے راہ نجات پانے کی کوشش کرتا ہے مگر ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود پریشانیوں میں پھنستا چلا جاتا ہے سکون کے لئے دواؤں کا سہارا لیتا ہے اور ان کے مضر اثرات سے مختلف جسمانی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے

ظاہری و باطنی اور روحانی و جسمانی

تمام مشکلات اور پریشانیوں سے نجات و سکون قلب کا

نسخہ شفاء قلبی ذکر (ذکر اسم اعظم)

بے شک اللہ کے ذکر میں دلوں کا سکون ہے (القرآن)

پیر طریقت رہبر شریعت

مجدد ملت حضرت اخندزادہ **سیف الرحمن** صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیر ارچی مبارک

محفل ذکر میں دل کی طرف توجہ کر کے عطا فرماتے ہیں، مستورات کو پردے میں ذکر کی تلقین فرماتے ہیں حضرت صاحب کے فیضان نظر اور نگاہ کرم سے لاکھوں کی بگڑی سنور چکی ہے آپ بھی مستفیض ہو کر اطمینان قلب کی نعمت عظمیٰ سے مالا مال ہوں

ذکر کا طریقہ نہایت آسان ہے

ناشر: الفقیر محمد شیر مظفر سیفی 0333-4609501